فضیلتِ والدین

قرآن وحدیث کی روشنی میں

تصنیف

شیخ الاسلام علامہ علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ

فقیہ العصر علامہ مفتی محمد شعیب رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف

فضیلت والدین

تصنیف

شیخ الاسلام علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ

فقیہ العصر مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ

جدید ترتیب

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

ازہری ہاؤس۔۵۸، کسگران، سوداگران بریلی شریف

سلسلہ اشاعت نمبر

نام کتاب: فضیلت والدین

مصنف: علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ: علامہ مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ

جدید ترتیب: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

تصحیح: مفتی عزیز الرحمٰن منانی بریلوی

کمپوزنگ: مولانا محمد شفیق الحق رضوی (9997662550)

باہتمام: حافظ غلام محی الدین حشمتی، قاری صغیر احمد رضوی

صفحات: ۱۶۸ (ایک سو اڑسٹھ)

سال اشاعت: بموقع عرس چہلم ۲۰ر جولائی ۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ

حسب فرمائش: الحاج برہان علی رضوی، الحاج منسوب علی خاں رضوی بابا خطیب رضوی ناسک، بختیار رضا خاں تلیاپوری

ملنے کا پتہ:

اسلامک ریسرچ سینٹر

ازہری ہاؤس۔۵۸، کسگران، سوداگران بریلی شریف

9837549282,8273958538,9927506409

mrazvi.razvi@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

والدین کی فضیلت پر متعدد کتابیں اور رسائل لکھے گئے اور صبح قیامت تک لکھے جاتے رہیں گے، مگر زیر نظر کتاب شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتب کی ہے۔ اس کتاب میں علامہ نے قرآن شریف واحادیث مبارکہ اور دیگر انبیائے کرام کی روایتوں کو جمع کر دیا ہے، سلف صالحین کے اقوال و واقعات سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ والدین کریمین کی تعظیم وتوقیر بے حد ضروری ہے۔ یہاں تک کہ مرکزی وریاستی حکومتیں بھی یوم والدین کے طور پر ایک مخصوص دن مناتی ہیں۔

مکہ مکرمہ کی پرنور اور مقدس سرزمین کے ایک روشن چراغ و گوہر شب تاب کا نام شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی ہے، جو اس کتاب کے مصنف و مرتب ہیں۔ حرمین شریفین میں ۲۸ واسطوں سے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سلسلۂ نسب ملتا ہے، آپ کے والد ماجد علامہ سید علوی بن عباس مالکی ہیں جو ۱۳۲۸ھ کو مکہ شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۳۹۱ھ میں وصال کر گئے، آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے سند خلافت حاصل تھی اور علامہ علوی کو مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی

سے شرف تلمذ وخلافت حاصل ہے۔علامہ نے دنیا کے اہم ملکوں کا علمی سفر کیا، عالمی اجلاس کو خطاب کرنے کے لئے جامعات خواہش مند رہا کرتے تھے، ایک عرصہ دراز تک حرم شریف میں شیخ الحدیث رہے اور مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ کے منصب پر بھی فائز رہے۔آپ کے ہزاروں تلامذہ وخلفاء ہیں، اس میں سابق بادشاہ سعودیہ عربیہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا بھی نام آتا ہے۔آپ نے دو درجن سے زائد کتابیں تصنیف کیں،۲۰۰۴ء میں آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف بغرض حاضری تشریف لائے بعد واپسی مکہ شریف میں انتقال ہوگیا۔

آپ کی اس کتاب کا ترجمہ فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ نے کیا ہے، جن کی ولادت ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۴ء کو موضع دودھ لا ضلع بجنور میں ہوئی، اور ۱۱/جون ۲۰۱۷ء کو بریلی شریف میں انتقال ہوا۔آپ کی شخصیت بین الاقوامی حیثیت کی حامل تھی، آپ ۲۰۰۸/۹ء میں حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ حج وزیارت سے مشرف ہوئے، وہیں سے علامہ کی کتابیں ہندوستان لائے اور ترجمہ کا کام شروع کردیا، آپ علامہ سے بہت زیادہ متاثر تھے، سلیس اور آسان زبان میں ترجمہ قارئین کی خدمت میں جدید ترتیب کے ساتھ حاضر ہے۔

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ
احقر محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ
(۱۳/جولائی ۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ)

والدین کے احسانات

قرآنی آیات کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)--- ﴿وَقَضىٰ رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً. اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً﴾ (الاسراء ۲۳-۲۴)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا، اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا، اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم والی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (کنزالایمان)

(۲)--- ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَهْناً عَلىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ اَنْ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ. وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلىٰ اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفاً﴾ (لقمان ۱۴-۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں

تاکید فرمائی، اسکی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی، اوراس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے، یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھ تک آنا ہے۔اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان، اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔ (کنزالایمان)

(۳)---﴿وَوَصَّيْنَا الإنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْراً حَتَّى اِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(الأحقاف ۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے، اور اسے اٹھائے پھرنا اور اسکا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا اور چالیس برس کا ہوا، عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی، اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے، اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ (کنزالایمان)

(۴)---﴿وَاِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبىٰ وَالْيَتَامىٰ وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً وَّ أَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُوْنَ﴾ (البقرة ۸۳)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو، اور نماز قائم رکھو، اور زکوۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں کے تھوڑے اور تم روگرداں ہو۔ (کنزالایمان)

(۵)---﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ. ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾(الانعام ۱۵۱)

ترجمہ: تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا۔ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے، اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی، اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو، یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

(۶)---﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة ۲۱۵)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ، اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے، اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

(۷)---﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (العنکبوت ۸)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں، تو تو ان کا کہنا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے، تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (کنزالایمان)

(۸)---﴿وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ﴾ (الاحقاف ۱۷)

ترجمہ: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا، اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جائے گا، حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ

کا وعدہ سچا ہے، تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔ (کنزالایمان)

(۹)---﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد۲۲-۲۳)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ، اور اپنے رشتے کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کردیا، اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ (کنزالایمان)

والدین کی تعظیم و توقیر احادیث کی روشنی میں

۱۔عن المغيرةب ن شعبة رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: ان الله حرم عليكم عُقُوقَ الْأُمَّهاتِ ووادِ البناتِ ومنعا و هاتِ و كره قيل و قال و كثرة السوال و اضاعة المالِ. (رواه البخاري و مسلم)

۲۔وعن أبي بكر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا انبئكم باكبرِ الكبائر ثلاثا؟ قُلنا: بلى يا رسول الله قال: الاشراكُ بالله و عُقُوقُ الوالدين، و كان متكئا فجلسَ، ألَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتىٰ قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

(رواه البخاري و مسلم و الترمذي)

۳۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عمرو بن العاص رضي الله عنهم عن النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: الکبائر الاشراكُ بالله،وَعُقُوْقُ الوالدین و قتلُ النفسِ،والیمینُ الغَمُوْسُ.(رواه البخاری)

٤۔ وَعَنْ أَنس رضی الله عنه قال: ذکرَ عِندَ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکبائر،فقال: الشِّرْكُ بالله،و عقوقُ الوالدین.

(رواه البخاری و مسلم والترمذی)

٥۔ وفی کتاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی کتبه الی اهل الیمن،وبعث به مع عمر بن حزم،وانَّ اکبر الکبائر عند الله یوم القیامة الاشتراك بالله.وقتل النفس المؤمنة بغیر الحق،والفرار فی سبیل الله یوم الزحفِ،وعقوق الوالدین،و رمی المحصنة،وتعلم السِّحْرِ،واکل الربا،واکل مالِ الیتیم.(رواه ابن حناب فی صحیحه)

٦۔وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ثلاثة لا ینظرُ الله الیهم یوم القیامةِ:العاق لوالدیهِ،ومدمنُ الخمرِ،والمنان عطاءَ هُ،وثلاثةٌ لایدخلون الجنة: العاق لوالدیه،والدّیوثُ،والرَّجلةُ.(رواه احمد والنسائی والبزار والحاکم)

(الدیوث)هو الذی یقر اهله علی الزنا،مع عمله بهم.

(والرجلة)هیی المترجلة المستشبّهة بالرجال.

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت

نہیں فرمائے گا (۱) اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا ہے(۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) اوراپنے دیئے پر احسان جتانے والا۔

اور تین ہیں جو جنت میں داخل نہ ہونگے (۱) ماں باپ کے نافرمان (۲) دیوث (۳) اور رجلہ۔

دیوث کا معنی ہے جو اپنی بیوی کو علم ہونے کے باوجود زنا پر رہنے دے۔رجلہ کے معنی ہے وہ عورت جو مردانہ وضع اختیار کرے۔

٧۔وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ثلاثة حرم الله تبارك و تعالیٰ علیهم الجنة:مدمن الخمر،والعاق،والدیوث الذی یقر الخبث فی اهلهِ.(رواه احمد والنسائی والبزاز والحاکم)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت حرام قرار دے دی۔(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) اوروالدین کا نافرمان (۳) اوروہ دیوث جو اپنے اہل میں زنا کو باقی رکھے۔

٨۔وروی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یراح ریحُ الجنة من مسیرةِ خمسمائةِ عام،ولایجد رِیُحَهَا منانٌ بعمله،ولا عاق،ولا مدمن خمر.(الطبرانی فی الصغیر)

ترجمہ : ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو سنگھائی جائیگی، اور (لیکن) جنت کی خوشبو نہ پائے گا وہ جو اپنے عمل پر احسان جتائے، اور نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔

۹۔وعن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلاثة لا یقبل الله عز و جل منهم صرفا ولا عدلا عاق، ولا منان، ومکذب بقدر. (ابن ابی عاصم فی کتاب السنة.)

ترجمہ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نماز، روزہ، حج، زکوۃ قبول نہ فرمائے گا (۱) والدین کا نافرمان (۲) احسان جتانے والا (۳) تقدیر کو جھٹلانے والا۔

۱۰۔عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: لاربع حق علی الله ان لا یدخلهم الجنة، ولا یذیقهم نعیمها: مدمن الخمر واکل الربا، واکل مالِ الیتیم بغیرِ حق، والعاق لوالدیه. (الحاکم)

ترجمہ : ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، چار ہیں جو اللہ پر حق ہے کہ ان کو نہ جنت میں داخل کریگا، اور نہ اس کے آرام کی لذت چکھائے گا (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) سود کھانے والا (۳) یتیم کا مال بغیر حق کھانے

والا (۴) اور والدین کا نافرمان۔

۱۱۔روی عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ثلاثة لا ینفع معهن عمل: الشرک بالله، وعقوق الوالدین، والفرار من الزّحفِ. (الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ : ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ہیں ان کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہ دے گا (۱) اللہ کے ساتھ شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) اور دشمن سے سخت مقابلہ کے دن بھاگنا

۱۲۔وعن عبد الله بن عمر و بن العاصِ رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیه. قالوا: یا رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه؟ قال: نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه، ویسب امه فیسب امّه. (البخاری ومسلم وابو داود والترمذی)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کبیرہ میں سے ہے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ایک شخص دوسرے شخص کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۱۳۔ وفی روایة:ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیه. قیل:یا رسول الله و کیف یلعن الرجل والدیه؟ قال: یسب ابا الرجل فیسب اباه،ویسب امَّهُ فیسبُّ امَّهُ.(البخاری و مسلم)

ترجمہ : اور ایک دوسری روایت میں ہے، بے شک کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے،عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور وہ کیسے اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے۔فرمایا یہ کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے،اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۱۴۔عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم قال: ان لعنة الوالدین تبترُ۔ای تقطع۔اصل ولدهما اذا عقهُمَا،فمن ارضی والدیه فقد ارضی خالقه،ومن اسخط والدیهِ فقد اسخط خالقهُ، ومن ادرك والدیه اوُ احدهما فلم یبرَّهُما فدخل النارَّ،فأبعده الله.(السمر قندی فی(تنبیه الغافلین)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے, فرمایا: والدین کی لعنت اپنے بیٹے کی اصل کو ختم کر دیتی ہے جب کہ وہ ان کی نافرمانی کرے, لہذا جس نے اپنے والدین کو راضی کر لیا،اس نے اپنے خالق کو راضی کر لیا اور جس نے اپنے ماں باپ کو ناراض کر دیا اس نے اپنے خالق کو ناراض کر دیا۔اور جس نے اپنے ماں باپ کو پایا، یا ان میں سے کسی ایک کو اور ان کے ساتھ

بھلائی نہ کی ،تو وہ جہنم میں داخل ہوا، اور اللہ نے اس کو دھتکار دیا۔

۱۵۔وعن عمرو بن مرَّةَ الجنهی رضی الله عنه قال: جَاءَ رجلٌ الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فقال:یا رسول الله شهدت ان لا اله الا الله،وانك رسول الله،وصلیتُ الخَمسَ،وادّیتُ زکاة مالیِ،وَصُمتُ رَمَضَانَ،فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:من مات علی هذا کان مع النبیین و الصدیقین والشهداءِ یوم القیامةِ هکذا،ونصب اصبعَهُ،مالم یعق والدیهِ.(رواه احمد والطبرانی)

ترجمہ : عمرو بن عاص مرۃ الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض گزار ہوا: میں نے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنج وقتہ نماز پڑھی، اپنے مال کی زکوۃ دی، اور رمضان کے روزے رکھے، تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس پر مرا وہ قیامت کے دن نبیین ،صدیقین اور شہداء کے ساتھ ایسے ہوگا (اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں انگلیوں کو نصب فرمایا) جب کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی نہ کی ہو۔

۱۶۔وعن معاذ بن جبل رضی الله عنهُ قال: او صانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم بعشر کلمات قال: لا تشرك بالله شیئا وان قتلت و حرقت ،ولا تعقنَّ والدیك و ان امراك ان تخرجُ من

اهلكَ ومالكَ. (رواه احمد وغم ٥)

ترجمه : معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی (ان میں سے دو یہ ہیں) اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا اگر چہ قتل کر دیئے جاؤ، اور جلا دیئے جاؤ، اور ہر گز ہر گز اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگر چہ وہ تجھ کو اہل و عیال، اور مال دولت چھوڑ کر نکل جانے کا حکم کریں۔

١٧ ـ وروی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن مجتمعونَ، فقال: يا معشر المسلمين اتقوا الله، وصلوا ارحامكم، فانه ليس من ثواب اسرع من صلةِ الرّحِمِ، واياكم والبغيَ، فانه ليس من عقوبة اسرع من عقوبةِ البغيِ، واياكم وعقوق الوالدينِ فان ريح الجنة توجد من مسيرةِ الفِ عام، والله لايجدُها عاق، ولا قاطع رحم ولا شيخٌ زان ولا جار ازارهُ خيلاء انما الكبرياءُ لله رب العالمين، والكذب كله اثمٌ الا ما نفعت به مؤمنا، ودفعت به عن دين، وان فی الجنةِ لسوقا ما يباعُ فيها ولا يشترى ليس فيها الا الصور، فمن احب صورة من رجل او امرأةٍ دخلَ فيها. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

ترجمه : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: ہم ایک جگہ جمع تھے تبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا:

اے مسلمانوں کے گروہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے اور ارحام سے صلہ رحمی کرو۔ بیشک صلہ رحمی سے زیادہ تیز کوئی ثواب نہیں۔ تم سرکشی سے بچو بیشک سرکشی کی عقوبت سے زیادہ کوئی عقوبت تیز نہیں، اور والدین کی نافرمانی سے بچو۔ بے شک جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے پائی جاتی ہے، قسم خدا کی اس خوشبو کو والدین کا نافرمان نہ پائے گا، اور قاطع رحم نہ پائے گا، نہ بوڑھا زانی پائے گا، اور نہ وہ شخص جس کا ازار تکبر کی وجہ سے گھسٹتا ہو، بیشک کبریائی تو اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے، اور سارا کا سارا جھوٹ گناہ ہے مگر وہ جھوٹ جس سے تو مومن کو نفع پہنچائے، اور جس سے تو دین سے دفع کرے، اور بیشک جنت میں ایک بازار ہے اسمیں نہ کچھ بیچا جاتا ہے، نہ خریدا جاتا ہے۔ اس بازار میں نہیں ہیں مگر صورتیں، تو جو کسی آدمی یا عورت کی صورت خریدنا چاہتا ہے، اس میں داخل ہو جائے گا۔

١٨ ـ عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لعن الله سبعة من فوق سبع سمواته، وردد اللعنة على واحد منهم ثلاثا، ولعن كل واحد منهم لعنة تكفيهِ، قال: ملعون من عمل عمل قوم لوط، ملعون من عمل عمل قوم لوط، ملعون من عق والديه، الحديث.

وفی رواية لابن عباس عن النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لعن الله من ذبح لغيرِ الله، ولعن الله من غير تخومَ

الارضِ،ولعن الله من سب والديه.(رواه الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجی، اوران سات میں سے ایک پر تین بار لعنت کو دوہرایا، اوران میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کی جو اسے کافی ہو۔فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا،ملعون ہے وہ شخص جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا،ملعون ہے جس نے والدین کی نافرمانی کی۔

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابن عباس کی ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے لعنت بھیجی اس پر جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا، اور اس پر لعنت بھیجی جس نے زمین کے تخم کو بدل دیا (یعنی فرج کی جگہ دبر میں وطی کی یا لواطت کی) اور اس پر لعنت بھیجی جس نے اپنے والدین کو برا بھلا کہا۔

۱۹ ۔وعن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: کل الذنوب یُؤَخِّرُ الله مِنها مَا شاءَ اِلیٰ یَومِ القیامةِ الا عقوق الوالدین،فان الله یعجله لصاحبه فی الحیاة قبلَ المماتِ.

(رواه ابن حبان)

ترجمہ : ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا: تمام گناہوں میں سے جس کو اللہ چاہے قیامت تک موخر کردے گا۔مگر والدین کی نافرمانی۔ بیشک والدین کے نافرمان کو مرنے سے پہلے ہی جیتے جی اس کے گناہوں کا بدلہ دے گا۔

۲۰ ۔عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اذا اتخذ الفیئ دُوَلا والأمانة مغنما والزکاةَ مغرما وتعلمَ لغیرِ الدین،وأطاعَ الرّجُلُ امرَأتَهٗ وعق امه،وادنی صدیقه و اقصی أباهٗ، وظهرت الاصوات فی المساجد،وساد القبیلة فاسقهم،وکان زعیم القوم ارذلهم،و اکرم الرجل مخافة شرِّهٖ،وظهرت القیناتُ والمعازفُ وشربت الخمورُ،ولعن اخر هذه الامّة اولها فلیرتقبوا عند ذلك ریحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وایاتٍ تتابعُ کنظامٍ بالٍ قُطِعَ سلکُهٗ فتتابعَ.(رواه الحاکم)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ جب فئی کو دولت بنالیا جائے۔

۲۔ اور امانت کو غنیمت بنالیا جائے۔

۳۔ اور زکوۃ کو مغرم بنالیا جائے

۴۔ اور غیر دین کے لئے تعلیم حاصل کی جائے۔

۵۔ اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے

۶۔ اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔

۷۔ اور اپنے دوست کو قریبی بنالے۔

۸۔ اور اپنے باپ کو دور کردے۔

۹۔ اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔

۱۰۔ اور قبیلہ والوں کی سرداری ان میں کا فاسق کرے۔

۱۱۔ اور قینات (قینات کے معنی تشریح) معازف کھلم کھلا ہونے لگیں

۱۲۔ اور شراب پی جائے

۱۳۔ اور اس امت کا آخری پہلے والے کو لعنت کرے

تو اس وقت انتظار کرو لال ہوا کا، زلزلہ کا، خسف کا، مسخ کا، **قذف کا** اور یکے بعد دیگرے آنے والی نشانیوں کا۔

۲۱۔وعن عائشة قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:الرحم معلقةٌ بالعرشِ تقول:من وصلني،وصله الله،ومن قطعني قطعه الله.(مفتق عليه)

ترجمہ : عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش سے معلق ہوکر کہتا ہے جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے، اور جس نے مجھے قطع کیا، اسے اللہ قطع کرے۔

۲۲۔وعن ابی محمد جبير بن معطم رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:لا يدخل الجنة قاطعٌ

قال سفيان فی روایته:يعنی :قاطع رحم.(متفق عليه)

ترجمہ : ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں قاطع نہ جائیگا، سفیان نے اپنی روایت میں کہا: یعنی رحم کو قطع کرنے والا۔

۲۳۔وعنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه :ان الله تعالىٰ خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامتِ الرحمُ،فقالت:هذا مقام العائذ بك من القطيعةِ،قال:نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطعَ من قطعكِ؟قالت:بلى،قال:فذلك لكِ ثم قال رسول الله صلى الله تعالىٰ:اقرؤوا ان شئتم:(فهل عَسيتم ان توليتم ان تفسدوا فى الارض و تقطعوا ارحامكم.اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم،واعمى ابصارهم)(متفق عليه) (محمد:۲۲،۲۳)

وفى رواية للبخارى:فقال الله تعالى:من وصلك وصلته، ومن قطعكِ،قطعته.

ترجمہ : ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا، یہاں تک کہ جب ان سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہوکر عرض کیا قطع رحم کرنے والے سے یہ تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے، رب نے فرمایا: ہاں کیا تو راضی نہیں اس بات پر کہ میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے ملے گا، اور میں اس

سے قطع کرونگا جو تجھ سے قطع کرے گا۔ تب رحم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا تو یہ تیرے لیے ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر چاہو تو پڑھو۔

اور بخاری کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھ سے صلہ کرے گا میں اس سے صلہ کرونگا، اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اس سے قطع کرونگا۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی

٢٤ ۔عن عبدِ الله بن مسعودٍ رضى الله عنه قال: سالتُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اى العمل احب الى الله ؟قال: الصلاة على وقتها قلت:ثم اى؟قال: بر الوالدين. قلتُ ثم اى؟قال الجهاد فى سبيل الله.(رواه البخارى ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کیا، اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: نماز اپنے وقت پر پھر کونسا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ بھلائی، میں نے کہا پھر کونسا عمل؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔

٢٥ ۔وعن ابن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بروا آباءَ كُم تبركم انباؤ كُم وعفوا تعف

نساو كم.(رواه الطبرانى)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی، اور تم پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاکدامنی اختیار کریں گی۔

٢٦ ۔وعن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: عفوا عن نساءِ الناسِ تعف نساؤ كم، وبروا آباءَ كم تبركم انباؤ كُم، ومن أَتاهُ اخوه متنصلا فليقبل ذلك محقا كان او مبطلا ،فان لم يفعل لم يرد على الحوضِ.(رواه الحاكم)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت لائے ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاکدامنی اختیار کریں گی، اور تم اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی، اور جو تمہارے پاس اپنے کو بری کرنے کے لئے آئے اس کو قبول کرو، وہ حق ہو یا باطل، اگر ایسا نہ کیا تو وہ حوض پر وارد نہ ہوگا۔

٢٧ ۔وعن ابى امامة رضى الله عنه ان رجلا قال: يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما؟قال:هُما جنتك و نارك.(رواه ابن ماجه)

ترجمہ : ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹے پر والدین کا کیا حق ہے، ارشاد فرمایا: وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں، اور دوزخ بھی ہیں۔

۲۸۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو علم اللہ شیئا ادنی من الاف لنھی عنہ، فلیعمل العاق ما شاءَ ان یعمل فلن یدخل الجنۃ، ولیعمل البار ما شاء ان یعمل فلن یدخل النار. (الذھبی فی الکبائر)

ترجمہ : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک اف سے بھی کم کوئی چیز ہوتی تو اس سے بھی منع فرما دیتا۔ والدین کا نافرمان جو چاہے عمل کرے ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا، والدین کا فرمانبردار جو چاہے عمل کرے ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

۲۹۔روی البیھقی فی شعبہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من قبّل بین عینی امّہٖ کان لہ سترا من النار. وروی فی کتاب شرعۃِ الاسلام: من قبّل رِجلَیْ امّہٖ فکانّما قبّل عتبۃ الکعبۃ. وقال فی حاوی القلوب الطاھرۃ: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ الا کتب لہ بکل نظرۃ حجۃً مبرورۃ، قالوا: یا رسول اللہ و ان نظر کل یوم مائۃ مرۃ، قال نعم اللہ اکثر و اطیبُ. (الثعالبی فی نزھۃ المجالس)

ترجمہ : بیہقی نے اپنی شعب میں ابن عباس سے روایت کیا، انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے! جس نے اپنی ماں کی آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا تو

یہ بوسہ دینا اس کے لئے جہنم سے پردہ ہو جائے گا۔ اور کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے، جس نے اپنی ماں کے پیروں کو بوسہ دیا۔ گویا کہ اس نے کعبہ کے دروازے کو بوسہ دیا۔ اور حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی لڑکا جو اپنے والدین کی طرف رحمت و محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، مگر یہ کہ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے مقبول حج لکھ دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر چہ وہ ہر دن میں سو مرتبہ دیکھے، فرمایا: ہاں، اللہ اس سے بھی زیادہ دینے والا اور مہربانی والا ہے۔

۳۰۔و عن ابی ھریرۃ ایضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاءَ رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال: اُمُّکَ: قال: ثمّ من؟ قال: اُمُّکَ قال: ثُمَّ منُ؟ قال: اُمُّکَ قال: ثُمَّ منُ؟ قال: ابوکَ. (رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ : اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آ کر عرض کی، یا رسول اللہ میری حسن صحبت کا زیادہ حق دار لوگوں میں کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کون، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس شخص نے عرض کیا، اس کے بعد کون؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس شخص نے عرض کیا، پھر کون؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔

٣١۔وعن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضا الله فی رضا الوالدِ و سخط الله فی سُخطِ الوالدِ.رواه الطبرانی من حدیث ابی هریرة الا انه قال:

طاعة الله طاعة الوالد،ومعصية الله معصية الوالد.

ورواه البزاز من حديث عبد الله بن عمر،أو ابن عمرو، ولفظه قال:

رضا الرّب تبارك و تعالیٰ فی رضا الوالدين،وسخطُ الله تبارك و تعالیٰ فی سُخطِ الوالدين.(رواه الترمذی و ابن حبان والحاكم)

ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے،انہوں نے کہا،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے،اور طبرانی نے اس کو ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیا مگر یہ کہ انہوں نے کہا اللہ کی طاعت والد کی طاعت ہے،اور اللہ کی محبت والد کی محبت ہے،اور بزاز نے عبداللہ بن عمر یا ابن عمرو سے روایت کیا ہے،اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔رب تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے،اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

٣٢۔عن بريدة قال: جاءَ تِ امرأةٌ الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم فقالت:یا رسول الله انی تصدقتُ علی اُمی بجاريةٍ وانها ماتت.فقال:آجرك الله،وردَّ عليك الميراث.(رواه ابن ماجه.)

ترجمہ : حضرت بریدہ سے ہے،انہوں نے کہا،ایک عورت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور عرض کیا،یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی،اور ماں مرگئی۔تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے اور تجھ پر میراث کو لوٹائے۔

٣٣۔عن عمرو بن شُعيب عن ابيه عن جده قال: جَاءَ رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال:انی اعُطَيتُ امی حديقة لی، وانها ماتت،ولم تترُك ورِيثا غيری.فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وجبت صدقتك ورجعت اليك حديقتك.(رواه ابن ماجه)

ترجمہ : عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور عرض کیا: میں نے اپنا ایک باغ اپنی ماں کو دے دیا تھا،اور ان کا انتقال ہوگیا،اور میرے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑا۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا صدقہ قبول ہوگیا،اور تمہارا باغ بھی تمہاری طرف لوٹ گیا۔

٣٤۔وعن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:رغمَ انفهُ،ثم رَغِمَ انفهُ،ثم رغمَ انفهُ.قيل من يا

رسول الله؟قال:من ادركَ والديه عند الكبر او احدهُما ثم لم يدخل الجنة.(رغم انفه):ای لصق بالرغام،وهو التراب.(رواه مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک غبار آلود ہو پھر اس کی ناک غبار آلود ہو پھر اس کی ناک غبار آلود ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی ناک غبار آلود ہو: ارشاد فرمایا جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین، یا ان میں سے کسی کو پایا پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا۔

۳۵۔وعن جابر،یعنی ابن سمرة رضی الله عنه قال: صعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر فقال:آمین،آمین،آمین،قال:أتانی جبریلُ علیه الصلاة والسلام،فقال:یا محمد من ادرك احدَ ابویه فماتَ،فدخل النار،فأبعده الله،فقل آمینَ،فقلتُ:آمین،فقال:یا محمد من ادرك شهر رمضان فمات فلم،یغفرُ له فادخل النار،فأبعده الله،فقل:آمینَ فقلت:آمینَ.قال: ومن ذکرت عنده فلم یصل علیك فمات،فدخل النار،فأبعده الله فقل،آمین،فقلت:آمینَ.

(رواه الطبرانی و ابن حبان)

ترجمہ: جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: آمین۔ آمین۔ آمین۔ پھر ارشاد فرمایا جبرئیل نے میرے پاس آکر کہا یا محمد جس نے ماں باپ میں سے

کسی ایک کو پایا پھر مر گیا تو وہ آگ میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کر دے۔ کہئے آمین۔ تو میں نے آمین کہا، پھر جبرئیل نے کہا، اے محمد جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور مر گیا، تو وہ بخشا نہ جائے گا جہنم میں داخل کر دیا جائے گا، اللہ اس کو دور کر دے، کہئے آمین تو میں نے کہا آمین۔

پھر جبرئیل نے کہا اور جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا مر گیا، تو وہ آگ میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کرے، کہئے آمین تو میں نے کہا آمین۔

مذکورہ بالا اس حدیث کی شرح مندرجہ ذیل حدیث میں آ رہی ہے۔

۳۶۔وفی روایة من حدیث ابی هریرة قال فیه:ومن ادرك ابویه او احدهما ،فلم یبرهما فماتَ،فدخل النار،فأبعده الله قل:آمینَ.فَقُلْتُ آمِینَ .(الطبرانی وابن حبان فی صحیحه)

ترجمہ: ابوہریرہ کی ایک دوسری حدیث میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں، اور جس نے اپنے والدین میں یا ان میں سے کسی ایک کو پایا، اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی اور مر گیا، تو وہ جہنم میں داخل ہوا۔ اللہ اس کو دور کر دے (جبرئیل نے کہا) کہئے آمین، میں نے آمین کہا۔

۳۷۔وفی روایة من حدیثِ کعب بن عجرة قال فی آخره:فلما رقیت الثالثة قال:بعدَ مَنْ ادركَ أبویهِ الکبرَ عنده او احدهما،فلم یدخلاه الجنة.قُلْتُ:آمینَ.(رواه الحاکم)

ترجمہ: کعب بن عجرہ کی حدیث سے ایک روایت میں ہے، جس کے آخری الفاظ ہیں۔ جب میں تیسری سیڑھی چڑھا، جبرئیل نے کہا: دور ہو وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو اپنے پاس پایا، اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا، میں نے کہا آمین۔

۳۸۔وفی روایة من حدیث ابن عباس،وفیه،ومن ادراك والدیه او احدهما فلم یبرّهما دخل النار، فأبعده الله وأسحقه قُلتُ:آمینَ.(الطبرانی)

ترجمہ: اور ابن عباس کی حدیث سے ایک روایت میں ہے جس کی الفاظ ہیں۔ جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا، اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی تو وہ جہنم میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کرے اور اس کو رگڑے، میں نے کہا آمین۔

۳۹۔وعن مالك بن عمر و القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول:من اعتق رقبة مسلمة فهی فداؤُهُ من النار،ومن ادراك احد والدیه ثم لم یُغفرُ له فأبعده الله.زاد فی روایة:و أسحقهُ.

ترجمہ: مالک بن عمر و القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس نے مسلمان باندھی کو آزاد کیا یہ اس کے لیے جہنم سے فدیہ ہے، اور جس نے اپنے والدین

میں سے کسی ایک کو پایا، پھر اس کو بخشا تو اللہ اس کو دور کرے۔

ایک روایت میں ہے یعنی اس کو رگڑے۔

وضاحت: حدیث نمبر ۳۵ میں تین جگہ ''یا'' محمد آیا ہے، چونکہ علماء اہل سنت ''یا محمد'' کہنے کو منع فرماتے ہیں، تو اس کے مندرجہ ذیل جوابات ہیں۔

(۱) حدیث چونکہ وحی خفی ہے تو گویا نفس کلام اللہ کی جانب سے ہے، اور زبان جبرئیل امین کی اور الفاظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیں۔

(۲) لفظ محمد کے اطلاقات دو طرح پر ہیں، ایک بطور علم، دوم بطور وصف۔

بطور علم یا محمد کہنا جائز نہیں، اور بطور وصف کہنا ممنوع نہیں۔ اب جواب نمبر دو پر نظر کرتے ہوئے یہ کہا جائے گا کہ اللہ کا حکم ہے، اسی طرح پکارو تو اس میں علمیت کے تیقن کے ساتھ وصفیت کا احتمال و امکان بھی ہے۔ یعنی جبرئیل امین نے بطور علم یا محمد کہا، تب بھی جائز۔ اور بطور وصف کہا تب بھی جائز۔ اور امت کے لیے بطور علم کہنا ممنوع، اور بطور وصف وصفت کہنا جائز، مگر چونکہ ہمارے عرف میں لفظ محمد بطور علم ہی کثرت کے ساتھ بولا جاتا ہے، بطور وصف اہل علم، صاحبان فقہ دانش استعمال کرتے ہیں، مگر عوام کا خیال رکھتے ہوئے وہ بھی استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ نفس مسئلہ کی مزید تحقیق فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

والدین کے ساتھ بھلائی جہاد فی سبیل اللہ سے افضل

۴۰۔وروی عن طلحة بن معاویة السلمی رضی الله عنه قال: أتیتُ

النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت:يا رسول الله انى اُرِيدُ الجهاد فى سبيل الله؟قال: اُمُّكَ حَيَّةٌ؟قُلتُ:نَعَم.قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:الزَم رجلها،فثم الجنة.(الطبرانى)

ترجمہ : طلحہ بن معاویۃ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے، انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا، یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا ارادہ کر چکا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے عرض کر دیا: ہاں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پیر کو پکڑ لو وہیں جنت ہے۔

٤١ ـ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال:جاء رجل الى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،فاستاذنه فى الجهادِ،فقال: أحَيٌّ والداك؟قال نعم.قال: فيهما فجاهد.

(البخارى ومسلم وابو داود والترمذى والنسائى.)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر جہاد کرنے کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا، ہاں (زندہ ہیں) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں ہی جہاد کرو۔

٤٢ ـ وفى رواية لمسلم قال:اقبل رجلٌ الى رسول الله صلى الله

عليه وسلم فقال:أُبايعكَ على الهجرةِ والجهادِ أبتغِي الأجْرَ مِنَ اللهِ.قال: فهل من والديك أحَدٌ حَيٌّ؟قال: نعم.بل كِلاهُمَا حَيٌّ.قَال: فتبتغي الاجر من الله؟قال:نعم.قال:فارجع الى والديك،فأحسنِ صُحْبَتَهُما.(متفق عليه وهذا لفظ مسلم)

ترجمہ : مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرونگا، اللہ سے اجر چاہونگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس شخص نے عرض کیا دونوں زندہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا، ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کی خوب اچھے سے خدمت کرو۔

٤٣ ـ وعن عبد الله بن عمر و رضى الله عنهما قال: جَاءَ رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،فقال: جِئتُ ابايعُك على الهجرةِ،وتركت ابواى يبكيان؟فقال: ارجع اليهما،فأضحِكْهُما كما ابكيتهُما. (ابوداود)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا، میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں، اور اپنے والدین کو

روتے چھوڑ آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کو ہنساؤ، جس طرح رلا کر آئے ہو۔

٤٤ ـ وعن ابی سعید رضی الله عنه ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: هل لك احدٌ بالیمنِ؟ قال: ابوای. قال: أذنالكَ قال: لا ـ قال: فارجع الیهما، فاستاذنهما، فان اذنالك فجاهد والا فبرّهما۔

ترجمہ : ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اہل یمن میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تیرا یمن میں کوئی ہے؟ اس مہاجر نے کہا میرے والدین ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا۔ کیا ان دونوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے کہا نہیں اجازت نہیں دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے پاس واپس چلے جاؤ، ان سے اجازت طلب کرو، اگر تجھے اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت کر۔

٤٥ ـ وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال: اتی رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یَستأذِنُهٗ فی الجهاد، فقال: أحَیٌّ والداكَ؟ قال: نعم. قال: ففیهما فجاهد. (مسلم وابو داود وغیرہ)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر جہاد کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں، اس شخص نے عرض کیا، ہاں زندہ ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں لگے رہو، جہاد کرتے رہو۔

٤٦ ـ وعن انس رضی الله عنه قال: أتی رجل رسول اللهِ صلی الله تعالیٰ وسلم، فقال، انی أشتهی الجهاد ولا أقدِرُ علیه. قال: هل بقی من والدیك احدٌ. قال: امی قال: قابل الله فی برها، فاذا فعلتَ ذلك فأنتَ حاجٌ ومُعتَمِرٌ ومُجاهدٌ. (ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والأوسط)

ترجمہ : انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا۔ میری خواہش جہاد کرنے کی ہے، اور میں جہاد کی قدرت نہیں رکھتا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا میری ماں زندہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خدمت میں اللہ کو سامنے جان، جب تم ایسا کرو تو تم حاجی بھی ہو، معتمر بھی ہو، اور مجاہد بھی ہو۔

٤٧ ـ وعن مُعَاوِیة بن جاهِمَةَ أن جاهمَةَ جَاءَ الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فقال: یا رسول الله أرَدتُ أن أغزُوَ، وقد جِئتُ أستَشِیرُكَ؟ فقالَ: هَل لَكَ مِن أُمٍّ؟ قال: نعم: قال: فَالزَمهَا، فانّ الجنة عند رجلَیها. (ابن ماجة والنسائی)

ترجمہ : معاویہ ابن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں

جہاد کروں، اور میں آپ کے پاس مشورہ کرنے کے لئے آیا ہوں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خدمت کو لازم کرلو اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

۴۸۔ وفی روایة قال: أتَیتُ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استشیرهُ فی الجهادِ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلَكَ والدان؟ فقلت: نعم قال: الزمهما، فانَّ الجنةَ تَحتَ أرجُلِهِمَا. (الطبرانی)

ترجمہ : اور ایک روایت میں ہے جاہمہ نے کہا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ طلب کرونگا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین ہیں؟ تو میں نے عرض کردیا، ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کو لازم پکڑلو کہ بیشک جنت ان دونوں کے پیروں تلے ہے۔

۴۹۔ وأخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی السّقایةِ، فجائتهُ امرأةٌ بابنٍ لها فقالت: ان ابینیی هذا یرید الغز و وانا أمنعه، فقال: لا تبرح من امك حتی تَأذن لك او یتوفاها الموت لانه اعظم لِأجرك. وعنده أیضا عنه قال: جاء رجل وامُّهُ الی النبی صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم وهو یرید الجهاد وامه تمنعه فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عند أُمِّكَ قَرَّ، فان لك من الأجرِ عندها مثل مالكَ فی الجهادِ. و عنده أیضا عن طلحة بن معاویة السُّلمی رضی الله عنه قال: أتَیتُ النبی صلی الله علیه وسلم فقلتُ: یا رسول الله انی أُرِیدُ الجهاد فی سبیل الله، قال: أُمُّكَ حیَّةٌ؟ قلت: نعم، قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم: الزم رِجلَهاَ فثم الجنة.

(حیاة الصحابة)

ترجمہ : طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیا ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سقایہ پر تھے، ایک عورت اپنے بیٹے کو لیکر حاضر خدمت ہوئی، اور کہنے لگی کہ میرا یہ بیٹا ہے غزوے کا ارادہ کرتا ہے، اور میں اس کو روکتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی ماں سے الگ مت ہو جب تک کہ وہ تمہیں اجازت دے دے، یا اس کو موت آجائے، اس لیے کہ یہ تمہارے لیے بڑا اجر ہے۔

اور طبرانی کے پاس ابن عباس سے ایک اور بھی روایت ہے، فرماتے ہیں ایک شخص اپنی ماں کے ساتھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور حال یہ تھا کہ وہ جہاد کا ارادہ رکھتا تھا، اور اس کی ماں اس کو جہاد منع کرتی تھی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ماں کے پاس رکو۔ بیشک ماں کے پاس رکنے میں تمہارے لیے اتنا ہی اجر ہے، جتنا جہاد میں ہے۔

اور طبرانی نے طلحہ بن معاویہ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا ہے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر
عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا،
ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پیروں کو مضبوطی سے پکڑ لو،
وہیں جنت ہے۔

٥٠۔ وأخرجَ ابو يعلى عن نعيم مولى أم سلمةَ رضى الله تعالىٰ عنها
حاجًّا حتى كان بين مكة والمدينة أتى شجرة فعرفها فجلس
تحتها، ثم قال: رأيتُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تحتَ
هذه الشجرة اذ اقبل رجل شاب من هذه الشعبةِ حتى وقف على
رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله انى جئت
لأُجاهد معك فى سبيل الله أَبْتَغِىُ بذالك وجه اللهِ والدارَ الآخرة،
فقال: أَبَواكَ حيَّان كلاهُما؟ قال: نعم، قال: فارجع فبرهُما، فانفتل
راجعا من حيثُ جَاءَ. (حياة الصحابة)

ترجمہ : ابو یعلی نے نعیم مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث لی ہے،
نعیم مولی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کرنے کے لیے نکلے، مکہ و مدینہ کے بیچ
تھے ایک درخت کے پاس آئے، اس درخت کو پہچان لیا، اس درخت کے
نیچے بیٹھ گئے، پھر نعیم مولی ام سلمہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو اس درخت کے نیچے بیٹھے دیکھا، اچانک ایک نوجوان اس وادی سے
آیا، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر عرض گزار
ہوا، یا رسول اللہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں
جہاد کروں۔ اس کے ذریعہ اللہ کی رضا حاصل کروں، اور دار آخرت کو حاصل
کروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے دونوں کے
دونوں ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں زندہ ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: لوٹ جا ان کی خدمت کر، وہ شخص جہاں سے آیا تھا اسی طرف
چلا گیا۔

٥١۔ وأخرج الطبرانى عن أبى أمامة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تجهّزُوا الى هذه القريةِ
الظَّالِمِ أهلُهَا فَإنَّ الله فاتحُها عَلَيكم ان شاء الله يعنى خيبر۔ ولا
يُخرُجن معى مصعب (☆) (المصعب: من كان بعيره صعبا غير
منقاد ولا ذلول.) ولا مُضعف (☆☆ المضعف: من كانت دابته
ضعيفة) فانطلق ابو هريرة رضى الله عنه الى أُمهِ فقال: جهِّزِينى فانَّ
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد أَمر بالجهادِ
للغزوِ. فقالت: تنطلقُ، وقد علمت ما ادخل الا وانت
معى؟! قال: ماكنت لا تخلف عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم، فأخرجت ثديها فناشدته بما رضع من لبنها، فأتَتْ رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرا فأخبرته فقال: انطلقی فقد كفيتِ. فجاء ابو هريرة فاعرضَ عنه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فقال: يا رسول الله أرَى اعراضك عنى لا أرَى ذلك الا لشيءٍ بلغت، قال: أنتَ الذى تُناشدُك امّكَ وأخرجت ثديها تُناشِدُكَ بما رضعْتَ من لبنها أيُحسَبُ أحدُكم اذا كان عند ابويه أو أحدهما انه ليس فى سبيل الله؟ بل هو فى سبيل الله اذا برهُما وادّى حقهُما، فقال: ابو هريرة: لقد مكثت بعد ذلك سنتين ماأغزو حتى ماتت ـ فذكر الحديث ـ (۵۱ حياة الصحابة) لايقدر أحد أن يجازى امه مهما فعل

ترجمہ : طبرانی نے اس حدیث کو ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ظالم گاؤں والوں کی طرف جہاد کی تیاری کرو، بیشک اس گاؤں کو اللہ تم پر فتح فرمائے گا یعنی خیبر کو ان شاء اللہ، اور میرے ساتھ وہ شخص نہ نکلے جس کی سواری ٹرینڈ نہ ہو، اور وہ نہ نکلے جس کی سواری کمزور ہو، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے پاس آکر عرض گزار ہوئے، ماں جہاد کے سامان کی تیاری کردو کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ کے لیے جہاد کا حکم دیا ہے، ماں نے کہا تم جاؤ گے، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں داخل نہیں ہوتی مگر یہ جب تم میرے ساتھ ہوتے ہو، ابوہریرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بچھڑ سکتا تو ابوہریرہ کی ماں نے اپنے پستان نکال کر ابوہریرہ کو پستانوں سے دودھ پینے کی قسم دے دی، اور خاموشی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر اس کی خبر دے دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تمہاری کارگزاری کر دی جائے گی، ابوہریرہ حاضر بارگاہ اقدس ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چہرہ پھیرلیا ہے، ابوہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے روگردانی فرمارہے ہیں۔

روگردانی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو کچھ معلوم ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہی ہو کہ تمہاری ماں تم کو قسم دے رہی ہے، اپنا پستان باہر نکال کر تمہیں اس سے دودھ پینے کی قسم دیتی ہے، کیا تم میں سے کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ کے راستہ میں نہیں، جب کہ اس کے والدین یا ان میں سے کوئی اس کے پاس ہوں ہو، بلکہ وہ تو اللہ کے راستہ میں ہے جب کہ وہ ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہو (ان کی خدمت کرتا ہو) اوران دونوں کے حق ادا کرتا ہو، ابوہریرہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں دوسال تک رکا رہا میں کوئی غزوہ نہ کرتا، یہاں تک کہ میری ماں مرگئی۔

ماں کے ساتھ حد درجہ حسن سلوک بھی ماں کا بدلہ نہیں ہوسکتا

۵۲ ـ أخرج الطبرانی فی الصغیر عن بریرة أنَّ رجلا جاءَ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ، انی حملت امی

علی عُنُقِیْ فرسخین فی رِمضاءِ شدِیدَۃٍ لو ألقیت فیھا بضعۃ من لحم لنضجت فھل ادیت شکرھا؟فقال: لعله ان یکون لطلقة واحدة.(حیاۃ الصحابة.)

ترجمه : طبرانی نے (معجم) صغیر میں بریدہ سے روایت کیا ہے، ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کرعرض گزار ہوا، یارسول اللہ میں نے اپنی ماں کوشدت کی گرمی میں اپنی گردن پر دوفرسخ تک سوار کیا، وہ شدت کی گرمی ایسی تھی اگر اسمیں گوشت کا ٹکڑا بھی ڈال دیا جاتا، تو وہ پک جاتا تو کیا میں نے اس کا حق وشکرادا کر دیا؟ رسول اللہ نے فرمایا: شاید کہ وہ ایک مرتبہ سکرانے کا بدلہ ہوتا۔

۵۳۔وذکر ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ ان امی خرفت عندی وانا اطعمُھا بیدی واسقیھا واوضئُھا واحملُھا علی عاتقی،فھل جازیتھا؟

قال:لا،ولا واحدۃ من مائۃٍ،ولکنك قد أحسنتَ واللہ یثیبُكَ علی القلیل کثیراً.(تنبیہ الغافلین)

ترجمه : روایت میں ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اورعرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میری ماں میرے پاس ہے، عقل ختم ہوگئی ہے۔ میں اپنے ہاتھ سے اسکوکھلاتا اور پلاتا ہوں، اوراس کا منہ ہاتھ میں ہی دھلاتا ہوں، اوراپنے کاندھے پر اٹھاتا ہوں، تو کیا میں نے

اس کا بدلہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں سو میں سے ایک بھی نہیں (ایک فیصد بھی نہیں) اور ہاں لیکن تم نے اس کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے اور اللہ تم کوتھوڑے پر بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے۔

۵۴۔رأی ابنُ عمر رضی اللہ عنھما رجلا قد حمل اُمَّہُ علی رقبته وھو یطرف بھا الکعبة.فقال:یابن عمر أترانی جازیتُھا؟قال: ولا بطلْقةٍ واحدةٍ من طلقاتھا،ولکن قد أحسنتَ،واللہ یُثِیبُكَ علی القلیل کثیراً.(الکبائر)

ترجمه : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کودیکھا، وہ شخص اپنی ماں کو اپنی گردن پرسوار کر کے اس کوکعبہ کا طواف کرا رہا ہے، اس نے کہا اے ابن عمر تمہاری رائے کیا ہے، کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا، ابن عمر نے کہا اس کے ساری مسکراہٹوں میں سے ایک مسکراہٹ کا بھی نہیں۔ اورلیکن ہاں تم نے اچھا کیا، اور اللہ تجھ کوتیرے تھوڑے پراجر کثیر عطا فرمائے۔

باپ کا مقام و مرتبہ

۵۵۔وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکاً فیشتریهُ فیعتقهُ.(مسلم و ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجه.)

ترجمه : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادانہیں کرسکتا مگر یہ کہ وہ اس کوغلام پائے، پھر اس کوخریدے اور

آزاد کردے۔

٥٦۔جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله ان ابی یُرید ان یجتاح مالی. فقال صلی الله علیه وسلم: انت ومالك لابيك. (الكبائر)

ترجمہ : ایک آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا، یارسول اللہ میرا باپ میرا مال خرچ کرنا چاہتا ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

٥٧۔وأخرج الطبرانی فی الأوسط عن عائشة رضی الله عنها قالت: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل ومعه شیخ فقال له: یا فلان من هذا معك؟ قال: أبی، قال: فلا تمشِ أمامهُ، ولا تجلس قبله ولا تدعُه باسمه، ولا تستسب(☆ولا تستسب: ای لا تعرضه للسبب ونجره الیه بأن تسب أبا غمك فیسب أباك بحازاة لك.) له. (حیاة الصحابه)

ترجمہ : طبرانی نے اوسط میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں، ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں تیرے ساتھ یہ کون ہے، اس نے عرض کیا۔ میرے باپ ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: اپنے باپ کے آگے مت چلنا، اور اس سے پہلے مت بیٹھنا، اور اس کا نام لیکر مت

پکارنا، اور اس کو گالی نہ دلوانا۔

٥٨۔واخرج الطبرانی فی الأوسط عن أبی غسان الضبی قال: خرجت أمشی مع أبی بظهر الحرة، فلَقِيَنِي أبو هريرة رضی الله تعالیٰ عنه فقال لی: من هذا؟ قلت: أبی، قال: لا تَمشِ بين يدی أبيك، ولكن امشِ خلفهُ أو الی جانبيه، ولا تدعْ أحداً يحولُ بينك وبينه، ولا تمشِ فوقَ اجّارِ(☆☆)(الاجّار: بالكسر والتشديد: السطح الذی ليس حواليه ما يرد الساقط عنه.) أبيك تُخفه، ولا تاكل عرقا(☆العرقی: العظم: اذا أخد عنه معظم اللحم) قَد نظر ابوكَ اليه لعله قدِ اشتهاهُ. (حياة الصحابة.)

ترجمہ : طبرانی نے اوسط میں ابوغسان الضبی سے روایت کیا ہے، ابو غسان الضبی نے کہا کہ میں ظہر الحرہ جانے کے لیے اپنے باپ کے ساتھ نکلا، مجھے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ مل گئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کون ہیں یہ؟ میں نے جواب دیا میرے باپ ہیں۔ ابوہریرہ نے کہا: اپنے باپ کے سامنے مت چلو اور ہاں ان کے پیچھے چلنا، یا پہلو میں چلنا اور اپنے اور ان کے درمیان کسی کو حائل مت ہونے دینا، اور اپنے باپ کی بلامنڈیر والی چھت پر مت چلنا کہ تو اس کو گھبراہٹ میں ڈالے، اور نہ اس بینگ والی ہڈی کھا جس پر تیرے باپ کی نظر پڑ گئی کہ وہ اس کی خواہش رکھتا ہے۔

٥٩۔عَنِ ابُنِ عُمر رضی الله تعالیٰ عنهما أنَّ النبی صلی الله تعالیٰ

عليه وسلم قال:ان ابر البر ان يصل الرجل وُدَّ أبيه. (رواه مسلم.)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بہترین حسن سلک یہ ہے کہ آدمی باپ کے چاہنے والے سے صلہ رحمی کرے۔

ماں باپ کی خدمت عمر بڑھاتی ہےاور رزق میں وسعت دیتی ہے

٦٠ ـوعَنْ أنسِ بْنِ مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:من سرّهُ أنّ يُمدَّ لَهُ فى عُمُرِهٖ وَ يُزَادَ فِي رِزْقِهٖ،فَلْيَبِرَّ والِدَيْهِ وَلْيَصل رَحِمَهُ.(الامام أحمد)

ترجمہ : انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں بڑھوتری ہو جائے اور رزق میں برکت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی خدمت کرے، اور اپنے رحم سے ملے۔

٦١ ـوفى رواية عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:من أحبَّ أن يبسطَ لهُ فى رِزْقِهٖ،وَيُنسأَلهُ فى أَثَرِهٖ،فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.و معنى يُنسا له فى أثرهٖ:اى يؤخرله فى أجلهِ و عمرهِ.(متفق عليه)

ترجمہ : انس بن مالک سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کر دی

جائے ،اور اس کی عمر میں بڑھوتری کر دی جائے تو وہ والدین سے صلہ رحمی کرے۔

٦٢ ـو عَن مُعَاذ بُنِ أنس أنَّ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: من بر والديه طوبى له زاد الله فى عمرهِ.(أبو يعلى والطبرانى والحاكم)

ترجمہ : معاذ ابن انس سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ خوشخبری ہو اس کے لیے جس نے اپنے ماں باپ کی خدمت کی، اس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے۔

٦٣ ـوعن ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:ان الرجل ليحرم الرزقَ بالذنبِ يُصِيبُهُ، ولا يَرُدُّ القدرَ الا الدُّعَاءُ،ولا يزيدُ فى العُمُرِ الا البرّ.(ابن ماجه وابن حبان فى صحيحه والحاكم)

ترجمہ : ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے اس گناہ کے سبب جس کو وہ کرتا ہے، اور قدر کو نہیں لوٹاتی مگر دعا، اور عمر میں زیادتی صرف (والدین) کے ساتھ حسن سلوک سے ہوتی ہے۔

٦٤ ـوعن سلمان رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لا يَرُدُّ القَضَاءَ الا الدُّعَاءُ،ولا يزيدُ فى العُمُرِ

الا البرُّ.(الترمذی)

ترجمہ : سلمان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قضاء کو صرف دعا رد کرتی ہے، اور عمر میں زیادتی صرف والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔

٦٥ ـ عن عقبة بن عامر قال: لَقِيتُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوما فبدرته فأخذْتُ بيدهِ اوُ بدرني،فأَخَذَ بيدى،فقال:يا عُقْبة الا أخبرُك بأفضل أخلاق أهل الدنيا و أهل الاخرة؟تصل من قطعك،وَتُعْطِي من حرمك،و تَعْفُو عَمَّن ظَلَمَكَ،الا من أرادَ أن يمدَّ لَهُ فى عُمُرِهِ، وَيُبسِطَ فى رِزقِهِ،فَلْيَتقِ الله،وليصِل ذا رَحِمِهِ. (شرح السنة)

ترجمہ : عقبہ ابن عام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی، میں نے جلدی سے بڑھکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف جلدی بڑھے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے عقبہ کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت والوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتادوں؟ تم اس سے صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع کرے، اور اس کو دو جو تمہیں محروم کرے اور اس کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرے۔ خبردار! ہوشیار جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں برکت دی جائے، اور اس کے رزق میں وسعت دی جائے تو وہ اللہ سے ڈرے، اور اپنے ذو رحم سے صلہ رحمی کرے۔

٦٦ ـ عن أبى هريرة قال: أبو ضمرة:لا أعلمُهُ الا عن البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكُمْ فان صلةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فى الأهلِ،مثراةٌ فى المالِ،منسأة فى الأثرِ.

(شرح السنة)

ترجمہ : ابوہریرہ سے ہے، انہوں نے کہا، ابوضمرہ نے بیان کیا، کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جانتا ہوں، حضور نے فرمایا: اپنے انساب کو خوب اچھی طرح جانو کہ جس کی وجہ سے تم اپنے رحموں کے ساتھ حسن سلکوک کرو۔ اس لیے کہ صلہ رحمی اپنوں میں محبت ہے، مال میں بڑھوتری ہے عمر میں رزق میں برکت ہے۔

٦٧ ـ عن ثوبان قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:ان الرجل ليُحرمُ الرِّزقَ بالذنبِ يُصِيبُهُ،ولا يرد القدر الا الدّعَاءُ،ولايزيدُ فى العُمُرِ الا البِرُّ.(النسائى وابن ماجه)

ترجمہ : ثوبان سے ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی رزق سے اس گناہ کے سبب محروم کردیا جاتا ہے جس کو وہ کرتا ہے، اور قدر نہیں ردہوتی مگر دعاء سے، اور عمر میں برکت نہیں ہوتی مگر والدین کی خدمت سے۔

ہر حال میں والدین کی اطاعت واجب

٦٨ ـوعن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنهُ ان رجلا أتاهُ فقال:إنَّ لی امرأةً،وانَّ أُمی تأمُرنی بطلاقھا؟فقال:سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول:الوالدُ أوسطُ ابواب الجنةِ،فان شئت فأضع ھذا الباب أو احفظهُ.(ابن ماجة والترمذی)

ترجمہ : ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہے، ایک شخص نے ان کے پاس آکر عرض کیا، میری ایک ہی بیوی ہے اور میری ماں مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے، تو ابودرداء نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے، والد جنت کے درمیانی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں، چاہے تو اس دروازے کو گرادے یا محفوظ کرلے۔

٦٩ ـوفی روایة:ان رجلا اتی أبا الدرداء،فقال:ان ابی لم یزل بی حتی زوَّجنی،وانه الآن یأمُرُنی بطلاقھا؟قال: ما أنا بالذی آمُرُك أن تَعقَّ والدیكَ،ولا بالذی آمُرُكَ أن تطلق امرأتك،غیرَ انك ان شِئتَ حدَّثتك بما سمعتُ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،سمعتهُ یقول: الوالدُأوسطُ ابواب الجنةِ،فحافظ علی ذلك البابِ ان شِئت أو دع.قال فأحسبُ عطاء.قال:فطلَّقَھا.(ابن حبان فی صحیحه)

ترجمہ : اورایک دوسری روایت میں ہے، ایک شخص نے ابودرداء سے

آکر عرض کیا کہ میرے باپ میری شادی کرنے کے لیے میرے پیچھے پڑ گئے، اور میری شادی کردی اور اب وہ مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دے رہے ہیں، اور درداء نے کہا میں وہ نہیں کہ تجھے حکم دوں کہ تو اپنے والدین کی نافرمانی کرے، اور نہ وہ کہ تجھے یہ حکم دوں کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے مگر تو چاہے تو میں تجھ سے وہ حدیث بیان کردوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، رسول اللہ کو فرماتے سنا: والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ والا دروازہ ہیں، اگر چاہو تو اس دروازہ کی حفاظت کرلو یا چھوڑ دو۔ راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ عطاء ہیں۔ ابودرداء نے کہا کہ انہوں نے طلاق دے دی۔

٧٠ ـوعن ابنِ عُمر رضی اللہ عنھما قال: کان تحتی امرأة أحبھا،وکان عُمرُ یکرھھا،فقال لی: طلقھا فابیتُ،فأتی عُمرُ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،فذکر ذلك له،فقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طلقھا(ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن حبان. (☆)عن بشربن الحارث قال: سأل رجل عبد اللہ بن المبارك فقال: ان أمی لم تزل تقول تزوج حتی تزوجت،فالأن قالت لی:طلقھا.فقال:ان کنت عملت عمل البر کله وبقی علیك ھذا فطلقھا،وان کنت تطلقھا وتأخذ فی مشاغبة أمك فتضربھا فلا تطلقُھا.(حلیة الأولیا لابی نعیم)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا میری ایک بیوی تھی جس سے میں بہت پیار کرتا تھا، اور عمر اس کو ناپسند کرتے تھے، عمر نے مجھ سے کہا اس کو طلاق دے دے تو میں نے انکار کر دیا، عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر سب ذکر کر دیا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے طلاق دے دے۔ ☆بشر بن الحارث سے ہے انہوں بیان کیا، ایک آدمی نے عبد اعلہ ابن المبارک سے پوچھا، انہوں کہا: میری ماں ہمیشہ کہتی رہتی ہے کہ شادی کرلو، یہاں تک کہ میں نے شادی کرلی، اب کہتی ہے اس کو طلاق دے، تو انہوں نے کہا اگر تجھے پورا نیکی کا کام کرنا ہے تو باقی بچا اس کو بھی کرلے، بیوی کو طلاق دے دے۔ اور اگر تم اپنی ماں کے جھگڑے میں پڑیگا تو اس کو ماریگا تو طلاق مت دے۔

والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک

۷۱۔وَعَنِ البراءَ بن عازِب رضی اللہ عنہما،عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال:الخالةُ بمنزلةِ الأُمّ.(الترمذی)

ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سانہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہے۔

۷۲۔وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال:أتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل فقال:انی اذنبتُ ذنبا عظیماً،فھل لی من توبة؟

فقال:ھل لك من ام؟قال: لا،قال: فھل لك من خالةٍ؟قال: نعم.قال:فبرھا.(الترمذی وابن حبان والحاکم،الا أنھما قالا:ھل لك والدان" بالتنبیة.)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے، اس نے عرض کیا۔ نہیں (وہ زندہ نہیں ہے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری خالہ زندہ ہے، اس نے عرض کیا۔ ہاں (وہ زندہ ہے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی خدمت کرو۔

۷۳۔وعن ابی أسید مالك بن ربیعة الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:بینما نحنُ جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاءَ رجل من بینی سلمة،فقال:یا رسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما به بعد موتھما؟قال:نعم الصلاة علیھما،والاستغفارُ لھما،وانفاذ عھدِھما من بعدِھما،وصلة الرحم التی لا توصل الا بھما واکرامُ صدیقِھما.(أبو داود وابن ماجة وابن،حبان،وزاد فی آخرة:قال الرجل:ماأکثر ھذا یا رسول اللہ وأطیبه:قال:"فاعمل به")

ترجمہ : ابو اسید مالک ابن ربیعہ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے، انہوں کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تبھی بنی سلمہ کا ایک شخص آ گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے کچھ رہ گیا ہے، کہ ان کے مرنے کے بعد میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ان کے لیے دعا کرنا اور ان کی اچھی تعریف کرنا، اوران کے لیے بخشش طلب کرنا، اوران کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا، اوران لوگوں سے صلہ رحمی کرنا کہ جن سے صرف ان ہی کی وجہ سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اوران کے دوستوں کا اکرام کرنا۔

یہ حدیث ترمذی ابن حبان اور حاکم کی ہے، مگر ابن حبان اور حاکم نے کہا، حضور نے فرمایا ھل لك والدان بالتنبیہ یعنی تیرے ماں باپ دونوں زندہ ہیں۔

٧٤۔عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان ابر البر ان یصل الرجل وُدَّ أبِیهِ.(مسلم)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

٧٥۔نذرت امرأة أن تَصُومَ شهراً،ولكنها ماتت قبل أن تَصوم ذلك الشَّهْرَ،فذهبتُ ابنتُها الى الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

قالت له:یا رسول الله،ان امی ماتت وعلیها صَومُ شهرٍ،أفَأصُومُ عنها؟فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:أرأيتِ لو كان على اُمُّكِ دَينٌ فقضيتِهِ أكان يؤدّى ذلك عنها؟ قالت:نعم .فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:فدين الله احق ان يقضى.فصومى عن أُمك.(مسلم)

ترجمہ : ایک عورت نے پورا مہینہ روزہ رکھنے کی نذر مانی، لیکن وہ اس مہینہ روزہ رکھنے سے پہلے مرگئی، اس عورت کی لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں مرگئی حالانکہ اس پر ایک مہینہ کے روزے نذر واجب تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھلوں، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا رائے ہے تمہاری۔ اگر تمہاری ماں پر دین ہوتا تم اس کو ادا کردیتی، کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہوتا، اس عورت نے عرض کیا (ہاں یعنی ہوجاتا) تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کا دین زیادہ حق رکھتا ہے، اس کو ادا کیا جائے تو تم اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔

٧٦۔عن عبد الله بن الزبير قال: جاء رجل من خثعم الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال:ان ابى أدرَكَهُ الا سلام وهو شيخٌ كبيرٌ لا يستطيع ركوب الرحلِ،والحج مكتوب عليه،أفَأَحجُّ عنه ؟ قال: أنتَ اكبرُ ولده؟قال:نعم،قال:أرأيت لو كان على أبيك دينٌ

فقضيته عنه أكان ذلك يجزى عنه،قال: نعم،قال:فاحجج عنه.(الامام أحمد)

ترجمه : عبداللہ ابن زبیر سے ہے،انہوں نے کہا قبیلہ خثعم سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ اسلام لا چکے ہیں، اور وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے، حالانکہ ان پر حج فرض ہے۔کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنے باپ کے بڑے بیٹے ہو،اس نے کہا،ہاں (میں بڑا بیٹا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا رائے ہے تمہاری اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تم اس کی طرف سے ادا کرنا کیا وہ اس کی طرف سے کافی ہوتا،اس نے کہا،ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کر۔

انبیاء و صالحین کا والدین کے ساتھ حسن سلوک

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا والدین کے ساتھ حسن سلوک

۱۔عن أبی هريرة رضی الله عنه قال:زار النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قبر أُمهٖ فبکی و ابکی من حوله فقال:استاذنت ربی فی أن استغفرَ لها فلم يؤذنْ لی،واستاذنته فی أن أزُورَ قبرها فَأذِنَ لی، فزُوروا القبور فانها تذكر الموت.

ترجمه : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی،خود روئے،اور اپنے پاس والوں کو رولایا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اس معاملہ میں اجازت چاہی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی،اور میں نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کے بارے میں اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی،تو تم قبروں کی زیارت کرو بیشک وہ موت یاد دلاتی ہے۔

(حاشيه:رواه مسلم:تنبيه: كتب د.احمد عمر هاشه تعليقا على هذا الحديث فيما يتعلق بوالدى المصطفىٰ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مايلى)

هذا الحديث،والحديث الذى رواه مسلم ايضا عن انس رضى الله عنه ان رجلا قال: يا رسول الله اين ابى؟فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:ان ابى و اباك فى النار "الجواب على ما جاء فيهما كالآتى:اولا:هذان الخبران من أخبار الآحاد التى تفيد الظن، كما قرر المحدثون والأصوليون والفقهاء.ثانيا:أن هذين الخبرين معارضان بالقرآن الكريم المتواتر والذى يفيد اليقين القطعى،حيث قال الله تعالىٰ:﴿وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا﴾وابواهُ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من أهل الفترة أى انهما كانا فى فترة بين رسولين،فلم تبلغهما دعوة الرسول السابق ولم

يعيشا حتى يبعث اللاحق والخاتم سيدنا محمد صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فالآية الكريمة ناسخة للحديثين،أو مسقطة لما عارضها
من أخبار الآحاد حتى ولو صحت نسبة هذه الأخبار من الوجهة
الفنية و من جهة الاصطلاح،وهذا هو رأى القسطلانى،ورأى
جمهور السلف من علماء هذه الأمة،واتفق جمهور علماء الأمة
على أن من مات و لم تبلغه الدعوة مات ناجيا_ثالثا:ان جمع آبائه
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وأمهاته محكوم بايمانهم،لم يدخلهم
كفر ولا رجس ولا عيب ولا شئى مما كان عليه أهل
الجاهلية.أخرج الترمذى من حديث العباس رضى الله عنه ان النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:"ان الله خلق الخلق فجعلنى فى
خير بيوتهم،فأنا خيرهم نفسا و خير هم بيتاً"واخرج أبو نعيم عن
ابن عباس رضى الله عنهما أن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
قال:"لم يزل الله ينقلنى من الأصلاب الطيبة الى الأرحام الطاهرة"
رابعا:ان قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحديث الثانى:"ان
ابى و أباك فى النار"قال العلماء ان المراد بالأب هنا هو العم وكان
من عادة العرب يطلقون على العم لفظ الأب لأنهما أخوان،فليس
المراد به فى الحديث والده،بل المراد به عمه....وقد سئل أبو
بكربن العربى امام المالكية عن رجل قال: ان أبويه صلى الله تعالىٰ

عليه وسلم فى النار؟فأجاب بأنه ملعون؛لقوله تعالىٰ:﴿ان الذين
يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والآخرة﴾قال:ولا أذى
أعظم من أن يقال ان اباه وامه فى النار. (د.احمد عمر هاشم)

ترجمہ : حاشیہ۔ یہ حدیث اور وہ حدیث جس کو مسلم نے انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا کہ ایک شخص آیا، اور کہا کہ یارسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ تو
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ جہنم میں ہے، ان
دونوں حدیثوں کے مندرجہ ذیل جواب ہے۔

اول تو یہ کہ یہ دونوں خبریں اخبار آحاد سے ہیں جو ظن کا فائدہ دیتی
ہیں، جیسا کہ محدثین، اصولین، اور فقہاء نے اصول مقرر فرمائے ہیں۔

دوسرے یہ دونوں خبریں قرآن کریم کے معارض ہیں جو کہ متواتر
ہے، اور اس کے جو یقین قطعی کا فائدہ دیتی ہے جیسا کہ اللہ نے (اور ہم
عذاب دینے والے نہیں ہیں، یہاں تک کہ کوئی رسول مبعوث فرمائیں.اور نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین اہل فترت میں سے ہیں یعنی وہ دونوں
اس زمانہ فترت سے ہیں، جو دو رسولوں کے درمیان ہے، انہیں نہ پہلے رسول
کی دعوت پہنچی، اور نہ بعد والے رسول اور خاتم سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے۔

پس آیت کریمہ دونوں حدیثوں کی ناسخ ہے یا آیت ساقط کرنے
والی ہے، اس کو جو اخبار آحاد سے اس کو معارض ہوا اگرچہ فنی اور اصطلاحی

حیثیت سے ان اخبار کی صحت ہو جائے ،اور یہ رائے امام قسطلانی کی ہے اور یہی رائے اس امت کے جمہور سلف کی ہے ،اور جمہور علماء امت نے اس بات بر اتفاق کیا ہے کہ جس کو دعوت نہ پہنچی اور وہ مر گیا تو وہ ناجی مرا۔

تیسرے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء کرام اور امہات عظام کے ایمان کا حکم دیا گیا ہے، نہ ان پر کفر داخل ہوا، نہ رجس، نہ عیب، نہ وہ چیز جس پر عہد جاہلیت کے لوگ تھے۔

ترمذی نے عباس کی حدیث سے نکالا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبائل کا انتخاب کیا تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر گھروں کا انتخاب کیا تو مجھے گھروں میں سے بہترین گھر میں رکھا، تو میں ذات کے اعتبار اور گھر کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

ابونعیم نے ابن عباس سے نکالا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا۔

چوتھے، دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ان ابی وباك فی النار ہے، علماء نے فرمایا کہ یہاں اب سے مراد چچا ہے، اہل عرب کی عادت سے ہے عم پر لفظ اپ کا اطلاق کرتے ہیں، اس لئے کہ عم و اب بھائی بھائی ہیں، حدیث میں اس سے مراد ان کے حقیقی والد نہیں بلکہ اس سے مراد عم ہیں۔

امام المالکیہ ابو بکر ابن العربی سے ایک شخص کے بارے میں استفتاء ہوا، جس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین جہنم میں ہے تو امام المالکیہ نے جواب دیا کہ وہ شخص جس نے یہ کہا ملعون ہے، اس پر قرآن سے دلیل دی ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ( )

ترجمہ: وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اللہ کو۔ اللہ نے ان پر دنیا وآخرت میں لعنت بھیج دی ہے۔

امام المالکیہ نے فرمایا ان ابا ہ وامه فی النار کہنے سے زیادہ بڑی تکلیف نہیں کوئی ہے۔

نوٹ: (اس مسئلہ کی تحقیق مزید امام ہمام سیدی اعلیٰ حضرت کے رسالہ شمول الاسلام میں ملاحظہ فرمائیں)

۲۔عن ابن بریدة عن أبیه رضی الله عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:قد کُنتُ نهیتکم عن زیارةِ القبورِ،فقد اُذِنَ لمحمد فی زیارةِ قبرِ اُمِّهٖ،فَزُورُوها فانها تذکّرُ الآخرةَ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا، بتحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی ماں کی قبر کے بارے میں اجازت دے دی گئی، تم قبور کی

زیارت کرو بیشک وہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

٣۔عن ابن عباس،قال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:"العباس منى و أنا منه"(رواه الترمذى)

ابن عباس سے ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے، میں عباس سے ہوں۔

٤۔عن ابنِ عَبّاسٍ قال: لما ماتت فاطمة اُمُّ على،ألبسها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميصهٗ،واضطجع معها فى قبرها،فقالوا:ما رَأيناك يا رسول الله صَنَعتَ هذا،فقال:انه لم يكن أحدٌ بعد أبى طالب ابرَّبى منها،انما ألبستُها قَمِيصى لتكسى من حلل الجنةِ،واضطجعتُ معها ليهوَّنَ عليها.(سير اعلام النبلاء للذهبى)

ترجمہ : ابن عباس سے ہے، انہوں نے کہا جب حضرت علی کی ماں کا انتقال ہو گیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قمیص علی کی ماں کو پہنا دی، اوران کے ساتھ ان کی قبر میں لیٹ گئے، صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جو ہم نے آپ کو کرتے دیکھا کیا ہے، رسول اللہ نے فرمایا: یہ وہ ہے کہ ابو طالب کے بعد ان سے زیادہ میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والا کوئی نہ تھا، میں نے تو اپنی قمیص اس لیے پہنا دی تا کہ ان کو جنت کے جوڑوں میں سے پہنایا جائے، اوران کے ساتھ اس لیے لیٹا تا کہ ان پر آسانی ہو۔

٧۔عن عمربن السائب انه بلغه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم كان جالسا يوما فأقبل ابوه من الرضاعة،فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه،ثم اقبلت امه فوضع لها شق ثوبه من جانبيه الآخر فجلست عليه،ثم اقبل اخوه من الرضاعة (☆)ابوه من الرضاعة هو الحارث بن عبد العزى السعدى زوج حليمة السعدية مرضعته وامه من الرضاعة.واخوه من الرضاعة هو و لدهما عبد الله بن الحارث (بذل المجهود)،فقام له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأجلسهُ بين يديهِ.(رواه ابو داود).

ترجمہ : عمر بن السائب سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ آگئے، تو رسول اللہ نے ان کے لیے اپنی چادر کا ایک حصہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی ماں آ گئی تو رسول اللہ نے ان کے لئے اپنی چادر کا دوسری جانب والا حصہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئیں، پھر آپ کے رضاعی بھائی آگئے، رسول اللہ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اوران کو اپنے پاس بٹھایا۔

٨۔وعن عائشة رضى الله عنها قالت:ماغرت على احد من نساء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ماغرت على خديجة رضى الله عنها،وما رأيتها قط،ولكن كان يكثر ذكرها،وربُّما ذبح الشاة،ثم يقطعها أعضاءً،ثم يبعثها فى صدائق خديجة،فربما قلت له: كان لم

يکن فی الدنیا الا خدیجة! فیقول:انها کانت و کانت،و کانت لی
منها ولد. متفق علیه.

وفی روایة وان کان لیذبحُ الشّاة،فیهدی فی خلائلها منها
مایسعهن.

وفی روایة کان اذا ذبح الشاة یقول:ارسلوا بها الی اصدقاء
خدیجة.

وفی روایة قالت:استاذنت هالة بنتُ خویلد أختُ خدیجة
علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم،فعرف استئذانَ خدیجة
علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،فارتاح لذلك فقال:
اللهم هالة بنت خویلدٍ.

قولها: "فارتاح" هو بالحاءِ،وفی الجمع بین الصحیحین
للحمیدی:"فارتاع" بالعین،ومعناه:اهتم به.(ریاض الصالحین)

ترجمہ : حضرت عائشہ سے انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بیویوں میں سے میں نے کسی پر وہ غیرت نہ کھائی جو غیرت میں نے خدیجہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کھائی، اور نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا، اور لیکن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے، اور جب کبھی بکری ذبح
کرتے پھر اس کی بوٹیاں کاٹتے، پھر اس کو خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیجتے۔
میں کسی موقع سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا،

خدیجہ کے علاوہ کوئی دنیا ہے، ہی نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے: بیشک وہی تھی، وہی تھی اور اس سے میری اولاد ہوئی۔

اور ایک روایت میں ہے اگر بکری ذبح کرتے تھے تو خدیجہ کی
سہیلیوں میں سے اس بکری سے ہدیہ بھیجتے جتنوں کو بھیج پاتے، اور ایک دوسری
روایت میں ہے جب بکری ذبح کرتے فرماتے: اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو
بھیجو۔ اور ایک روایت میں ہے خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی، تو رسول اللہ نے
خدیجہ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلبی
کے انداز کو پہچان لیا، اس لیے اہتمام کیا اور کہا، ہالہ بنت خویلد، اے اللہ
ہالہ بنت خویلد ہے۔

۹۔وعن ابی ذر رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم:انکم ستفتحون أرضا یذکر فیها القیراط.

وفی روایة: ستفتحون مِصرَ،وهی أرضٌ یسمی فیها
القیراط،فاستوصوا بأهلها خیرا،فانّ لهم ذمة ورحما.

وفی روایة:فاذا افتتحتموها،فأحسنوا الی اهلها،فان لهم
ذمة ورحما،أوقال:ذمة وصهرا.رواه مسلم.

قال العلماءُ:الرحم التی لهم کونُ هاجر ام اسماعیل صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم منهم(والصهر): کونُ ماریة ام ابراهیمَ ابن

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم منهم. (رياض الصالحين)

ترجمہ : ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم لوگ عنقریب ایک ایسی زمین فتح کروگے جس میں قیراط کا چلن ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے، عنقریب تم مصر فتح کروگے اور یہ وہ زمین ہے جس میں قیراط کا چلن ہے، اہل مصر کے ساتھ بھلائی کی وصیت کو قبول کرو۔ بیشک ان کے لئے ذمہ اور رحم ہے۔

دوسری روایت میں ہے، جب تم مصر فتح کروتو اس کے رہنے والوں کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرو۔ اس لیے کہ ان کے لیے ذمہ اور رحم ہے، یا یہ فرمایا ذمہ اور صہرا ہے علماء نے فرمایا رحم سے مراد یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ ان میں سے ہے۔

اور صہر سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں ماریہ ان میں سے ہے۔

انبیاء سابقین کا حسن سلوک

۱۰۔ابراهيم عليه السلام

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَبِيًّا. اذ قال لأبيه لِمَ تعبد مالا يسمع ولا يبصر ولا يغني عنك شيئا، يا أبتِ انی قد جاء نی من العلم ما لم ياتك فاتبعني أهدِك صراطا سويا يا أبتِ لا تعبد

الشيطان ان الشيطان كان للرحمن عصيا. يا أبتِ انی أخافُ أن يمسّكَ عذاب من الرحمن فتكون للشيطان وليا. قال أراغبٌ أنت عن آلهتي يا ابراهيم لئن لم تنته لأرجمنك واهجرني مليا. قال سلامٌ عليك سأستغفرُ لك ربي انه كان بي حفيا﴾ (مريم ۴۱-۴۷)

ترجمہ : اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو، بے شک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا، جب اپنے باپ سے بولا اے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے، جو نہ سنے، نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔ اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا، تو میرے پیچھے چلا آ۔ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں، اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن۔ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے، اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے۔ بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کرونگا، اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہوجا۔ کہا بس تجھے سلام ہے۔ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگونگا۔ (کنزالایمان)

﴿واغفر لأبي انه كانَ مِنَ الضّالّينَ﴾ (الشعراء ۸۶)

ترجمہ : اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہ ہے۔

۱۱۔ابراهيم وولده اسماعيل عليهما السلام

﴿فلمّا بلغ معه السعي قال يابني اني أرى في المنام أني أذبحُكَ

فانظر ماذا ترى.قال يا أبتِ افعل ماتؤمَرُ ستجدُني ان شاءَ الله من الصابرينَ.فلمَّا أسلَمَا وتلّه للجبين.وناديناه أن يا ابراهيم.قد صدّقتَ الرُّؤيا انا كذلك نجزى المحسنين.ان هذا لهو البلاء المبين. وفديناهُ بذبحٍ عظيمٍ﴾(الصافات ۱۰۲_۱۰۷)

ترجمہ : پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا، کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ، اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔ (کنزالایمان)

۱۲۔یوسف علیہ السلام

﴿فلَمّا دخلوا على يوسف اوى اليه ابويه وقال ادخلوا مصرَ ان شاء الله آمنين.ورفع أبويه على العرشِ﴾(يوسف ۹۹_۱۰۰)

ترجمہ : پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے، اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا، مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ، اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔

۱۳۔موسیٰ والخضر علیہما السلام

﴿فانطلقا حتى اذا لقيا غلاماً فقتله قال اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئاً نكرا﴾﴿وَاَمَّا الْغُلامُ فكان أبواهُ مؤمنين فخشينا أن يرهقهما طُغيانا و كفرا.فأردنا أن يبدلَهُما رَبُّهُما خيرا منه زكاة وأقرب رُحما﴾(الكهف ۷٤،۸۰_۸۱)

ترجمہ : پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا، اس بندہ نے اسے قتل کردیا، موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کردی، بے شک تم نے بہت بری بات کی۔ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے، تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔ (کنزالایمان)

فى الخير الطويل عن موسى والخضر عليهما السلام الذى رواه ابى بن كعب عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:فانطلقا حتى اذا لقيا غلمانا يلعبون.قال فانطلق الى أحدهم بادى الرأى(☆ أى انطلق اليه مسارعا الى قتله من غير فكر)(محمد فؤاد عبد الباقى صحيح مسلم)فقتله.فذعر عندها موسىٰ عليه السلام ذعرة منكرة.قال أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا...وأما الغلام فطبع يوم طبع كافرا.وكان أبواه

فانظر ماذا ترى. قال يا أبتِ افعل ماتؤمَرُ ستجدُنی ان شاءَ الله من الصابرینَ. فلمّا أسلَمَا وتلّه للجبین. وناديناه أن يا ابراهیم. قد صدّقتَ الرُّؤيا انا كذلك نجزی المحسنین. ان هذا لهو البلاء المبین. وفديناهُ بذبحٍ عظيمٍ﴾(الصافات ۱۰۲-۱۰۷)

ترجمہ : پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا، کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ، اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔ (کنزالایمان)

۱۲۔یوسف علیہ السلام

﴿فلمّا دخلوا علی یوسف اوی الیه ابویه وقال ادخلوا مصرَ ان شاء الله آمنین. ورفع أبويه علی العرشِ﴾(یوسف ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ : پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے، اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا، مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ، اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔

۱۳۔موسی والخضر علیهما السلام

﴿فانطلقا حتی اذا لقيا غلاماً فقتله قال اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئاً نكرا﴾﴿وَاَمَّا الْغُلَامُ فكان أبواهُ مؤمنين فخشينـا أن يرهقهما طُغيانا و كفرا. فأردنا أن يبدلَهُما ربُّهُما خيرا منه زكاة وأقرب رُحما﴾(الكهف ۷٤، ۸۰-۸۱)

ترجمہ : پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا، اس بندہ نے اسے قتل کر دیا، موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی، بے شک تم نے بہت بری بات کی۔ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے، تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔ (کنزالایمان)

فی الخبر الطويل عن موسى والخضر عليهما السلام الذی رواه ابی بن كعب عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: فانطلقا حتى اذا لقيا غلمانا يلعبون. قال فانطلق الى أحدهم بادی الرأی (☆ أی انطلق اليه مسارعا الى قتله من غير فكر) (محمد فؤاد عبد الباقی صحيح مسلم) فقتله. فذعر عندها موسىٰ عليه السلام ذعرة منكرة. قال أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا... وأما الغلام فطبع يوم طبع كافرا. وكان أبواه

قد عطفا عليه،فلو انه أدرك أرهقهما طغيانا و كفرا(☆)اى اضطر
هما الى الضلال والكفر وحملهما عليه حملا.)فأردنا أن يبدلهما
ربهما خيرا منه زكاة وأقرب رحماً(☆☆)رحمة لوالديه وبرا
بهما.)

ترجمہ : موسی اور خضر علیہما السلام سے طویل خبر میں ہے جس کو ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
موسی اور خضر علیہما السلام جا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ دونوں کچھ لڑکوں کے پاس پہنچے جو کھیل رہے تھے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ خضر علیہ السلام ان میں سے ایک کی طرف بغیر سوچے قتل کرنے کے لیے تیزی سے دوڑے اور اس کو قتل کر دیا، اس وقت موسی علیہ السلام کو سخت گھبراہٹ ہوئی، موسیٰ علیہ السلام نے گھبراہٹ میں کہا (اے خضر) تم نے بغیر جان کے بدلہ ایک پاک جان کو قتل کر دیا بیشک نہایت برا کام کیا، اور رہا نوجوان تو اس کے دل پر کافر ہونے کی مہر لگا دی گئی تھی جس دن مہر لگائی گئی حالانکہ اس کے ماں باپ اس پر بہت مہربان تھے، اگر وہ پاتا تو اپنے ماں باپ کو گمراہی اور کفر پر مجبور کرتا، اور ان کو اس پر ابھارتا۔ تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کے لیے اس سے بہتر پاک بدل دے اور والدین پر اس سے زیادہ مہربان اور ان کی خدمت کرنے والا ہو۔

۱٤۔عیسی بن مریم

﴿قال انی عبد الله آتانیَ الكتاب وجعلنی نبیا.وجعلنی مباركا أین ما كنت وأوصانی بالصلاةِ والزكاةِ مادُمْتُ حَیًّا.وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا.والسلام علی یوم ولدت و یوم أموت و یوم أبعث حیاً﴾(مریم۔ ۳۰۔۳۳)

ترجمہ : بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانیوالا (نبی) کیا، اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوۃ کی تاکید فرمائی، جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا، اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

۱۵۔یحیی بن زکریا علیهما السلام

﴿یایحی خذ الكتاب بقوة وآتیناه الحكم صبیا.وحنانا من لدنا وزكاة وكان تقیا.وبرا بوالدیه ولم یكن جبارا عصیا.وسلام علیه یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا﴾(مریم ۱۲۔۱۵)

ترجمہ : اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام، اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی، اور اپنی طرف سے مہربانی اور ستھرائی اور کمال ڈر والا تھا۔ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا، زبردست و نافرمان نہ تھا۔ اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

لیے نماز پڑھتا رہ۔ اے موسی میں نے تجھ کو
میری عبادت کر، اور میری یاد کے
اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ لوگوں پر برگزیدہ بنایا، تو لے جو میں
اور تو شاکرین میں سے ہو جا۔
تجھ کو دوں
اے موسی میں اللہ ہوں، نہیں کوئی معبود میرے سوا، تو میری عبادت
کر اور تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ اے موسیٰ میں اس کو پاک و صالح
نہیں بناتا، اور نہ اس پر رحم کرتا ہوں جو میرے نام کا جھوٹا حلف اٹھاتا ہے،
اے موسیٰ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان ایسے فیصلہ
کر جیسے کہ تو اپنی ذات اور اپنے اہل بیت کے لئے فیصلہ کرے۔
اے موسی بے شک جب بندہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اسے اس کی
ذات سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہوں۔ اے موسی۔ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا،
اور جیسا قرض دو گے ویسا دیئے جاؤ گے۔ اے موسی میرا شکر ادا کر اور اپنے
والدین کا۔ میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

۱۸۔ بلغنا أنّ الله تعالىٰ كلم موسى عليه السلام ثلاثة آلافٍ
وخمسمائة كلمة فكان آخرُ كلامه، يارب أوصني قال: أوصيك
بأمّكَ حُسنا. قال له سبع مرات، قال حسبي، ثمّ قال يا موسى ان
رضاها رضايَ وسخطها سخطي. (المستطرف)

ترجمہ: ہمیں یہ خبر پہونچی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار
پانچ سو باتیں کیں، آخری بات یہ تھی اے رب مجھے وصیت فرما۔ اللہ نے فرمایا

میں تجھے تیری ماں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، اللہ نے یہ بات
سات مرتبہ ارشاد فرمائی، موسیٰ نے عرض کیا مجھے کافی ہے، پھر اللہ نے ارشاد
فرمایا: اے موسی بیشک تیری ماں کی خوشی میری رضا ہے، اور اس کی ناراضگی
میری ناراضگی ہے۔

۱۹۔ قال موسى عليه السلام: يا رب أوصني. قال: أوصيك
بأمّكَ، حتى قال في التاسعة: أوصيك بأبيكَ. يا موسى من برّ والديه
كنتُ له وليا في الدنيا، وفي قبره مؤنسا، وفي الحشر رحيما، وعلى
الصراط دليلا، وفي الجنة محدثا، يكلمني وأكلمه بلاواسطةٍ. (نزهة
المحالس)

ترجمہ: موسی علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب مجھے وصیت فرما۔ اللہ
نے فرمایا: میں تجھے تیری ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، یہاں تک کہ
نویں مرتبہ میں کہا تجھے تیرے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔
اے موسیٰ جس نے اپنے والدین کی خدمت کی۔ تو دنیا میں میں اس
کا مددگار ہو جاتا ہوں، اور اس کی قبر میں اس کا مونس ہو جاتا ہوں، اور حشر
میں رحیم ہو جاتا ہوں، اور پل صراط پر دلیل ہو جاتا ہوں، اور جنت میں اس
سے باتیں کرنے والا کہ وہ مجھ سے اور میں اس سے بلا واسطہ باتیں کرتا
ہوں۔

۲۰۔ عن كعب قال: قال موسى عليه السلام حين ناجاه ربه تعالىٰ:

علیّ أمی،وهی راغبة،فاصل امی؟قال:نعم صلی أمّك.وفی روایة:
قدمت علی امی راغبة فی عهد قریب،وهی راغمة
مشرکة،فقلت:یا رسول الله ان امی قدمت علی،وهی راغمة
مشرکة افأصلها؟قال نعم:صلی أمّكِ.

(راغبة)أی طامعة فیما عندی تسألنی الا حسان الیها.
(راغفة)أی کارهة للاسلام.قیل کانت أمها من النسب.(البخاری ومسلم وابو داود)

ترجمہ : اسماء بنت ابی بکر سے ہے،انہوں نے بیان کیا میری ماں میرے پاس آئیں حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں مشرکہ تھیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفتاء کیا، میں نے عرض کیا۔میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ احسانا مجھ سے طلب کر رہی ہے، کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔اور ایک دوسری روایت میں ہے۔میری ماں میرے پاس عہد قریب میں آئی، بطور احسان مجھ سے مدد کی خواست گار ہوئی، حالانکہ وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے مشرکہ تھی، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں میرے پاس آئی ہے، حالانکہ وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے اور مشرکہ ہے، کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں، رسول اللہ نے فرمایا: ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

٢٣_عن عبد الله بن أبی أوفی قال: کُنّا جلوسا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشیة عرفة فی حلقة فقال:انا لا نحل لرجل أمسی قاطع رحم الا قام عنا،فلم یقم أحدٌ الا فتی کان فی أقصی الحلقة،فأتی خالتهُ،فقالت:ما جاء بك؟ماهذا عن أمركَ،فأخبرها بما قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،ثم رجع فجلس فی مجلسهِ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:"مالی لم ار أحداً من الحلقةِ غیرَكَ"فأخبره بما قال لخالته،وما قالت له،فقال:"اجلس فقد أحسنت،أما انه لا تنزلُ الرّحمةُ علی قوم فیهم قاطع رحم.(شرح السنة.)

ترجمہ : عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفۃ کی شام ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حلال نہیں جانتے اس شخص کے لیے جس نے رحم کو قطع کر کے شام کی، مگر یہ کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے، بس حلقہ سے کوئی نہ اٹھا مگر ایک نوجوان جو حلقہ کے ایک کنارے بیٹھا، تو وہ اپنی خالہ کے پاس آیا اس کی خالہ نے کہا کیا چیز ہے جو تجھے یہاں لیکر آئی ہے؟ یہ تمہارا معاملہ کیا ہے، اس نوجوان نے اپنی خالہ کو وہ بات بتاتی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی، پھر لوٹ گیا، اور مجلس میں بیٹھ گیا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تیرے علاوہ حلقہ سے کوئی نہیں اٹھا،

اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ سب بتایا جو اس نے اپنی خالہ سے کہا،
اور جو اس کی خالہ نے کہا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جا تم نے
اچھا کیا ہے۔ سنو، خبردار۔ اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں
کوئی رحم قطع کرنے والا ہو۔

۲۴۔عن عائشةَ رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم: "دخلت الجنة فسمعت فيها قِرأةً، فقلتُ من
هذا؟ قالوا: حارثة بن النعمان، كذلكم البِرُّ، كذلكم البِرُّ." (نفسه)
وفى رواية زاد: و كان أبرَّ النّاسِ بأمّه.

ترجمہ : عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس
میں قرأت سنی میں نے کہا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا؟ حارثہ ابن النعمان
ہیں۔ ایسی ہی تمہاری نیکی، ایسی ہی تمہارِی نیکی، اور ایک روایت میں اتنا
زیادہ ہے۔ اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی ماں کی خدمت کرتے تھے۔

۲۵۔ كانَ لجابربن عبد الله تسعة أخوة بنات، فلما أرادَ أن يتزوج
تزوج ثيباً، لتقوم على رعايةِ أخواته. فساله الرسول صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فقال له: أبكراً تزوّجت أم ثيبا؟ فقال بل ثيباً. فَقالَ: هلا
بكرا تلاعبُها وتلاعِبك. قال: انه ترك لى تسع اخوة فكرهت ان
أضيفَ اليهن مثلهنّ، وأردت أن تقوم عليهن. (شرح الترمذى لابن العربى)

ترجمہ : جابر بن عبداللہ کی نو بہن تھیں، جب انہوں نے شادی کا ارادہ کیا
تو شادی ثیبہ سے کی، تا کہ وہ ان کی بہنوں کی نگہبانی کا فریضہ انجام دے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: تم
نے شادی کنواری سے کی ہے یا غیر کنواری سے کی ہے، انہوں نے جواب دیا
ثیبہ سے یعنی غیر کنواری سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں
نہ کنواری سے کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ جابر بن عبداللہ نے عرض
کیا کہ انہوں نے میرے لیے نو بہنیں چھوڑی ہیں، تو میں نے ناپسند کیا کہ میں
انہیں کے مثل ان سے قریب کرلوں، اور میں نے تو یہ ارادہ کیا کہ وہ ان کی
نگہبانی کرے۔

۲۶۔ كان ابو هريرة رضى الله عنه اذا أرادَ أن يخرج من بيته وقف
على بابِ أُمهِ فقال: السلام عليكِ يا أمّاهُ وَ رحمة الله
وبركاته. فتقولَ: وعليك السلام ورحمة اللهِ وبركاته فيقولُ: رحمة
الله كما ربيتنى صغيرا. فتقولُ: رحمك الله كما بررتنى كبيراً.
واذا أراد أن يدخل صنع مثل ذلك. (التبصرة)

ترجمہ : ابو ہریرہ جب اپنے گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو ماں کے
دروازے پر کھڑے ہو کر عرض کرتے السلام عليك يا اماه ورحمة الله و
بركاته تو وہ جواب دیتی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر ابو ہریرہ کہتے
آپ پر اللہ کی رحمت ہو جیسے کہ بچپن میں آپ نے مجھے پالا، ابو ہریرہ کی ماں

کہتی اللہ تجھ پر رحم کرے جیسا کہ تو نے بڑے ہو کر میری خدمت کی، اور جب
گھر میں داخل ہوتے اسی طرح کرتے۔

۲۷۔قالت عائشة رضی الله عنها: كان رجلان من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أبرّ من كان فی هذه الامة بأمهما: عثمان بن عفان، وحارثة بن النعمان، رضی الله عنهم. أمّا عثمان فانه قال: ما قدمت أتأمّل وجه أمّی منذ أسلمتُ. وأما حارثة فكان يطعمها بيده، ولم يستفهمها كلاماً قط تأمره به حتى يسال من عندها بعد أن يخرج: ماذا قالت أمی. (التبصرة)

ترجمہ: حضرت عائشہ نے فرمایا: اس امت میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دو شخص اپنی ماں کی سب سے زیادہ خدمت کرنے والے تھے۔ ایک عثمان بن عفان، دوسرے حارثہ بن نعمان۔ رہی بات عثمان کی انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوں، مجھے یہ طاقت نہیں کہ میں اپنی ماں کے چہرہ کو نظر بھر کر دیکھوں، اور رہے حارثہ تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنی ماں کو کھلاتے تھے، اور کبھی اپنی ماں کی بات کو نہیں سمجھ پاتے کہ ماں انہیں حکم دیتی ہیں، تو نکلنے کے بعد اس سے معلوم کر لیتے جو ان کی ماں کے پاس ہوتے کہ میری ماں نے کیا کہا۔

۲۸۔دخل معاويةُ على ام المؤمنين عائشة فسلم عليها من وراء الحجابِ۔وذلك بعد مقتله حجرا بن عدی (☆) صحابی

شجاع، حارب مع علی بن أبی طالب، وكان مناوئا لبنی امية، فقبض عليه بالكوفة وسبق الى دمشق، حيث أمر معاوية بقتله.) واصحابه۔قالت له: أين ذهب عنك حِلمُكَ يا معاوية حين قتلت حجرا وأصحابه؟ فقال لها: فقدتُهُ حين غاب عنی من قومی مثلكِ يا أمّاه. ثم قال لها: فكيف بری بكِ يا أمه؟ فقالت: انك بی لبار. فقال: يكفينی هذا عند الله. (البداية والنهاية)

ترجمہ: معاویہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس آئے، اور پردہ سے سلام کیا، اور معاویہ کا یہ واقعہ حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کرنے کے بعد کا ہے۔

ام المؤمنین عائشہ نے معاویہ سے کہا، اے معاویہ تمہاری بردباری اس وقت تم سے کہاں چلی گئی تھی جب تم نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا۔ معاویہ نے جواب دیا اے ماں میں نے اپنی بردباری کو اس وقت کھو دیا تھا جب مجھ سے میری قوم کی تم جیسی غائب ہو گئیں تھیں۔ پھر معاویہ نے کہا اے ماں تمہارے ساتھ میرا سلوک کیسا ہے، عائشہ ام المؤمنین نے کہا تم میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہو۔ معاویہ نے کہا یہ میرے لیے اللہ کے پاس کافی ہے۔

۲۹۔وعن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما أنّ رجلا من الأعراب لقيهُ بطريق مكة، فسلم عليه عبد الله بن عمرو، حملهُ على حمار كان يركبه، وأعطاه عمامة كانت على

رأسهِ،قال ابن دينار:فقلنا له:أصلحك الله انهم الأعرابُ وهم يرضون باليسيرِ فقال عبد الله بن عمر:ان ابا هذا كان ودا لعمر بن الخطاب رضى الله عنه واني سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:"ان ابرّ البر صلةُ الرجل أهل وُدّ أبيه.

وفى رواية عن ابن دينار عن ابن عمر انه كان اذا خرج الى مكة كان له حمارٌ يتروّحُ عليه اذا مل ركوب الرّاحلةِ.وعمامة يشد بها رأسهُ،فبينا هو يوما على ذلك الحمار اذ مربه أعرابى،فقال:الست فلان بن فلان؟قال: بلى.فأعطاء الحمار،فقال: اركب هذا،وأعطاهُ العمامةَ وقال:اشدد بها رأسكَ،فقال له بعضُ أصحابه:غفر الله لَكَ أعطيتَ هذا الاعرابى حمارا كنت تروّحُ عليه،وعمامة كنت تشد بها رأسكَ؟فقال:انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:"ان من ابرّ البرّ أن يصلَ الرجلُ أهلَ ودّ أبيه بعد أن يولى "وانّ أباهُ كان صديقاً لعمر رضى الله عنه.

ترجمه : عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، کہ اعراب میں سے ایک شخص ان کو مکہ کے راستہ میں ملا، عبداللہ بن عمر نے ان کو سلام کیا، اور اس کو اپنی سواری کے گدھے پر بیٹھا لیا، اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دے دیا، ابن دینار نے کہا۔ہم نے عبداللہ ابن عمر سے کہا اصلحک اللہ اللہ تمہیں درست رکھے۔یہ اعراب ہیں، یہ تو تھوڑے سے

خوش ہو جاتے ہیں۔تو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ ان کا باپ عمر بن الخطاب سے محبت کرتا تھا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بہترین حسن سلوک یہ ہے کہ اپنے باپ کے دوست کے اہل سے صلہ رحمی کرے، اور ابن دینار کی دوسری روایت میں ہے جو ابن عمر سے مروی ہے۔

ابن عمر جب مکہ کا سفر کر رہے تھے، ان کا ایک گدھا ہوتا جس پر وہ سوار ہو کر لمبا سفر طے کرتے، اور ایک عمامہ ہوتا تھا جس سے وہ اپنے سر کو باندھتے تھے، اسی دوران سفر مکہ میں ایک دن وہ گدھے پر تھے، اچانک ایک اعرابی ان کے پاس سے گزرا، تو ابن عمر نے کہا کیا تم فلاں ابن فلاں نہیں ہو؟ اس اعرابی نے جواب دیا کیوں نہیں۔(یعنی فلاں ابن فلاں ہوں) تو ابن عمر نے اس کو اپنا گدھا دیکر کہا اس پر سوار ہو جاؤ، اور اس کو اپنا عمامہ دیکر کہا اس سے اپنے سر کو باندھ لو۔ان کے بعض ساتھیوں نے کہا۔اللہ تمہیں بخشے تم نے اس اعرابی کو ایسا گدھا دے دیا جس پر تم سفر کرتے تھے، اور وہ عمامہ دے دیا جس سے تم اپنا سر باندھتے تھے، تو ابن عمر نے جواب دیا کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست سے صلہ رحمی کرے اور بے شک اس کا باپ عمر کا دوست تھا۔

۳۰۔عَن أبى عبدِ الرحمن قال: كان رجلٌ منا برّا بوالديهِ فأمَرَاهُ أو أمَرَهُ أحَدُهُما أن يتزوج،فوقع بين أمّه وبين امرأته شرٌّ،ووافقه

[illegible] عن أبي عبد الرحمن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] أوسط أبواب الجنة فحافظ [illegible]

تعالى عليه وسلم [illegible]

وضيع [illegible]

[illegible] أبو الدرداء (شرح السنة)

[illegible] أوسط أبواب الجنة [illegible]

ترجمہ : ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم میں سے ایک شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا تھا اس کے والدین نے یا ان میں سے ایک نے اس کو تنگی کرنے کا حکم دیا یعنی اس کی ماں میں اور اس کی بیوی میں رنجش ہو گیا اس شخص نے اپنی بیوی کی موافقت کی تو اس کی ماں نے کہا اس کو طلاق دے اس شخص کو اپنی بیوی کو طلاق دینا بھی سخت لگا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنا بھی سخت لگا راوی نے کہا اس وقت اس شخص نے ابو الدرداء کے پاس جا کر سارا قصہ بیان کیا ابو الدرداء نے کہا نہ تو میں تجھے بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس کی نافرمانی کرنے کا حکم دیتا ہوں، لیکن تم چاہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے "والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہیں، اب تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو یا ضائع کردو۔ اس شخص نے کہا میں تم کو گواہ بنا

[illegible] کہ وہ مطلقہ ہے [illegible] اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

ترمذی نے کہا: یہ حدیث [illegible] ہے۔

[illegible] في صحفة [illegible] أن تسبق [illegible]

[illegible] (المستطرف)

ترجمہ : علی بن حسین سے عرض کیا گیا تم لوگوں میں سب سے زیادہ نیک ہو، حالانکہ تم ایک رکابی میں اپنی ماں کے ساتھ نہیں کھاتے، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ میرا ہاتھ اس طرف بڑھے جس طرف میری ماں کی نظر بڑھ چکی ہے، تو میں اپنی ماں کی نافرمانی کرنے والا ہو جاؤں۔

صالحین کا والدین کے ساتھ نیکی کا نمونہ

۳۲۔ محمد بن سیرین

عن حفصة بنت سيرين قالت: كان محمد بن سيرين اذا دخل على أمه لم يكلمها بلسانه كله تخشعا لها.

عن ابن عون قال: دخل رجل على محمد وهو عند أمه فقال: ما شأن محمد؟ يشتكي شيئا؟ فقالوا: لا ولكن هكذا يكون اذا كان عند أمه. (صفة الصفوة)

ترجمہ : حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، کہ محمد بن

سیرین جب اپنی ماں کے پاس آتے زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، یہ سب ماں کے خشوع کے لیے تھا۔

ابن عون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، ایک شخص محمد ابن سیرین کے پاس اس وقت آیا جب وہ اپنی ماں کے پاس تھے، اس نے کہا محمد کا کیا حال ہے، کیا کوئی تکلیف ہے، لوگوں نے کہا نہیں، لیکن جب یہ اپنی ماں کے پاس ہوتے ہیں ان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

۳۳.حجر بن عدیّ

کان حجر بن عدی یلتمس فراش أمه بیده فیتهم غلظ یده، فینقلب علیه علی ظهره،فاذا أمن أن یکون علیه شئی أضجعها.(التبصرة)

ترجمہ : حجر ابن عدی اپنی ماں کے بستر کو اپنے ہاتھ سے بچھاتے، پھر اس پر اپنی پیٹھ کے بل لیٹتے اور جب اس پر کسی چیز کے ہونے سے مطمئن ہو جاتے تو پر اس بر ماں کو لٹاتے۔

۳۴.ظبیان بنُ علی:

وکان ظبیان بن علی من ابرّ الناس بامهِ،فباتت لیلة وفی صدرها علیه شئی فقام علی رجلیه قائما یکره أن یوقظها ویکره أن یقعد،حتی اذا ضعف جاء غلامان من غلمانه فما زال معتمدا علیهما حتی استیقظت من قبلِ نفسها.(التبصرة)

ترجمہ : ظبیان بن علی لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی ماں کی خدمت

کرتے، ایک رات وہ سو گئیں اور ان کی طرف سے ماں کے دل میں کچھ تھا ظبیان بن علی اپنے پیروں پر کھڑے رہے، ماں کو جگانا بھی ناپسند کیا اور بیٹھنا بھی ناپسند کیا، یہاں تک کہ ان کو کمزوری ہوئی، ان کے بیٹوں میں سے دو بیٹے آ گئے، مگر وہ ایسے ہی پیروں پر کھڑے رہے، یہاں تک وہ خود سے جاگ گئی۔

۳۵.محمد بن المنکدر

وکان محمد بن المنکرر یضع خده علی الأرض ثم یقول الأمه:ضعی قدمك علیه.

ترجمہ : محمد بن المنکر اپنے گال کو زمین میں رکھتے، پھر اپنی ماں سے کہتے تم اپنا پیر اس پر رکھو۔

۳۶.ابن عون

عن ابن عون أن أمه نادته فأجابها،فعلا صوته علی صوتها فأعتق رقبتین.(نفسه)

ترجمہ : ابن عون کو ان کی ماں نے بلایا، تو انہوں نے جواب دیا، جواب دینے میں آواز بلند ہو گئی تو انہوں نے دو غلام آزاد کئے۔

۳۷.کهمس الدّعّاء

کان کهمس ابر شئی بأمه،وکان یکسح البیت ویخدم أمه،فأرسل سلیمان بن علی الهاشمی الیه بصرّة وقال:اشترِ بها خادما لأمّك،لانه کان مشغولا بخدمتها،فأراده علی أن یأخذها

فأبى،فألقاها فى البيت،فأخذها وخرج يتبعه حتى دفعها اليه.

قال غسان بن المفضل حدثنى رجل من قريش قال: كان كهمس الدّعاء يعمل فى الجص كل يوم بدانقين،فاذا أمسى اشترى به فاكهة،فأتى بها الى أُمّهِ.

عن عبد الله محمد القرشى قال:حدثنى شيخ من بنى نصير قال: كان عمروبن عبيد يأتى كهمسا يسلم عليه ويجلس عنده هو وأصحابه،فقالت له أمه انى أرى هذا و أصحابه وأكرههم وما يعجبونى فلا تجالسهم.قال:فجاء اليه عمر و وأصحابه فأشرف عليهم فقال:ان أمى قد كرهتك وأصحابك فلا تأتونى.(حلية الأولياء)

ترجمه : کھمس الدعاء اپنی ماں کے بہت بڑے خدمت گزار تے۔اپنی ماں کی خدمت کرتے سلیمان بن علی الھاشمی نے ایک تھیلی ان کے پاس بھیجی، اور کہا اس سے ماں۔کے لیئے خادم خرید لو، اس لیے کہ کھمس اپنی ماں کی خدمت میں مشغول رہتے، تھیلی لانے والے نے سوچا تھا کہ وہ اس کو لے لیں گے، مگر انہوں نے انکار کر دیا۔تھیلی لانے والے نے تھیلی گھر میں ڈالدی کھمس نے اس کو لیا اور اس کے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ تھیلی اس کو دے دی۔

غسان ابن مفضل نے کہا کہ قریش میں سے ایک آدمی نے مجھ سے

بیان کیا کہ کھمس الدعاء ہردن جونے میں دوذانق پر مزدوری کرتے تھے، جب شام ہوتی تو اس سے پھل خرید کر ماں کی خدمت میں لاتے۔

عبداللہ محمد القرشی سے ہے، انہوں نے کہا بنی نضیر کے ایک شیخ نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتا ہے: عمرو بن عبید کھمس کے پاس آتے تھے، کھمس کو سلام کرتے تھے، عمرو بن عبید اور ان کے ساتھی کھمس کے پاس بیٹھ جاتے۔ کھمس کی ماں نے کہا میں عمرو بن عبید کو اور اس کے اصحاب کو دیکھتی ہوں، اور ان کو ناپسند کرتی ہوں اور مجھے یہ اچھے نہیں لگتے تم ان کو نہ بیٹھانا۔راوی کہتا ہے عمرو بن عبید اور اس کے ساتھی کھمس کے پاس آئے تو وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر بولے کہ میری ماں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ناپسند کرتی ہے، تم لوگ میرے پاس نہ آنا۔

۳۸۔محمد بن المنکدر.

عن عبد الله بن المبارك قال:قال محمد بن المنكرر:بات عمر يعنى أخاه۔يصلى،وبت أغمز رجل أمى (☆أى يكسبها بيده) ،وما أحِبُّ أن ليلتى بليلته.(صفة الصفوة.)

ترجمه : عبداللہ بن المبارک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن المنکر ر نے بیان کیا، ان کا بھائی عمر رات بھر نماز پڑھتا اور میں رات بھر اپنے ہاتھ سے ماں کے پیر دباتا، اور میں پسند نہیں کرتا تھا کہ میری رات اس کی

رات کے جیسی ہو۔

۳۹۔الفضل بن یحی(☆☆)

قال المأمون:لم أرَأحداً أبرّ من الفضل بن یحییٰ بأبیه،بلغ من برہ له أنه کان لا یتوضا الا بماء سخن،فمنعهم السجان من الوقود فی لیلة باردة،فلما أخذیحییٰ مضجعه قام الفضل الی قمقم نحاس فملأہ ماء وأدناہ من المصباح فلم یزل قائما وهو فی یدہ الی المصباح حتی استیقظ یحییٰ من منامه.(المستطرف)

ترجمہ : مامون رشید نے بتایا:فضل بن یحیٰ سے زیادہ اپنے باپ کی خدمت کرنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا،اپنے والد کی خدمت کرنے کا۔ ان کا ایک واقعہ ہے کہ یحیٰ گرم پانی سے وضو کرتے تھے،جیلر نے ان دونوں کو ٹھنڈی رات میں آگ جلانے سے منع کر دیا۔جب یحیٰ اپنے بستر پر سوگئے تو فضل نے اٹھ کر پیتل کا برتن لیا۔اس میں پانی بھرلیا اور اس کو چراغ سے قریب کیا۔ہاتھ میں برتن لیکر چراغ سے قریب کرکے کھڑے رہے، یہاں تک کہ یحیٰ نیند سے بیدار ہوگئے۔

۴۰۔أبویزید البسطامی

قال أبو یزید البسطامی رضی الله عنه:طلبت أمی ماءً فجئتها به فوجدتهانائمة،فقمت أنتظر یقظتها فلما استیقظت قالت أین الماء فأعطیتها الکوز،و کان قد سال الماء علی اصبعی،فجمد

علیها الماء من شدة البرد،فلما أخذت الکوز انسلخ جلد اصبعی،فسال الدم فقالت ما هذا؟فأخبرتها فقالت:اللهم انی راضیة عنه،فارضَ عنه.قال أبویزید:کنت ابن عشرین سنة فدعتنی أمی للنوم معها لیلة من اللیالی،وقد تعلق قلبی بقیام اللیل،فأجبتها،فجعلت یدی تحتها والأخری أمدّها علی ظهرها وأقرأ﴿قل هو الله أحد﴾فخدرت یدی فقلتُ الیدُلی،وحق الوالدة لله،فصبرت علی ذلک کله حتی طلع الفجر،وقد قرأت﴿قل هو الله أحد﴾أحد عشر ألف مرة.(نزهة المجالس)

ترجمہ : ابویزید بسطامی نے بیان کیا،میری ماں نے پانی مانگا میں پانی لیکر آیا تو ان کو سویا ہوا پایا،میں کھڑا ہو کر ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا، جب وہ جاگیں معلوم کیا پانی کہاں ہے،میں نے پانی کا پیالہ پیش کردیا۔اور تھوڑا سا پانی میری انگلی پر بہہ گیا تھا،ٹھنڈی سردی کی شدت سے پانی میری انگلی پر جم گیا تھا، جب انہوں نے پیالہ لیا میری انگلی کی کھال اکھڑ گئی،خون بہہ نکلا، ماں نے کہا یہ کیا ہے، میں نے ان کو بتایا تو انہوں نے کہا: اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا۔

ابویزید نے بیان کیا، میں بیس سال کا تھا میری ماں نے مجھے ایک رات اپنے ساتھ سونے کے لیے بلالیا، میں نے قبول کرلیا حالانکہ میرا دل قیام اللیل میں لگا، میں نے ایک ہاتھ ان کے سر کے نیچے رکھا، اور دوسرا ہاتھ

ان کی کمر پر دراز کرلیا،اورقل ھو اللہ احد پڑھتا رہا، میرا ہاتھ سو گیا، میں نے کہا: ہاتھ میرے لئے ہے، والدہ کا حق اللہ کے لیے، میں نے اس سب پر صبر کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میں نے (اس دوران) گیارہ ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی۔

٤١.الکتانی

استأذن الكتانى أمه فى الحج مرة فَأَذِنَت له، فخرج، فأصاب ثوبَهُ البول فى البادية،فقال:ان هذا الخلل فى حالىي،فانصرف فلما دق بـاب داره؛أجـابتـه أمـه،ففتحت...فـرآهـا جـالسة خلف الباب،فسألها عن سبب جلوسها فقالت:مُذ خرجت؛ اعتقدت أن لا أبرح من هذا الموضع حتى أراك.(الرسالة القشيرية.)

ترجمہ : کتانی نے ایک مرتبہ اپنی ماں سے حج کے لیے اجازت چاہی، انہوں نے اجازت دے دی۔ وہ چلے گئے جنگل میں ان کے لڑکے کو پیشاب لگ گیا، انہوں نے کہا یہ میرے حال میں یہ خلل ہے۔ لوٹ آئے، جب دروازہ کھٹکھٹایا ان کی ماں آئیں، اور دروازہ کھول دیا کتانی نے ماں کو دروازے کے پیچھے بیٹھا دیکھا، کتانی نے ماں کے بیٹھنے کا سبب پوچھا، ماں نے جواب دیا جب سے تم نکلے ہو میں نے سوچ لیا تھا کہ اس جگہ سے نہ ہٹوں گی یہاں تک کہ تجھے دیکھ لوں۔

٤٢.الفرغانی

حكى أن الفرغانى كان يخرج كل سنة للحج،ويمر بنيسابور،ولا يدخل على أبى عثمان الحيرى.قال:فدخلت عليه مرة،وسلمت،فلم يرد على السلام،فقلت فى نفسى:مسلم يدخل عليه ويسلم عليه فلا يرد السلام؟فقال أبو عثمان:مثل هذا يحج،ويدع أمه لا يبرّها.

قال الفرغانى:فرجعت الى فرغانة،ولزمتها حتى ماتت.(الرسالة القشيرية)

ترجمہ : حکایت۔فرغانی ہر سال حج کے لیے جاتے اور نیشاپور سے گزرتے، اور ابو عثمان الحیری کے پاس نہ جاتے۔فرغانی نے کہا ایک مرتبہ میں ابو عثمان کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے دل میں کہا مسلمان ان کے پاس آتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے یہ جواب نہیں دیتے، تو ابو عثمان نے کہا ان جیسا آدمی حج کرتا ہے، اور اپنی ماں کو چھوڑ دیتا ہے، اس کی خدمت نہیں کرتا۔فرغانی نے کہا تو میں فرغانہ لوٹ گیا، اور اپنی ماں کی خدمت کرنے لگا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔

صلہ رحمی و نافرمانی کے بارے میں اقوال صالحین

١۔عن اسحاق بن سعید قال: حدّثنی أبی قال: کنت عند ابن عباس، فأتاه رجل، فسأله: من أنت؟ قال: فمت له برحم بعیدة، فألان له القولَ، فقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "اعرفوا أنسابکم تصلوا أرحامکم، فانه لا قرب بالرحم اذا قطعت، وان کانت قریبة، ولا بُعْدَ بها اذا وُصلت وان کانت بعیدة. (شرح السنة)

ترجمہ : اسحاق بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا میں ابن عباس کے پاس تھا، ابن عباس کے پاس ایک آدمی آیا اس سے ابن عباس نے پوچھا تم کون ہو؟

٢۔عن عمر أنه قال: من أحب أن یصل أباه فی قبره، فلْیصل اخوان أبیه بعدَهُ. (شرح السنة)

ترجمہ : عمر سے بے شک انہوں نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اپنے باپ سے قبر میں صلہ رحمی کرے، اس کے مرنے کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے۔

٣۔عن علی بن أبی طالب قال: احذروا دعاء الوالدین، فان فی دعائهما النماء والانجبار، أو الاستصال والبوار. (التوابین للمقلس)

ترجمہ : علی بن طالب سے ہے، انہوں نے فرمایا والدین کی دعا سے بچو اس لیے کہ ان کی دعاؤں میں برکت اور ترقی ہے، اور استصال اور بوار ہے۔

٤۔عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی الله عنهما أنه أتاه رجل فقال: انی خطبت امرأة فابت أن تنکحنی، وخطبها غیری فأحبّت أن تنکحه، فغرت علیها فقتلتها، فهل من توبة؟ قال: أمك حیة؟ قال: لا قال: تب الی الله عز و جل، وتقرب الیه ما استطعت. فسألت ابن عباس: لم سألته عن حیاة أمه؟ قال: انی لاأعلم عملا أقرب الی الله عزّ و جل من برّ الوالدة. (التبصرة)

ترجمہ : از عطاء ابن یسار از ابن عباس کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا، میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تھا، اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور میرے علاوہ دوسرے نے نکاح کا پیغام دیا تو اس عورت نے اس سے نکاح کرنا منظور کرلیا۔ مجھے اس عورت پر غیرت آئی میں نے اس کو قتل کر دیا۔ کیا میرے لیے توبہ ہے؟ ابن عباس نے کہا، کیا تیری ماں زندہ ہے، اس نے جواب دیا۔ نہیں وہ زندہ نہیں ہے۔ ابن عباس نے کہا تو عزوجل کی طرف رجوع کر اللہ سے توبہ کر، جہاں تک ہو سکے اللہ سے قریب ہو جا۔ میں نے ابن عباس سے پوچھا تم نے اس کی ماں کی حیات کے بارے میں کیوں پوچھا۔ انہوں نے کہا میں والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے زیادہ اللہ کے قریب کرنے والا عمل کوئی اور نہیں جانتا۔

٥۔سُئِلَ ابن عباس رضی الله عنهما عن أصحاب الأعراف من هم وما الأعراف؟ فقال: أما الأعراف فهو جبل بین الجنة والنار، وانما

سمّيَ الأعراف لأنه مشرفٌ على الجنة والنار، وعليه أشجار وثمار وأنهار وعيون، وأما الرجال الذين يكونون عليه، فهم رجال خرجوا الى الجهاد بغير رضا آبائهم وأمهاتهم فقتلوا في الجهاد، فمنعهُم القتلُ في سبيل الله عن دخول النار، ومنعهُم عقوق الوالدين عن دخول الجنة، فهم على الأعراف، حتى يقضي الله فيهم أمره. (الكبائر)

ترجمه : ابن عباس سے اصحاب اعراف کے بارے میں معلوم کیا گیا کون ہیں، اور اعراف کیا ہے، انہوں نے بتایا اعراف تو جنت اور دوزخ کے بیچ ایک بڑا پہاڑ ہے، اور اس کا نام اعراف اس لیے رکھا گیا کہ وہ جنت اور جہنم پر نگراں ہے، اور اس پر درخت، پھل، نہریں اور چشمیں ہیں، اور رہے وہ لوگ جو اس پر رہیں گے تو وہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کی رضا کے بغیر جہاد کے لیے نکلے اور جہاد میں شہید ہو گئے، اللہ کی راہ میں شہادت نے ان کو جہنم میں داخل ہونے سے روک دیا، جنت میں داخل ہونے سے ان کو ماں باپ کی نافرمانی نے روک دیا، بس وہ اعراف پر ہیں یہاں تک کہ اللہ ان کے بارے میں اپنا حکم دے۔

٦۔ سُئِلَ کعب الأحبار عن عقوق الوالدين ما هو؟ قال: هو اذاقسم عليه أبوه أو أمه لم يبر قسمهُما، وإذا أمراه بأمرٍ لم يطع أمرهما، وإذا سألاه شيئا لم يعطهما، وإذا ائمناه خانهما. (الكبائر)

ترجمه : کعب احبار سے والدین کی نافرمانی کے بارے میں پوچھا گیا کیا

ہے وہ، تو انہوں نے جواب دیا کہ جب اس کے باپ یا ماں اس پر قسم کھالیں ان کی قسم کو پورا نہ کریں۔ اور جب وہ کسی بات کا حکم دیں، ان کے حکم کو نہ مانے اور جب اس سے کچھ طلب کریں نہ دے، اور جب اس کے پاس وہ امانت رکھیں اس میں خیانت کرے۔

٧۔ وقال أبو هريرة لرجل وهو يعظهُ في بر أبيه: لا تمشِ أمام أبيك، ولا تجلس قبلهُ، ولا تدعهُ باسمهِ. (شرح السنة.)

ترجمه : ابو ہریرہ نے ایک آدمی سے اس کے باپ کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اپنے باپ کے آگے مت چل۔ اس سے پہلے مت بیٹھ، اور اپنے باپ کا نام لیکر مت بلا۔

٨۔ قال علي بن الحسين (زين العابدين) رضي الله عنه لبعض بنيه: يابني ان الله رضيني لك ولم يرضك لي، فأوصاك بي، ولم يوصني بك. عليك بالبر، فانه تحفة كبيرة. (علي زين العابدين للدكتور عبد الحليم محمود)

ترجمه : امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بعض بیٹوں سے کہا، اے میرے بیٹے اللہ نے مجھے تیرے لیے راضی کر دیا، اور تجھے میرے لیے راضی نہیں کیا، اللہ نے تجھے میرے واسطے وصیت کی اور مجھے تیرے واسطہ وصیت نہیں کی، تجھ پر خدمت واجب ہے اس لیے کہ یہ بڑا تحفہ ہے۔

٩۔ سئل الحسن: ما بر الوالدين؟ قال: أن تبذل لهما ما

ملکت، وتطیعهما فیما أمراك، مالم یکن معصیة، قیل: فما العقوق؟ قال: أن تهجرهما وتحرمهما، ثم قال: أمَا علمت أن نظرك فی وجوه والدیك عبادة، فکیف بالبر بهما. (شرح السنة)

ترجمہ : حسن بصری سے پوچھا گیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے فرمایا جس کا تو مالک ہے ان پر خرچ کر، اور جس کا تجھے حکم دیں اس بات میں ان کی اطاعت کر۔ جب تک کہ وہ معصیت نہ ہو، پوچھا گیا نافرمانی کیا ہے جواب دیا تو ان کو چھوڑ دے اور ان کو محروم کر دے۔ پھر فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں تیرا اپنے والدین کے چہرے دیکھنا عبادت ہے، تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا کیسا ہے۔

۱۰۔وقال عروة بن الزبیر: مابر والده من سد الطرق الیه. (شرح السنة)

ترجمہ : عروہ ابن الزبیر نے فرمایا، اس نے اپنے والد کی خدمت نہ کی جس نے ان کے راستے بند کر دیئے۔

۱۱۔وقال ابن محیریز: من مشی بین یدی أبیه فقد عقه، الا أن یمیط له الأذی عن الطریق، وان کناه أو سماه باسمه، فقد عقه، الا أن یقول یا أبه. (شرح السنة)

ترجمہ : ابن محیریز نے فرمایا: جو شخص اپنے والد کے ساتھ چلا، بے شک اس نے والد کی نافرمانی کی مگر یہ کہ والد کے لیے راستہ سے تکلیف دینے والے چیز کو ہٹانے کے لیے آگے چلا ہو۔ اور اگر اپنے والد کو کنیت سے یا ان

کے نام سے پکارے تو اس نے والد کی نافرمانی کی مگر یہ کہے ابا جان۔

۱۲۔وقال طاووس: من السنة أن یوقّر أربعة: العالم، وذو الشیبة، والسلطان، والوالد، ومن الجفاء أن یدعو الرجل والده باسمه. (شرح السنة)

ترجمہ : طاووس نے کہا۔ یہ بات سنت سے ثابت ہے کہ چار کی تعظیم کی جائے۔ عالم باعمل۔ بادشاہ اسلام، اور والد، اور ظلم ہے کہ آدمی اپنے باپ کو ان کے نام سے پکارے۔

۱۳۔لما مات أبو یزید البسطامی رحمه الله تعالیٰ رآه بعض أصحابه فی المنام وهو یطیر فی الحنان ویسبح الرحمن. فقال له: بم وصلت الی هذه المنزلة. قال: ببر الوالدین، والصبر علی الشدائد. (نزهة المجالس)

ترجمہ : جب ابو یزید البسطامی کا انتقال ہو گیا (رحمۃ اللہ تعالیٰ) ان کے بعض اصحاب نے خواب میں دیکھا، وہ جنت میں اڑ رہے ہیں، اور رحمٰن کی تسبیح بیان کر رہے ہیں، ان سے پوچھا کہ تم اس مرتبہ کو کیسے پہونچ گئے جواب دیا والدین کے ساتھ حسن سلوک سے اور سختیوں پر صبر۔

۱٤۔قال سلام بن مسکین: سألت الحسن قلت: یاأبا سعید، الرجل یأمر والدیه بالمعروف، وینهاهما عن المنکر؟ قال: یأمرهما ان قبلاه، وان کرها سکت عنهما. (شرح السنة)

ترجمہ : سلام بن مسکین نے کہا میں نے حسن سے پوچھا اے ابوسعید آدمی اپنے والدین کو بھلائی کا حکم دیتا ہے، اور ان کو برائی سے روکتا ہے؟ انہوں نے کہا ان کو امر بالمعروف کرے اگر وہ قبول کریں، اور ناپسند کریں خاموش ہو جائے۔

۱۵۔قال عبد العزیزبن أبی داود: اذا کان الرجل بارًا بأبویه فی حیاتهما،ثم لم یفِ بعد موتهما بنذورهما،ولم یقض دیونهما، کتب عند الله عاقاً،واذا کان لم یبرّهما فی حیاتهما،ثم أوفی بنذورهما،وقضی دیونهما، کتب عند الله باراً.(شرح السنة)

ترجمہ : عبدالعزیز ابن ابوداود نے فرمایا، اگر آدمی اپنے والدین کی حیات میں تو ان کا فرمانبردار ہو، پھر ان کے مرنے کے بعد ان کی نذر پوری نہ کرے اور ان کے قرضے ادا نہ کرے، اللہ کے یہاں وہ عاق نافرمان لکھ دیا جاتا ہے، اور اگر اپنے والدین کی حیات میں تو ان کے ساتھ نیکی نہ کی تھی پھر ان کی نذروں کو پورا کر دیا، اور ان کے قرضوں کو ادا کر دیا اللہ کے یہاں اس کو فرمانبردار لکھدیا جاتا ہے۔

۱۶۔عن کعب قال: والذی فلق البحر لبنی اسرائیل فی التوراة لمکتوب :یا ابن آدم اتق ربك وبر والدیك،وصل رحمك،امدلك فی عمرك،وأیسر لك یسرك،وأصرف عنك عُسرك.(حلیة الاؤلیاء)

ترجمہ : کعب احبار سے ہے، انہوں نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس

نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو چیر دیا تورات میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم اللہ سے ڈر اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کر، اور اپنوں سے صلہ رحمی کر، میں تیری عمر دراز کر دوں گا۔ اور تیرے لیے آسانیاں میسر کر دوں گا اور تجھ سے تیری سختیاں پھیر دوں گا۔

۱۷۔قال کعب:والذی نفسی بیده ان الله لیعجل حین العبد اذا کان عاقا لوالدیه فیعجله العذاب،وان الله لیزید فی عمر العبد اذا کان برا بوالدیه،لیزداد برا وخیرا.(حلیة الأولیاء)

ترجمہ : کعب احبار نے فرمایا: جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندے کے وقت میں جلدی کرتا ہے، جب وہ اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کو عذاب جلدی دیتا ہے، اور بے شک اللہ بندے کی عمر دراز فرماتا ہے جب وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا ہے، تاکہ اس کی نیکی اور خیر زیادہ ہو۔

۱۸۔قال کعب:أجد فی کتاب الله أنه اذا دعاه فلم یُجبهُ فقد عقَّهُ، واذا ألحأه أن یدعو علیه فقد عقّه،واذا التمنه فخانهُ فقد عقّه،واذا سأله مالا یقدر علیه فقد عقّه.(حلیة الأولیاء)

ترجمہ : کعب احبار نے فرمایا، میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جب اس کا والد بلائے اور وہ نہ آئے تو اس نے اپنے والد کی نافرمانی کی، اور جب ناچار اس پر بدعا کرے تو اس نے نافرمانی کی، اور جب اس کے پاس امانت رکھے

اور وہ خیانت کرے، تو اس نے والد کی نافرمانی کی اور جب اس سے مانگے جس پر باپ قادر نہیں (اور بیٹا نہ دے) تو اس نے نافرنی کی۔

١٩۔عن عبد الله بن عمر قال:البر شئی هین؛وجه طلق،و کلام لین.

ترجمہ : عبداللہ بن عمر سے ہے، انہوں نے کہا حسن سلوک آسان چیز ہے، مسکراتا چہرہ اور نرم کلامی۔

٢٠۔روی عن أحد الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه أنه قال: ترك الدعاء للوالدین یضیق العیش علی الولد.(تنبیه الغافلین)

ترجمہ : صحابہ میں سے کسی صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا والدین کے لیے دعا نہ کرنا، بیٹے پر زندگی تنگ کر دیتا ہے۔

٢١۔روی عن بعض التابعین رضی الله عنهم أنه قال:من دعا لأبویه فی کل یوم خمس مرات فقد أدی حقهما. لأن الله تعالیٰ قال:﴿أن اشکرلی ولوالدیك الی المصیرُ﴾فشکر اللهِ تعالیٰ أن یصلی فی کل یوم خمس مرات. (تنبیه الغافلین)

وکذلك شکر الوالدین أن یدعو لهما فی کل یوم خمس مرات.

ترجمہ : تابعین میں سے کسی نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا جس نے اپنے والدین کے لیے ہر دن پانچ مرتبہ دعا کی تو اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اس لیے کہ اللہ نے فرمایا۔ ان اشکر لی ولوالدك۔ اللہ کا شکر تو یہ ہے ہر دن اللہ کے لیے پانچ نمازیں پڑھے، اور ایسے ہی والدین کا شکر یہ ہے

کہ ہر دن ان کے لیے پانچ بار دعا کرے۔

٢٢۔فی الوصایا العشر التی نزلت علی موسیٰ علی جبل طور سیناء:أکرم أباك وأمك لیطول عُمُرکَ فی الأرض.(قصص الأنبیاء لابن کثیر)

ترجمہ : ان دس وصایا میں سے یہ ہے، جو موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور سیناء پر نازل ہوئے کہ اپنے ماں باپ کی تعظیم کرتا کہ تیری عمر زمین میں دراز ہو۔

٢٣۔قال مسعربن کِدام:مضاحکة الوالدین علی الأسرّةِ أفضلُ من مجاهدة السیوف فی سبیل الله تعالیٰ.(الطبقات الکبری لابن سعد)

ترجمہ :مسعر بن کدام نے فرمایا، راتوں میں والدین کو خوش کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں سے جہاد کرنے سے افضل ہے۔

٢٤۔قال بشر الحافی:الولد یقرب من أمه بحیث یسمع أمه،أفضل من الذی یضرب بسیفه فی سبیل الله.والنظر الیها أفضل من کل شیء.(التبصرة)

ترجمہ : بشر حافی نے فرمایا، بیٹا ماں سے قریب ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ اپنی ماں کی باتیں سنتا ہے، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی تلوار لیکر اللہ کی راہ میں چلے۔ اور ماں کے چہرہ میں نظر کرنا ہر چیز سے بہتر ہے۔

٢٥۔عن بشربن الحارث قال:سأل رجل عبد الله بن المبارك فقال: ان أمی لم تزل تقول تزوج،حتی تزوجت،فالآن قالت لی:طلقها. فقال:ان کنتَ عملتَ عملَ البر کله،وبقی علیك هذا فطلّقها،وان

كُنتَ تطلقها وتأخذ الى مشاغبة أمك،فتضربها؛فلا تطلقها .(حلية الأولياء.)

ترجمہ : بشر بن حارث سے ہے،انہوں نے فرمایا ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک سے اپنی کہانی بتاتے ہوئے پوچھا کہ میری ماں کہتی رہی شادی کر، جب میں نے شادی کر لی تو اب کہتی ہیں اس کو طلاق دے،اگر سارے کام بھلائی کے کرتا تھا اور یہ تجھ پر باقی ہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر تو اس کو طلاق نہ دیگا اپنی ماں کے جھگڑے میں پڑے گا،تو تو اس کو ماریگا تو طلاق مت دے۔

٢٦۔قال أبو الربيع السائح لداود الطائي أوصني قال: ان كانت لك ولدة فبرّها،وفرّ مِنَ الناسِ كما تفِرُّمن الأسد،غيرَ تارِكٍ لجماعتهم . (حلية الأولياء)

ترجمہ : ابوالربیع السائح نے داود طائی سے عرض کیا،مجھے وصیت کرو، انہوں نے فرمایا اگر تیری ماں ہے تو اس کی خدمت کر،اور لوگوں سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے،ان کی جماعت کو چھوڑنے والا نہ ہو۔

٢٧۔طلب رجل من بشر بن الحارث أن يدعو لابنه فقال:دعاؤك له أبلغ.دعاء الوالد لولدِهِ كَدُعاءِ النبى لأمته. (نفسه)

ترجمہ :ایک شخص نے بشر بن الحارث سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے بیٹے کے لیے دعا کریں۔تو انہوں نے کہا کہ تمہاری دعا زیادہ کارگر ہے،والد کی دعا

اپنے بیٹے کے لیے ایسی ہے جیسی نبی کی دعا امت کے لیے۔

٢٨۔من بِرّ الابن بأبيه،أن يكره ما كره أبوه،وان كان له محبا، ويحب ما أَحَبَّ أبوه،وان كان له كارها من قبل،بيد أن ذلك ان كان الأب على بصيرة،فان لم يكن كذالك استحب له فراقها لارضائه۔ ولم يجب عليه كما يجب فى الحالة الأولى۔فان طاعة الأب فى الحق من طاعة الله،وبره من برّه.(شرح صحيح الترمذى لابن العربى)

ترجمہ : بیٹے کا حسن سلوک باپ کے ساتھ یہ ہے کہ جس کو باپ ناپسند کرے اس کو بیٹا ناپسند کرے،اگرچہ بیٹے کو وہ پسند ہو اور بیٹا اس کو پسند کرے جس کو باپ پسند کرے،اگر پہلے سے بیٹا اس کو ناپسند کرتا ہو۔مگر یہ سب تب ہے اگر باپ صاحب بصیرت ہو،اور اگر باپ صاحب بصیرت نہ ہو تو باپ کے ناپسند کردہ کو چھوڑنا باپ کو راضی کرنے کے لیے مستحب ہے۔اور یہ واجب نہیں جیسا کہ پہلی حالت میں ہے،اس لیے کہ حق معاملہ میں باپ کی طاعت اللہ کی طاعت سے ہے،اور اس کی فرمابرداری اللہ کی فرماں برداری ہے۔

٢٩۔عن فرقد السبخى قال: قرأت فى بعض الكتب أنه لا ينبغى للولد أن يتكلم اذا شهد والديه،الا باذنهما،ولا يمشى بين يديهما ولا عن يمينهما ولا عن شمالهما،الا أنّ يدعواه فيجيبهما،ولكن يمشى خلفهما كما يمشى العبد خلف مولاه.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : فرقد السبخی سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا میں نے کسی کتاب

میں پڑھا ہے بیٹا جب والدین کے سامنے آئے تو اس کو ان کی اجازت کے بغیر بات کرنا مناسب نہیں ہے، اور نہ ان کے آگے چلے، نہ دائیں، نہ بائیں چلے۔ مگر یہ کہ وہ اس کو بلائیں تو فوراً حاضر ہو۔ لیکن ان کے پیچھے چلے جیسا کہ غلام اپنے آقا کے پیچھے چلتا ہے۔

۳۰۔وروی هشام بن عروة عن أبيه قال:مكتوب فى الحكمة، ملعون من لعن أباه،ملعون من لعن أمه،ملعون من صد عن السبيل ،أو أضل الأعمى عن الطريق،ملعون من ذبح بغير اسم الله،ملعون من غير تخوم الأرض،يعنى الحد الذى بين أرضه وأرض غيره،ويقال:يعنى علامات الحرم.ومعنى قوله لعن أباه ولعن أمه:يعنى عمل عملا يلعن به أبواه،فيصير كأنه هو الذى لعنهما.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا حکمت میں لکھا ہوا ہے، وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے باپ کو لعنت کی وہ بھی ملعون ہے، جس نے اپنی ماں کو لعنت کی، وہ بھی ملعون ہے جس نے راستہ سے روک دیا، یا نابینا کو راستہ سے بھٹکا دیا ملعون ہے وہ جس نے اللہ کے نام کے بغیر ذبح کیا، ملعون ہے وہ جس نے زمین کی سرحدوں کو بدل دیا یعنی وہ حد جو اس کی اور دوسرے کی زمین کے درمیان ہے، اور یہ بھی کہا گیا کہ حرم شریف کی علامات کو بدل دیا، ماں باپ کے لعنت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ایسا عمل کیا جس سے اس کے والدین لعنت کریں۔ تو وہ گویا

ایسے ہی ہو گیا جیسے کہ اس نے خود ان کو لعنت کی۔

۳۱۔قال الامام السمرقندىؒ:ثلاث آيات نزلت مقرونة بثلاث،لا يقبل الله واحدة منهن بغير قرينتها،أولها قوله تعالىٰ:﴿واقيموا الصلاة و اتوالزكاة﴾فمن صلى ولم يؤدّ الزكاة لم تقبل منه الصلاة.والثانى قوله تعالىٰ:﴿واطيعوا و اطيعوا الرسولَ﴾فمن أطاع الله ولم يطع الرسول لم يقبل منه.والثالث قوله تعالىٰ:﴿أن اشكرلى ولوالديكَ﴾فمن شكر الله ولم يشكر لوالديه،لم يقبل منه.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : امام سمرقندی نے فرمایا: تین آیات ہیں جو تین کے ساتھ نازل ہوئیں، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو اس کی جوڑی کے بغیر قبول نہیں کریگا، ان میں سے پہلا اللہ کا قول۔ اقیموا الصلاة واتوا الزکوة۔ جس نے نماز پڑھی اور زکوۃ نہ دی، اللہ اس کی نماز کو قبول نہ فرمائے گا۔ دوسری آیت اللہ کا قول واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول.

جس نے اللہ کی اطاعت کی اور رسول کی اطاعت نہ کی، اس کی بھی قبول نہ کی جائے گی، اور تیسری اللہ کا قول ان اشکرلی ولوالدیک جس نے شکر ادا کیا اور اپنے والدین کا شکر ادا نہ کیا اس سے بھی قبول نہ کیا جائیگا۔

۳۲۔عن ميمون بن مهر ان قال:ثلاث المؤمن والكافر فيهن سواء، الأمانة تؤديها الى من ائتمنك عليها من مسلم و كافر،وبر الوالدين؛

قال الله تعالیٰ ﴿وان جاهداك علی أن تشرك بی مالیس لك به علم فلا تطعهما﴾ والعهد تفی به لمن عاهدت من مسلم أو كافر.

ترجمہ: میمون بن مہران سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا تین چیزیں ہیں جس میں مومن کافر سب برابر ہیں۔(۱) امانت ہے جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے، اس کو اس کی امانت دے دو، عام ازیں کہ مسلمان ہو یا کافر۔(۲) والدین کے ساتھ حسن سلوک۔وان جاهداك (۳) عہد۔عہد پورا کرو جس سے بھی تم نے کیا مسلم ہو یا کافر ہو۔

۳۳۔قال الامام الذهبی: ترید أن تدخل الجنة بزعمك، وهی تحت أقدام امّك؟ (الكبائر)

ترجمہ: امام ذہبی نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ جنت میں اپنے خیال سے داخل ہو جاؤ، حالانکہ وہ تو ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

امم سابقہ میں فرمانبرداری و نافرمان کے واقعات

۱۔ابراهیم الخلیل وولده اسماعیل علیهما السلام

من حدیث البخاری الطویل فی قصة ابراهیم علیه السلام لما امرَ ان یأخذ زوجته وابنه اسماعیل ویترکهم بوادٍ غیر ذی زرع بمکة ویرجع، ثم فجر الله تحت أقدام اسماعیل الرضیع بئرَ زمزم، ثم عَمُرَ الوادی بالناس. یقول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "وشب الغلام-أی اسماعیل وتعلم العربیة منهم وأنفسهم(☆ کثرت

رغبتهم فیه). وأعجبهم حین شب، فلما أدرك زوجوه امرأة منهم. وماتت أم اسماعیل، فجاء ابراهیم بعدما تزوج اسماعیل یطالع ترکته (☆☆أی ینفقد ماترکه) فلم یجد اسماعیل، فسأل امرأته عنه فقالت: خرج یبتغی لنا-وفی روایة: یصیدلنا-ثم سألها عن عیشهم وهیئتهم، فقالت: نحن بشر، نحن فی ضیق وشدة، وشکت الیه. قال: فاذا جاء زوجك أقرئی علیه السلام، وقولی له یغیر عتبة بابهِ، فلما جاء اسماعیل کأنه آنس شیئا فقال: هل جاء کم من احد؟ قالت: نعم، جاء نا شیخ کذا و کذا، فسألنا عنك، فأخبرته أنا فی جهد وشدة، قال: فهل أوصاك بشیء؟ قالت: نعم أمرنی أن أقرأ علیك السلام. ویقول غیر عتبة بابك. قال: ذاك أبی وقد أمرنی أن أفارقكِ، الحقی بأهلك، فطلقها، وتزوج منهم أخری.... (۱-ریاض الصالحین. باب المأثورات والملح.)

ترجمہ: بخاری کی طویل حدیث ہے حضرت ابراہیم کے واقعہ میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ وہ اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آئے، پھر ہم نے دودھ پیتے اسماعیل کی پیروں کے نیچے زم زم کا کنواں نکال دیا۔ اس کے بعد وادی لوگوں سے آباد ہو گئی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اور بچہ جوان ہو گیا یعنی اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے، اور ان لوگوں سے اسماعیل علیہ السلام نے

عربی سیکھی اوران لوگوں کی رغبت وچاہت حضرت اسماعیل میں بہت زیادہ ہو
گئی ،اوران کو بہت پسند آئے جس وقت اسماعیل جوان ہو گئے ،ان لوگوں
نے اپنے میں ہی سے ایک عورت سے ان کی شادی کردی ،اوراسماعیل علیہ
السلام کی والدہ وفات پاچکی تھیں ،حضرت ابراہیم اسماعیل کے شادی کرنے
کے بعد آئے اپنے چھوڑے ہوئے کوتلاش کرتے تھے تو اسماعیل کو نہ پایا،ان
کے بارے میں ان کی بیوی سے معلوم کیا تو اس نے جواب دیا ہمارے خوردو
نوش کے لیے باہر گئے ہیں،ایک روایت میں ہے ہمارے لیے شکار کرنے گئے
ہیں۔پھراس سے ان کی زندگی اورحالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے جوا
ب دیا۔ہم مصیبت میں ہیں،ہم تنگی اور سختی میں ہیں۔اور حضرت ابراہیم سے
اس نے شکایت کی۔ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے شوہر آجائیں
اس کو میرا سلام کہنا،اوراس دن سے کہنا،کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل
لیں۔جب اسماعیل آئے گویا کہ ان کو کوئی چیز دیکھائی دی،پوچھا کیا تمہارے
پاس کوئی آیا تھا اس نے جواب دیا ہاں۔ایک بزرگ اس اس صفت کے تھے،
ایسے ایسے ایک بزرگ تھے۔انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا تو ہم نے
ان کو بتایا کہ ہم مشقت وتنگدستی میں ہیں،اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا کیا
انہوں نے تجھے کوئی وصیت کی ہے،اس عورت نے جواب دیا ہاں۔مجھے حکم
دیا کہ میں تم سے انکا سلام کہوں،اوروہ کہتے تھے کہ تم اپنے دروازہ کی چوکھٹ
بدل لینا۔اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے باپ۔تھے،اور مجھے حکم دے

گئے کہ میں تم کو جدا کردوں، جاؤ اپنے گھر والوں سے مل جاؤ۔اس کو طلاق
دے دی،اوران میں سے ہی دوسری عورت سے شادی کرلی۔

۲۔یعقوب بن اسحاق علیهما السلام

وذكر أهل الكتاب أن اسحاق لما تزوج (رفقا)بنت
بتوابيل فى حياة أبيه، كان عمره أربعين سنة،وأنها كانت عاقراً، فدعا
الله لها فحملت،فولدت غلامين توأمين:أولهما اسمه(عيصو) وهو
الذى تسميه العرب(العيص)وهو والد الروم. والثانى(يعقوب)وهو
اسرائيل الذى ينتسب اليه بنو اسرائيل.(قصص الأنبياء لابن كثير.)

قالوا:وكان اسحاق يحب عيصو أكثر من يعقوب؛لأنه
بكر.وكانت أمهما(رفقا)تحب يعقوب أكثر،لأنه الأصغر.

قالوا:فلما كبر اسحاق وضعف بصره،اشتهى على ابنه
العيص طعاما،وأمره أن يذهب فيصطادله صيدا ويطبخه له؛ليبارك
عليه ويدعوله.وكان العيص صاحب صيد، فذهب يبتغى
ذلك،فأمرت(رفقا)ابنها يعقوب أن يذبح جديين من خيار
غنمه،ويصنع منهما طعاماً كما اشتهاه أبوه،ويأتيى اليه قبل أخيه
ليدعوله،فقامت فألبسته ثياب أخيه،وجعلت على ذراعيه وعنقه من
جلد الجديين؛لأن العيص كان أشعر الحسد،ويعقوب ليس
كذالك.فلما جاء به وقرّبهُ اليه قال:من أنت؟قال:ولدك:فضمّهُ اليه

وجسه وجعل يقول: أما الصوت فصوت يعقوب، وأما الحس والثياب فالعيص. فلما أكل وفرغ، دعاله أن يكون أكبر أخوته قدراً وكلمته عليهم وعلى الشعوب بعده، وأن يكثر رزقه وولده.

فلما خرج من عنده جاء أخوه العيص بما أمره به والده فقرّبهُ اليه، فقال: ماهذا يابني؟ قال: هذا الطعام الذى اشتهيته، فقال: أما جئتني به قبل الساعة واكلت منه ودعوت لك؟ فقال: لاوالله. وعرف أن أخاه قد سبقه الى ذلك، فوجد فى نفسه عليه وجدا كثيرا. وذكروا أنه تواعده بالقتل اذا مات أبوهما، وسأل أباه فدعاله بدعوات أخرى، وأن يجعل لذريته غليظ الأرض، وأن يكثر أرزاقهم وثمارهم.

فلما سمعت أمهما ما يتواعدبه العيصُ أخاه يعقوب، أمرت ابنها يعقوب أن يذهب الى أخيها(لابان)الذى بأرض حران، وأن يكون عنده الى حين يسكن غضب أخيه، وأن يتزوج من بناته. وقالت لزوجها اسحاق أن يأمره بذلك، ويوصيه ويدعوله، ففعل. (قصص الأنبياء لابن كثير)

ترجمہ : اہل کتاب نے ذکر کیا ہے کہ جب اسحاق علیہ السلام نے رفقا بنت بتوایل سے اپنے والد کی حیات میں شادی کر لی، اسحاق علیہ السلام کی عمر چالیس سال تھی، اور وہ رفقا بانجھ تھیں تو اسحاق علیہ السلام نے ان کے لیے

اللہ سے دعا کی وہ حمل سے ہو گئیں، تو انہوں نے دو جڑواں بچے جنے، ان میں سے بڑے کا نام عیص ہے اور عرب ان ہی کو عیص کہتے ہیں، اور یہ روم کے والد ہیں اور دوسرے یعقوب ہیں اور ان کا نام اسرائیل ہے، جن کی طرف بنو اسرائیل منسوب ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسحاق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام سے زیادہ عیص سے محبت کرتے تھے، اس لیے کہ یہ پہلے تھے اور ان کی ماں رفقا یعقوب کو زیادہ چاہتی تھی، اس لیے کہ وہ چھوٹے تھے۔

کہتے ہیں کہ جب اسحاق بوڑھے ہو گئے اور نظر کمزور ہو گئی تو اسحاق علیہ السلام نے اپنے بیٹے عیص پر کھانے کی خواہش ظاہر کی، اور اس کو حکم دیا جا کر ان کے لیے ایک شکار کر کے لائے، اور شکار ان کے لیے پکائے تا کہ وہ اس کے لیے برکت کی دعا دیں۔ اور اس کے لیے دعا کریں اور عیص شکاری تھے وہ شکار کی تلاش میں چلے گئے، رفقا نے اپنے بیٹے کو حکم دیا اپنی بہترین بکریوں میں دو بچہ ذبح کرے، اور ان دونوں کا ایسا کھانا پکائے جیسا ان کا باپ چاہتا اور اپنے بھائی سے پہلے کھانا باپ کے پاس لے آئے تا کہ وہ اس کے لئے دعا کر دیں۔ ماں کھڑی ہوئیں اور ان کو بھائی کے کپڑے پہنا دیئے اور ماں نے یعقوب کے ہاتھوں اور گردن پر بکری کے بچہ کی کھال ڈالدی۔ اس لیے کہ عیص کے جسم پر بال زیادہ تھے، اور یعقوب بال والے نہ تھے۔ جب وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس کو اپنے نہایت قریب کر لیا فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں تمہارا بیٹا۔ اسحاق علیہ السلام نے یعقوب کو اپنے

سے چمٹالیا اور ہاتھ سے ٹٹولا تو فرمانے لگے یہ آواز یعقوب کی آواز ہے،
حرکت اور کپڑے سے عیص ہے، جب کھا کر فارغ ہو گئے، تو ان کو دعا دی کہ
اپنے بھائیوں میں قدر و منزلت میں سر بلند رہو، اور ان پر اور خاندان والوں پر
ان کے بعد بھی ان کی عزت اعلیٰ رہے۔ ان کے رزق میں اور اولاد میں
کثرت رہے۔ جوں ہی یعقوب اپنے باپ کے پاس سے نکلے ان کا بھائی
عیص وہ لیکر آ گیا، جس کا ان کے والد نے حکم کیا تھا تو باپ نے بیٹے کو اپنے
سے قریب کیا، پوچھا اے میرے بیٹے یہ کیا ہے، اس نے جواب دیا یہ وہ کھانا
ہے جس کی آپ نے خواہش کی تھی۔ باپ نے کہا لیکن ابھی ابھی جو لائے
تھے وہ کیا تھا، حالانکہ میں نے کھا لیا اور تمہارے لئے دعا بھی کر دی، اس نے
کہا، قسم خدا کی نہیں۔ اور سمجھ گیا کہ اس کا بھائی اس طرف پہل کر گیا، اپنے
دل میں اس پر بہت غضبناک ہوا، اور اس کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ یعقوب کو قتل
کرنے کی دھمکی بھی دے دی، جب ان کا باپ مر جائے گا اس کو قتل کر دوں
گا۔ اور عیص نے اپنے باپ سے گزارش کی باپ نے اس کو دوسری دعائیں
دے دی، اور یہ کہ اللہ اس کی ذریت آل و اولاد کے واسطہ زمین کو زرخیز بنا
دے، اور ان کے رزق اور پھلوں میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ جب
ان کی ماں نے سنا کہ عیص اپنے بھائی یعقوب کو دھمکی دے رہا ہے تو ماں نے
اپنے بیٹے یعقوب کو اپنے بھائی لابان کے پاس بال والے نہ تھے چلے جانے
کا حکم دیا، جو حران کی سرزمین میں رہتا تھا، اور وہ لابان کے پاس اس وقت

تک رہے جب تک عیص کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور لابان کی بیٹی سے شادی
کر لے اور اپنے شوہر اسحاق سے عرض، کیا اس کو جانے کا حکم دیں، اور اسکو
وصیت کریں اور اس کو دعا دیں۔:

بنی اسرائیل کی گائے

انه كان في اسرائيل رجل غني وله ابن عم فقير لا وراث له
سواه، فلما طال عليه موته قتله ليرثهُ وحمله الى قرية أخرى فألقاه
بفنائها، ثم أصبح يطلب ثأره وجاء بناس الى موسى عليه السلام .
قال الكلبي: وذلك قبل نزول القسامة في التوراة۔ فسألوا موسى إن
يدعو الله ليبين لهم بدعائه أمر القتيل فأمرهم بذبح بقرة قائلا
لهم: ﴿ان الله يأمُركُم أن تذبحوا بقرة قالوا أتتخذُنا هزوا﴾۔ أي
أتستهزئ بنا و نحن نسألك عن أمر القتيل وتأمرنا بذبح
البقرة۔ فقال: موسى: ﴿أعوذ بالله أن اكون من الجاهلين﴾ أي من
المستهزئين بالمؤمنين وقيل: من الجاهلين بالجواب لا على وفق
السؤال. فلما علم الناس أنَّ ذبحَ البقرة عزمٌ من الله تعالىٰ استوصفوه.
وكان تحته حكمة عظيمة. . وذلك لأنه كان في بني اسرائيل رجل
صالح له ابن طفل، وله عجلة أتى بها الى غيضة وقال: اللهم انى
استودعتك هذه العجلة لابني حتى يكبر. ومات الرجل فصارت
العجلة في الغيضة أعواما و كانت تهرب من كل من رآها، فلما كبر

الابن كان بارا بوالدته،وكان يقسم الليل ثلاثة أثلاث:يصلي ثلثا،وينام ثلثا،ويجلس عند رأس أمه ثلثاً،فاذا أصبح،انطلق فاحتطب على ظهره،فيأتي السوق فيبيعه بما شاء الله،ثم يتصدق بثلثه،ويأكل بثلثه، ويعطي والدته ثلثه.فقالت له أمه يوما:ان أباك ورثك عجلة استودعها الله في غيضة كذا،فأنطلق فادعُ اله ابراهيم واسماعيل واسحاق أن يردها عليك..وعلامتها أنك اذا نظرت اليها تخيل لك أن شعاع الشمس يخرج من جلدها_وكانت تسمى المذهبة لحسنها وصفرتها_فأتى الغيضة فراها ترعى فصاح بها وقال:أعزم عليك باله ابراهيم واسماعيل واسحاق ويعقوب.فأقبلت تسعى حتى قامت بين يديه فقبض على عنقها يقودها،فتكلمت البقرةُباذن الله تعالىٰ وقالت:أيها الفتى البار بوالدته اركبني،فان ذلك أهون عليك.فقال الفتى ان أمي لم تأمرني بذلك،ولكن قالت خذ بعنقها.فقالت البقرة:باله بني اسرائيل لو ركبتني ماكنت تقدر عليّ أبدا،فانطلق،فانك لوأمرت الجبل أن ينقلع من أصله وينطلق معك لفعل،لبرك بأمّكَ،فسار الفتى الى أمه.

فقالت له أمه:انك فقير:لامال لك:ويشق عليك الاحتطاب بالنهار والقيام بالليل،فانطلق فبع هذه البقرة، قال:بكم أبيعها؟قالت بثلاثةدنانير،ولا تبع بغير مشورتي.وكان ثمن البقرة ثلاثة دنانير

فانطلق بها الى السوق،فبعث الله ملكا ليرى خلقه وقدرته،ليختبر الفتى،وكيف برّهُ بأمه.وكان الله به خبيراً،فقال المللك:بكم تبيع هذه البقره ؟قال بثلاثة دنانير،وأشترطُ عليكَ رضا والدتي:فقال المللكُ:لك ستة دنانير،ولا تستأمر والدتك.فقال الفتى:لو أعطيتني وزنها ذهباً،لم آخذه الا برضا أمي فردّها الى أمه،وأخبرها بالثمن.

فقالت له:ارجع فبعها بستة دنانير على رضا مني،فانطلق بها الى السوق،وأتى المللكَ فقال:استأمرت أمك؟ فقال الفتى:انها امرتني أن لا أنقصها عن ستة دنانير على أن أستأمرها.فقال المللك:فاني أعطيك اثنى عشر ديناراً.فأبى الفتى ورجع الى أمه. وأخبرها بذلك،فقالت:ان الذي يأتيك ملكٌ في صورة آدميّ ليختبرك،فاذا أتاك فقُلْ له:أتأمرنا أن نبيع هذه البقرة أم لا؟

فَفَعَلَ.فقال الملك:اذهب الى أمك وقل لها:أمسكِي هذه البقرة، فان موسى بن عمران سيشتريها منكم لقتيل يقتل من بني اسرائيل ، فلا تبيعوها الا بملء مسكها دنانير.فأمسكوها.وقدّرَ الله على بني اسرائيل ذبح تلك البقرة بعينها،فما زالوا يستوصفون،حتى وصف لهم تلك البقرة مكافأة له على برِّهِ بوالدته،فضلاً ورحمة،فاشتروها بملء مسكها ذهباً،فذبحوها وضربوا القتيل ببعض منها،كما أمر الله تعالىٰ فقام القتيل حيا باذن الله تعالى وأوداجهُ تشخب دماً

وقال قتلني فلان،ثم سقط ومات مكانه،فحُرِمَ قاتلهُ الميراث۔ (من وصایا الرسول للعفیفی)

ترجمہ : بنی اسرائیل میں ایک بہت مالدار آدمی تھا، اور اس کا ایک چچازاد بھائی تھا جو فقیر تھا، اس مالدار کا اس کے علاوہ کوئی وارث نہ تھا، جب فقیر پر مالدار کی موت لمبی ہوگئی فقیر نے مالدار کو قتل کردیا تا کہ اس کا وارث بن جائے مردہ کو اٹھا کر دوسرے گاؤں کے قریب پھینک دیا، پھر اس کا خون بہا مانگنے لگا اور کچھ لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس لیکر آ گیا، کلبی نے کہا یہ واقعہ تورات میں قسامت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ انہوں نے موسی علیہ السلام سے عرض کیا اللہ سے دعا کریں کہ ان کے دعا سے مقتول کا معاملہ ان پر ظاہر ہو جائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، یہ کہتے ہوئے ان اللہ یأمرکم۔ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ انہوں نے کہا کیا تم ہم سے مذاق ٹھٹا کرتے ہو حالانکہ ہم تو تم سے مقتول کے معاملہ میں پوچھ رہے ہیں، اور تم ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہے ہو۔ موسی علیہ السلام نے کہا اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین۔ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مومنین کے ساتھ ٹھٹا کرنے والو میں سے ہو جاؤں، جاہلین سے جواب ہے سوال کے موافق نہیں. جب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ گائے ذبح کرنا اللہ کی طرف سے پکا ہے تو انہوں نے گائے کی صفت معلوم کی، اور اس کے تحت ایک بہت بڑی حکمت تھی وہ یہ کہ بنی اسرائیل میں

ایک نیک شخص تھا، اس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور ایک بچھیا تھی جس کو وہ جنگل لے گیا، اور کہا اے اللہ اس گائے کو میں اپنے بیٹے کے لیے تیری امانت میں رکھتا ہوں، یہاں تک کہ میرا بیٹا بڑا ہو جائے، اور اس شخص کا انتقال ہو گیا، گائے چند سال جنگل میں رہی اور جو بھی اس کو دیکھتا تھا اس سے بھاگتی تھی جب بیٹا بڑا ہو گیا اپنی ماں کا فرمانبردار تھا رات کے تین حصہ کرتا تھا، ایک تہائی رات نماز پڑھتا تھا، اور ایک تہائی رات سوتا، اور ایک تہائی رات اپنی ماں کے سرہانے بیٹھتا جب صبح کرتا۔ (جنگل) چلا جاتا۔ اپنی کمر پر لکڑی جمع کر کے لاتا بازار آتا، لکڑی بیچتا۔ جتنے میں چاہتا۔ پھر اس پیسے کا ایک تہائی صدقہ کرتا۔ ایک تہائی کا کھانا، اور ایک تہائی ماں کو دے دیتا۔

ایک دن اس کی ماں نے کہا کہ تیرے باپ نے تجھے ایک گائے کا وارث بنایا ہے، فلاں جنگل میں اس کو اللہ کی امانت میں دے دیا ہے۔ جا۔ ابرہیم، اسماعیل، اسحاق، کے رب سے دعا کر کہ اس کو تیرے پاس لوٹا دے، اس کا نشان یہ ہے جب تو دور سے دیکھے گا تو تجھے لگے کہ سورج کی شعاع اس کی کھال سے نکل رہی ہے، اس گائے کے حسین اور پیلے ہونے کی وجہ سے اس کا نام سونا رکھدیا گیا تھا۔ وہ لڑکا جنگل میں آیا اس کو دیکھا، وہ چر رہی ہے تو چیخا اور کہا میں تیرا ارادہ رکھتا ہوں، ابراہیم و اسماعیل و اسحاق اور یعقوب کے واسطے سے وہ دوڑتی ہوئی آئی، اور اس کے سامنے کھڑی ہوگئی وہ اس کے کان پکڑ کر اس کو لے چلا، اللہ کے اذن سے گائے نے بات کی اور کہا

کہا مجھے فلاں نے قتل کیا ہے، پھر مقتول گر گیا اور اسی جگہ مر گیا، مقتول کے قاتل کو میراث سے محروم کر دیا گیا۔

٤۔رفیق موسی علیہ السلام فی الجنۃ

سأل موسىٰ عليه السلام ربه أن يريهُ رفيقه في الجنة،فقال الله تعالىٰ :اذهب الى بلد كذا،تجد رجلا قصاباً،فهو رفيقك في الجنة،فلما رآه موسى في حانوته وعنده زَنبيل،فقال الشاب:يا جميل الوجه،هل لك أن تكون في ضيافتي،قال موسى:نعم.فانطلق معه الى منزله،فوضع الطعام بين يديه،فكلما أكل لقمة وضع في الزنبيل لقمتين.فبينما هو كذالك اذ بالباب يطرق،فوثب الشاب وترك الزنبيل فنظر موسى فيه واذا بشيخ وعجوز قد كبرا حتى صارا كالفرخ الذى لا ريشَ له،فلما نظر الى موسىٰ، تبسّما وشهداله بالرسالة،ثم ماتا،فلما دخل الشاب ونظر الى الزنبيل قبل يد موسى ،وقال أنت موسى رسول الله.قال ومن أعلمك بذلك.قال:هذان اللذان كانا في الزنبيل أبواى،قد كبرا،فحملتهما في الزنبيل خوفا عليهما و كنت لا اكل ولا أشرب الا بعدهما.وكانا يسألان الله تعالىٰ كل يوم أن لا يقبضهما حتى ينظر الى موسى،فلما رأيتهما ماتا،علمت أنكَ موسى رسول الله.فقال له:أبشر:فانك رفيقي في الجنة.قال له موسى:رأيت أمّك

تُحرّكُ شفتيها،فقال: كانت اذا شبعت تقول:اللهم اجعلهُ جليس موسىٰ في الجنة.(نزهة المجالس للثعالبى عن المنتظم لابن الحوزى)

ترجمہ : موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ جنت میں ان کے ساتھی کو انہیں دکھا دے، تو اللہ نے فرمایا: اس شہر میں چلے جاؤ ایک قصاب نہیں ملیگا وہی تمہارا جنت میں ساتھی ہے، جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کے مکان میں دیکھا اور اس کے پاس ایک زنبیل ہے، نوجوان نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا، اے حسین وجمیل شخص کیا تم ہمارے یہاں مہمان بن سکتے ہو موسی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ موسی علیہ السلام اس کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے، اس نے موسی علیہ السلام کے سامنے کھانا رکھ دیا وہ شخص جب ایک لقمہ خود کھاتا تو دو لقمہ زنبیل میں رکھ دیتا، کھانا کھا ہی رہے تھے کہ دروازے پر کھٹکا ہوا نوجوان دروازے کی طرف جھپٹا اور زنبیل کو چھوڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے زنبیل میں نظر ڈالی تو دیکھا اس میں ایک بوڑھا اور ایک بوڑھیا ہے، دونوں اس قدر بوڑھے ہو گئے گویا کہ وہ دونوں اس چوزہ کی طرح ہو گئے جس پر کوئی بال نہیں ہوتا، جب انہوں نے موسی کو دیکھا مسکرائے اور دونوں نے موسی علیہ السلام کی شہادت دی پھر مر گئے، جب جوان آیا اور زنبیل کی طرف دیکھا موسی کے ہاتھ چومے اور عرض کیا تم اللہ کے رسول موسیٰ ہو۔ موسیٰ نے کہا: تمہیں یہ کس نے بتایا کہ میں موسی ہوں یہ دونوں جو زنبیل میں تھے دونوں نہایت بوڑھے ہو گئے ان پر خوف کھاتے ہوئے ان کو زنبیل میں

اٹھاتا تھا۔میں ان کے بعد ہی کھاتا پیتا تھا۔اور یہ دونوں ہر روز اللہ سے یہ
دعا مانگتے کہ ان کی روح قبض کرنا یہاں تک کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیں،
جب میں نے دیکھا دونوں مر چکے ہیں تو میں نے یقین کر لیا تم ہی اللہ کے
رسول موسیٰ ہو۔موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ تم
جنت میں میرے ساتھی ہو،اس شخص سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے
تیری ماں کو دونوں ہونٹ ہلاتے دیکھا۔موسیٰ سے کہا جب وہ شکم سیر ہوتی تو
کہتی تھی اے اللہ اس کو جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنا دے۔

۵۔رجل فی زمن موسیٰ علیہ السلام

لما خرج موسی علیه السلام من انطاکیة یرید الشام،
تعبَ، فأوحی الله تعالیٰ الیه أن ائتِ الی سفحِ جبل فیه
عبدلی،فاسألهُ شیئاً ترکبهُ،فوجده یصلی،فلما فرغ قال:یاعبد الله
أریدُشیئا أرکبهُ، فنظر الی السماء،واذا بسحابة سائرة،فقال:أیتها
السحابة أنزلی و احملیی هذا العبدَ حیثُ یُریدُ،فنزلت حتی لصقت
بالأرض،فرکبها موسیٰ علیه السلام.فقال الله تعالیٰ:یا موسیٰ
أتدری بأی شئی أعطیته هذه المنزلة.قال:لا یا رب.قال سألتهُ أمُّهُ
حاجةً عند وفاتها؛ فبادر الی قضائها،فقالت:یا الهی کما قضی
حاجتی،فاقضِ حاجته، ولو سألنی أن أقلب الخضراء علی
الغبراء،لفعلتُ.(نزهة المجالس للثعالبی عن المنتظم لابن الجوزی)

ترجمہ : جب موسیٰ علیہ السلام انطاکیہ سے شام کے ارادے سے نکلے
تھک گئے، اللہ نے ان کو وحی کی، پہاڑ کے دامن میں آجاؤ، اس میں ہمارا
ایک بندہ ہے، اس سے کوئی سواری کی چیز مانگ لو جس پر تم سوار ہو جاؤ۔موسیٰ
علیہ السلام نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، جب وہ نماز سے فارغ ہو گیا اس
سے کہا اے عبداللہ مجھے سواری چاہئے جس پر میں سوار ہو جاؤں، اس بندے
نے آسمان کی طرف نظر دوڑائی ایک بادل جا رہا تھا، اس بندے نے بادل
سے کہا اے بادل نیچے آؤ، اور اس بندے کو سوار کرو جہاں جانا چاہتا ہے وہاں
لے جاؤ، بادل نیچے آ کر زمین سے چپٹ گیا، موسیٰ علیہ السلام اس پر سوار ہو
گئے اللہ نے موسیٰ سے فرمایا: اے موسیٰ جانتے ہو کس وجہ سے اس کو یہ مرتبہ و
منزلت عطا فرمایا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، نہیں۔رب نے فرمایا اس
کی ماں نے اپنی وفات کے وقت ایک حاجت پوری کرنے کو کہا، اس نے اس
کو پورا کرنے میں جلدی کی تو اس کی ماں نے عرض کیا، یا الٰہی جس طرح اس
نے میری حاجت پوری کی تو بھی اس کی حاجت پوری کرنا، اور اگر مجھ سے
مانگتا کہ میں آسمان کو زمین پر پلٹ دوں تو ضرور کر دیتا۔

۶۔عجوزان من بنی اسرائیل:

قال ابن الجوزی:جاء فی الحدیث النبوی۔علی قائلهِ
أفضلُ الصلاة والسلام۔کُلُّ الأعاجیب فی نبی اسرائیل،فحدِّثوا
عنهم ولا حرج.ولأحدِّثُکُم بحدیث العجوزین.قال: کان رجل فی

اے اپنی ماں کے فرمانبردار نوجوان تو مجھ پر سوار ہو جا، بیشک یہ تجھ پر آسان
ہے نوجوان نے کہا بیشک میری ماں نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا۔ لیکن کہا تھا اس
کے کان پکڑنا۔ تو گائے نے کہا بنی اسرائیل کے خدا کی قسم اگر تو مجھ پر سوار ہو
جاتا تو مجھ پر تو کبھی قدرت نہ پاتا۔ چل اگر تو پہاڑ کو اپنی جگہ سے اکھڑنے کو کہتا
کہ وہ تیرے ساتھ چلے تو وہ ضرور ایسا کرتا۔ تیرا اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک
کرنے کی وجہ سے، نوجوان اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔

اس کی ماں نے کہا تو فقیر ہے، تیرے پاس کوئی مال نہیں۔ دن میں
لکڑی جمع کرنا۔ رات کو قیام کرنا تجھ پر بھاری ہوتا ہے، جا اس گائے کو بیچ
دے۔ اس نے کہا کتنے میں بیچوں، ماں نے کہا تین دینار میں۔ اور میرے
مشورہ کے بغیر نا بیچنا، اور گائے کی قیمت تین دینار تھی، وہ گائے کو بازار لے گیا
تو اللہ نے فرشتہ بھیجا تا کہ وہ اس کی خلق وقدرت کو دیکھ لے اور نوجوان کو آزما
لے اور ماں کے ساتھ اس کا حسن سلوک کیسا ہے، اور اللہ اس کا خبیر
ہے۔ فرشتہ نے کہا اس گائے کو کتنے میں بیچتے ہو؟ اس نے کہا تین دینار میں
لیکن میں اپنی ماں کی رضا کی شرط رکھتا ہوں، فرشتہ نے کہا۔ چھ دینار۔ اپنی
ماں سے مشورہ نہ کرنا۔ نوجوان نے کہا اگر تو مجھے اس کے وزن کے برابر بھی
سونا دے تو اس کو اپنی ماں کی رضا کے بغیر نہ لونگا۔ گائے لیکر وہ اپنی ماں کے
پاس آ گیا اور ماں کو قیمت بتائی۔

ماں نے اس سے کہا۔ جاؤ چھ دینار میں میری رضا کی شرط کے ساتھ

بیچ دے، تو وہ گائے کو بازار لے گیا اور فرشتہ آ گیا، اس نے کہا کیا اپنی ماں
سے حکم لے لیا نوجوان نے کہا ماں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس گائے کو چھ
دینار سے کم نہ کروں مگر یہ کہ ماں سے مشورہ کروں، تو فرشتہ نے کہا میں تجھ کو
بارہ دینار دیتا ہوں، نوجوان نے انکار کیا اور اپنی ماں کے پاس لوٹ آیا اور
خرید وفروخت کے بارے میں ماں کو بتایا۔ ماں نے کہا جو تیرے پاس آتا ہے
وہ آدمی کی صورت میں فرشتہ ہے تا کہ تجھے آزمائے، بس جب وہ آئے تو اس
سے کہنا کہ تمہاری کیا رائے ہے ہم گائے کو بیچیں یا نہ بیچیں۔

لڑکے نے ایسا ہی کیا تو فرشتہ نے کہا جاؤ اپنی ماں کے پاس اور ان
سے کہنا اس گائے کو روکے رکھیں، اس لیے کہ موسیٰ ابن عمران اس گائے کو تم
سے بنی اسرائیل کے مقتول کا معاملہ حل کرنے کے لیے خریدیں گے، اس کو اس
کی کھال سے بھرے ہوئے دنانیر کے بدلے بیچنا، انہوں نے اس کو روکے
رکھا اور اللہ نے بعینہ اس گائے کا ذبح کرنا بنی اسرائیل پر مقرر کر دیا تھا، بنی
اسرائل موسی علیہ السلام سے اس گائے کے اوصاف پوچھتے رہے، یہاں تک
کہ موسی علیہ السلام نے اس گائے کا وصف بتا دیا۔ اس لڑکے کے لیے اپنی
ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا بدلہ تھا اور اللہ کا فضل تھا اور رحمت تھی، بنی اسرائیل
نے اس گائے کو اس کی کھال کے برابر سونے کے بدلے خرید لیا پھر ذبح کیا،
اور مقتول کو اس کے بعض حصہ سے ملایا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا تھا، اللہ کے حکم
سے مقتول زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس کی رگوں سے خون بہنے لگا، اور اس نے

بنی اسرائیل لـه امـرأة یحبهـا،ولـه أم عجوز کبیرة امرأة
صدق،ولامرأته أم عجوز کبیرة امرأة سوء،و کانت تغرِی ابنتها بأم
زوجها،و کان العجوزان قد ذهب بصرهما،فلم تزل به امرأتهُ حتی
خرج بأُمّهِ،ووضعها فی فلاة من الأرض،لیس معها طعام ولا شراب
لتأکلها السبّاعُ،ثم انصرف عنها،فغشیتها السّباع،فجاء ها ملكٌ
فقال:ماهذه الأصوات التی أسمع حولكِ؟قالت:خیراً،هذه أصوات
اِبل،وبقر،وغنم.قال :خیراً،فلیکن ان شاء الله ،ثم انصرف عنها،فلما
أصبحت،أصبحَ الوادی ممتلئا ابلا وبقراً وغنما،فقال ابنها:لو
ذهبتُ فنظرتُ ما فعلت أمی،فجاء،فاذا الوادی قد امتلأ من الابل
والبقر والغنم،فقال أی أمّاه:ماهذه ؟.فقالت:یابنی عققتنی وأطَعْتَ
امرأتك.فاحتمل أُمّهُ وساق معها ما أعطاها الله تعالیٰ،ورجع بأمّهِ
الی امرأته،فقالت له امرأته:والله لا أرضَی حتی تذهب
بأمی،فتضعها حیثُ وضعتَ أُمّكَ،فانطلقَ فلما أمست غشیتها
السّباعُ فجاء ها الملكُ الذی جاء لأمه،فقال: أیتها العجوز ما هذه
الأصوات؟.قالت:شراً هذه أصواتُ السّباعِ تریدُ أن
تأکلنی.فقال:شراً،فلیَکُنْ:ثم انصرف،فجاء ها سبعٌ فأکلها،فلما
أصبحَ قالت امرأته:اذهب فانظر مافعلت أمی:فذهب فما وجد منها
الاّ ما فَضُلَ عن السّبعِ،فأخذَ عظامها،وأتی امرأتهُ،فماتت کمداً.

(نزهة المجالس للثعالبی عن المنتظم لابن الجوزی)

ترجمه : ابن جوزی نے فرمایا: حدیث نبوی میں آیا ہے۔علی قائله
افضل الصلوة والسلام ۔بنی اسرائیل میں بہت عجوبہ ہیں،ان سے حدیث
بیان کرو کوئی حرج نہیں۔اور میں تم سے دو بڑھیوں کی بات بیان کرتا
ہوں۔ابن الجوزی نے کہا: بنی اسرائیل میں ایک فرد تھا جو اپنی بیوی سے محبت
کرتا تھا،اس کی ماں بھی تھی جو بہت بوڑھی اور سخی عورت تھی،اور اس کی بیوی
کی ماں بھی تھی ،بہت بوڑھی اور بری تھی اس کی بیٹی اپنے شوہر کی ماں سے
جھگڑا فساد کرتی رہتی تھی۔اور دونوں بوڑھیوں کی نظر چلی گئی تھی،اس کی بیوی
ہمیشہ لڑتی رہتی یہاں تک کہ وہ شخص اپنی ماں کو لیکر نکل گیا اور اس کو وسیع بیابان
میں چھوڑ دیا،اس کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں رکھا۔تاکہ اس بوڑھی کو در
ندے کھالیں پھر وہ اس کو چھوڑ کر لوٹ گیا۔اس کو درندوں نے گھیر لیا،اس
کے پاس ایک فرشتہ نے آکر کہا یہ کیسی آوازیں جنہیں میں تمہارے پاس سن
رہا ہوں، بوڑھی نے جواب دیا اچھی آوازیں ہیں یہ اونٹ ،گائے ،بکری کی
آوازیں ہیں،فرشتہ نے کہا اچھا ہے ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا،پھر وہ فرشتہ لوٹ
گیا جب عورت نے صبح کی تو وادی اونٹ گائے بکریوں سے بھر گئی تھی،تو اس
کے بیٹے نے کہا چل کے دیکھیں ماں نے کیا کیا،وہ آیا دیکھا تو وادی اونٹ
گائے،بکریوں سے بھری پڑی ہے،اس نے کہا اے ماں یہ کیا ہے،ماں نے
جواب دیا۔تو نے میری نافرمانی کی اور جورو کی غلامی اس نے اپنی ماں کو

اٹھایا۔اوراس کے ساتھ اس کو بھی لے گیا جو اللہ نے اس کو عطا کیا تھا،اوراپنی
ماں کو اپنی بیوی کے پاس لیکر آ گیا،اس سے اس کی بیوی نے کہا واللہ میں نہ
مانوں گی یہاں تک کہ تو میری ماں کو لے جا اور جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا وہیں
اس کو بھی چھوڑ آ،وہ اس کو لے گیا۔جب شام ہوئی اس کو درندوں نے گھیر لیا
پھر وہی فرشتہ آیا جو اس کی ماں کے پاس آیا تھا،فرشتہ نے کہا ارے بوڑھیا یہ
آوازیں کیسی ہیں بوڑھیا نے جواب میں کہا بری آوازیں ہیں،درندوں کی
آوازیں ہیں جو مجھے کھالینا چاہتی ہیں،فرشتہ نے کہا بری ہے تو ایسا ہی ہوگا،
پھر فرشتہ لوٹ گیا ایک درندہ اس کے پاس آیا اور اس کو کھالیا۔جب صبح ہوئی
اس کی بیوی نے کہا جاؤ دیکھو میری ماں نے کیا کیا:شوہر گیا وہاں کچھ نہ پایا مگر
درندوں سے بچی ہوئی ہڈیاں پائیں۔اس نے اس کی ہڈیوں کو لیا اور اپنی بیوی
کے پاس آیا تو وہ بھی غم سے مرگئی۔

بنی اسرائیل کا ایک نوجوان

قال أنسُ بن مالك:كان في بني اسرائيل شابٌ اذا قرأ
التورلة؛خرج الرجالُ والنساءُ لِحُسنِ صوته،وكان يشرب الخمر؛
فقالت له أمه:لو عَلِمَ بك عبادُ نبي اسرائيل لأخرجوك من جوار
هم.فدخل ليلة وهو سكران،فقرأ التوراة؛فاجتمع الناس،فقالت له
أمه:قُم فتوضأ،فضرب وجهها،فقلع عَينَها،وقلع سِنها،فقالت:لا
رضيَ الله عنك.فلما أصبح ورآها،قال:السلامُ عليكِ يا أماه،فلا

أراكِ بعدها الى يوم القيامةِ.فقالت:لا رضي الله عنك أينما
توجّهتَ.فذهب الى جبل يعبدُ ربَّهُ،فعبد ربه فيه أربعينَ سنة،حتى
لصق جلدُهُ على عظمهِ،رفع رأسه،وقال:يارب،ان كنت غفرت لي،
فاعلمني،فهتف بهِ هاتفٌ:رِضايَ من رضا أُمِّكَ.فرجع
اليها،وناداها: يا مفتاح الجنةِ ان كنتِ بالحياة فواطرباهُ،وان كنتِ
ميتة،فواعذاباه. فقالت:من هذا؟قال:ولدُكِ فلان.فقالت:لا رضي
اللهُ عنك.فتقدم اليها،وقطع يدهُ،وقال:هذه التي قلعت عينكِ لا
تصحبني أبدا. ثم قال لأصحابه:اجمعوالي حطبا ونارا: ففعلوا،
فوثب فيها،وقال لجسده:ذق نار الدنيا،قبل نار الآخرة.فأخبروا أُمَّهُ
بذالك،فنادَتهُ يا قرة عيني أينَ أنتَ؟ قال بين النيران.فقالت يا بني
رضي الله عنكَ.فأمَرَ الله تعالیٰ جبريلَ فمسح بريشة من جناحهِ
على عَينِها وسنها؛فعادتا كما كانتا،ثم مسح على يدِ ولدِها فعادت
كما كانت باذنِ الله تعالیٰ.(نزهة المجالس للثعالبی)

ترجمہ :انس ابن مالک نے فرمایا: نبی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جب
وہ تورات پڑھتا تو مرد،عورتیں،اس کی خوبصورت آواز سننے کے لیے نکل
پڑتے،اوروہ شراب پیتا تھا تو اس کی ماں نے اس سے کہا،نبی اسرائیل کے
عبادت گزار اگر تیرے بارے میں جان گئے تو تجھ کو اپنے پڑوس سے نکال
دیں گے،ایک رات نشہ کی حالت میں گھر میں داخل ہو کر اس نے تورات

پڑھی لوگ جمع ہوگئے تو اس سے اس کی ماں نے کہا، اٹھو وضو کرو تو اس نے ماں
کے چہرے پر تھپڑ مارا، اس کی آنکھ نکل گئی، دانت نکل گیا۔ ماں نے کہا اللہ تجھ
سے راضی ہو اس کے بعد جب اس نے صبح کی السلام علیک یا اماہ کہا اور کہا، اس
کے بعد میں تجھ کو قیامت تک نہ دیکھوں گا، تو پھر ماں نے کہا اللہ تجھ سے راضی
نہ ہو جہاں بھی تو رہے، وہ ایک پہاڑ پر چلا گیا وہاں وہ اپنے رب کی عبادت
کرتا تھا، وہاں اس نے اپنے رب کی چالیس سال عبادت کی یہاں تک اس
کی کھال اس کی ہڈیوں سے چپک گئی، پھر اس نے سر اٹھایا اور عرض کیا اے
رب اگر تو نے مجھے بخش دیا ہے تو مجھے بتا دے، تو ایک آواز دینے والے نے
آواز دی۔ رضای من رضا امك۔ میری رضا تیری ماں کی رضا سے ہے،
وہ اپنی ماں کی طرف لوٹ گیا اور اس کو پکارا اے جنت کی کنجی اگر تو زندہ ہے تو
ہائے خوشی ہے، اور اگر تو مر گئی ہے تو ہائے عذاب ہے۔

ماں نے کہا کون ہے، لڑکے نے جواب دیا۔ تیرا فلاں لڑکا ہے، ماں
نے (پھر) کہا اللہ تجھ سے راضی نہ ہو۔ وہ ماں کی طرف بڑھا اور اپنا ہاتھ کاٹ
کر بولا یہ ہے تیری آنکھ نکلنے کا بدلا (اب) تو میرے ساتھ کبھی زندگی بسر نہ
کرے گی، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لیے لکڑیاں اور آگ جمع
کرو۔ انہوں نے کر دیا تو وہ اس میں کود گیا، اور اپنے جسم سے بولا آخرت کی
آگ سے پہلے دنیا کی آگ کا مزہ چکھ، لوگوں نے اس کی ماں کو اس واقعہ کی
خبر دی، اس کی ماں پکار اٹھی میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے دل کے

ٹکڑے۔ تو کہاں ہے اس نے جواب دیا۔ آگ کے بیچ ہوں۔ اس نے کہا
اے میرے بیٹے اللہ تجھ سے راضی ہو جائے، تو اللہ نے جبرئیل کو حکم دیا،
جبرئیل نے اپنے بازو کے ایک پر سے اس عورت کی آنکھ اور دانت کو ملا دیا وہ
ویسے ہی ہو گئے جیسے پہلی تھی پھر اس عورت کے لڑکے کے ہاتھ پر اپنے پر کو ملا
دیا تو اس کا ہاتھ بھی اللہ کے اذن سے ویسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا۔

داوود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک آدمی

دخل رجلان على داود عليه السلام ،فأخبره ملكُ الموتِ
أن أحدهما يموت بعد سبعة أيام،ثم رآه داود بعد مدّة،فسألَ ملكَ
الموت عنه،فقال:انه لما خرج من عندك وصل رحمه،فزاد الله في
عُمره عشرين عاماً.قال الضحاك:انّ العبدَ يبقى من عمره ثلاثة
أيام،فيصل رحمه فتصير ثلاثين سنة،وأيضاً يبقى من عمره ثلاثون
سنة،فيقطع رحمه فتصيرُ ثلاثة أيام.

ترجمہ : دو لوگ داوود علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے، داوود علیہ السلام
کو ملک الموت نے بتا دیا کہ ان میں سے ایک سات دن بعد مر جائے گا، پھر
داوود نے اس کو ایک زمانہ تک دیکھا تو ملک الموت سے اس کے بارے میں
معلوم کیا، تو ملک الموت نے جواب دیا۔ وہ شخص جب آپ کے پاس سے نکلا
تو اس نے اپنے ذی رحم کے ساتھ صلہ رحمی کی۔ تو اللہ نے اس کی عمر میں بیس
سال بڑھا دیئے۔

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ بندہ کی عمر سے تین دن رہ جاتے ہیں،
اور وہ اپنے ذی رحم کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، وہ تین دن تیس سال ہو جاتے
ہیں اور نیز اس کی عمر کے تیس سال ہوتے ہیں، اور وہ اپنے ذی رحم سے قطع
حسن سلوک کرتا ہے تو وہ تین دن ہو جاتے ہیں۔

۹. جریج العابد

عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عن النبي صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم قال: "لم يتكلم في المهد الا ثلاثة: عيسى بن مريم،
وصاحب جريج، وكان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة فكان
فيها، أمه وهو يصلي فقالت: يا جريج. فقال: يارب أمي
وصلاتي، فأقبل على صلاته، فانصرفت. فلما كان من الغد أتته وهو
يصلي فقالت: يا جريج فقال: أي رب أمي وصلاتي. فأقبل على
صلاته، فقالت: اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه
المومسات. فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته، وكانت امرأة بغي
يتمثل بحسنها فقالت: ان شئتم لأفتننهُ فتعرّضت له، فلم يلتفت اليها،
فأتت راعيا كان ياوي الى صومعته، فامكنته من نفسها، فوقع عليها،
فحملت، فلما ولدت قالت: هو من جريج فأتوه فاستنزلوه وهدموا
صومعته، وجعلوا يضربونه، فقال: ماشأنكم؟ قالوا: زنيتَ بهذه البغي؛
فولدت منك. أين الصبي؟ فجاء وابه فقال: دعوني حتى أصلي،

فصلى، فلما انصرف أتى الصبي، فطعن في بطنه وقال: يا غلام من
أبوك؟ قال: فلان الراعي، فأقبلوا على جريج يقبلونهُ ويتمسحون
به، وقالوا: نبني لك صومعتك من ذهب. قال: لا، أعيدوها من طين
كما كانت، ففعلوا.

ترجمہ: ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا
ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد میں تین لوگوں نے کلام کیا ہے
عیسیٰ ابن مریم اور صاحب جریج نے، جریج ایک عابد آدمی تھا۔ جریج نے
ایک صومعہ بنایا وہ اس میں تھا، ان کی ماں ایسے وقت آئی کہ وہ نماز پڑھ رہے
تھے، ماں نے کہا: جریج، جریج نے عرض کیا، اے رب میری ماں ہے اور میری
نماز ہے، اس نے نماز شروع کر دی ماں لوٹ گئی، پھر دوسرے دن آئی جب
کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، ماں نے پکارا جریج۔ جریج نے عرض کیا اے رب
میری ماں ہے اور میری نماز ہے، پھر نماز پڑھنی شروع کر دی، ماں نے کہا اے
اللہ اس کو موت نہ دینا جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اور
اس کی عبادت کا بنی اسرائیل چرچا کرتے تھے، اور ایک بدکار عورت تھی جو
اپنے حسن میں مثال تھی، اس نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں اس کو ضرور فتنہ میں
ڈالدونگی تو اس عورت نے اپنے کو اس جریج کے سامنے پیش کیا، جریج نے اس
کی طرف توجہ نہ کی، وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعہ کے
پاس آتا تھا، اس عورت نے اس چرواہے کو اپنے جسم پر قدرت دی، وہ اس پر

واقع ہو گیا اب یہ عورت اس چرواہے سے حاملہ ہو گئی۔ جب اس نے لڑکا جنا
تو کہا کہ یہ جریج کا ہے، لوگ جریج کے پاس آئے اس کو اتار لیا، اور اس کے
صومعہ کو ڈھادیا۔ اور اس کو مارنے لگے، جریج نے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے،
لوگوں نے کہا اس بدکار سے تم نے زنا کیا ہے، اس نے تمہارا لڑکا جنا ہے،
جریج نے کہا بچہ کہاں ہے وہ لوگ اس کو لے کر آئے، جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو
تاکہ میں نماز پڑھ لوں جریج نے نماز پڑھ لی، جب لوٹ کر بچہ کے پاس آئے
اس کے پیٹ میں انگلی گڑائی اور کہا اے بچہ بتا تیرا باپ کون ہے، اس بچہ نے
کہا فلاں چرواہا ہے وہ سب لوگ جریج کو چومنے لگے، اس کو چھونے لگے،
لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارا صومعہ سونے سے بنا دیں، اس نے جواب دیا نہیں
مٹی کا جیسا تھا ویسا ہی بنا دو۔ انہوں نے ویسا ہی کیا۔

سمجھدار آدمی

عن طاووس قال: كان رجل له أربع بنين، فمرض، فقال
أحدهم: اما أن تمرّضوه وليس لكم من ميراثه شيء، واما أن أمرضه
وليس لي من ميراثه شيء، قالوا: مرّضهُ، وليس لك من ميراثه
شيء. فمرضه حتى مات، ولم يأخذ من ميراثه شيئا. فاتى في النوم
فقيل له: ائتِ مكان كذا و كذا فخذ منه دينارا فذهب فأخذه، ثم
خرج به الى السوق، فاذا هو برجل يحمل حوتين (☆ اى
سمكين) فقال: بكم هُما؟ قال: بدينار. فأخذهما منه بدينار، ثم انطلق

بهما، فلما دخل بيته شق بطنهما، فوجد في بطن كل واحدة منهما
دُرّة لم ير الناس مثلها. فبعث الملك يطلب دُرّة يشتريها، فلم توجد
الا عنده، فباعها بوقر ثلاثين بغلا ذهبا. فلما رآها الملك قال: ما
تصلح هذه الا بأخت، اطلبوا أختها وان أضعفتم. فجاءوه فقالوا:
اعندك أختها؟ و نعطيك ضعف ما أعطيناك؟ قال: وتفعلون؟ قالوا: نعم
فاعطاهم أياها بضعف ما أخذوا الأولى. (حلية الأولياء لأبى نعيم)

ترجمہ : طاووس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، ایک آدمی کے چار
بیٹے تھے وہ بیمار ہو گیا، ان میں سے ایک نے کہا یا تو تم اس کی تیمارداری کرو
اور اب کی میراث سے تمہارا کوئی حصہ نہ ہوگا، یا میں اس کی تیمارداری کروں
اور اس کی میراث میرا کوئی حصہ نہ ہوگا، انہوں نے (تینوں بیٹوں نے) کہا تو
ہی اس کی تیمارداری کر اور تیرے لیے اس کی میراث سے کوئی حصہ نہ ہوگا،
اس نے اپنے باپ کی موت تک تیمارداری کی۔ اور اپنے باپ کی میراث سے
کچھ نہ لیا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا اس سے کہا گیا فلاں جگہ آؤ اور
وہاں سے ایک دینار لے لو۔ تو وہ گیا وہاں سے دینار لے لیا، پھر دینار لیکر
بازار گیا وہ ایک شخص کے پاس گیا جس کے پاس دو مچھلیاں تھیں، اس نے
پوچھا کتنے میں ہیں دونوں؟ اس نے کہا ایک دینار میں، اس نے ان دونوں کو
ایک دینار میں لے لیا پھر ان کو لے کر گھر چلا آیا ان کا پیٹ چیرا، ان دونوں
کے پیٹ سے اس کو ایک ایک ایسا موتی ملا کہ ان کے جیسا لوگوں نے دیکھا

نہیں تھا، بادشاہ نے ہرکارے کو بھیجا ایک بے مثل موتی تلاش کر کے خرید کر
لائے، وہ موتی صرف اسی کے پاس ملا اس نے تین گدھوں کے بوجھ کے
برابر سونے سے اس کو بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے اس موتی کو دیکھا تو کہا یہ تو
اپنے جوڑی دار کے ساتھ ہی اچھا لگے، اس کا دوسرا بھی لیکر آؤ اگر چہ دوگنی
قیمت دینی پڑے، بادشاہ کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کی اس کا دوسرا
بھی تمہارے پاس ہے جو قیمت پہلے دی تھی اس کی دوگنی قیمت دیں گے، اس
نے کہا اور تم ایسا کروگے انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے دوسرا بھی ان کو پہلے
والے سے دوگنی قیمت میں دے دیا۔

تین غار والے تین آدمی

وفی روایة البخاری قال: بینما ثلاثة نفر یتماشون، أخذهم
المطر، فمالوا الی غار فی الجبل، فانحطّت علی غارهم صخرة من
الجبل، فأطبقت علیهم، فقال بعضهم لبعض: انظروا أعمالا
عملتموها لله عز و جل صالحة، فادعوا الله بها لعلهُ یفرجها، فقال
أحدهم: اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران، ولی صبیة
صغار، کنت أرعی، فاذا رُحتُ علیهم فحلبتُ لهم؛ بدأتُ بوالدیّ
أسقیهما قبل ولدی وانه، نأی الشجر، فما أتیتُ حتی
أمسیتُ، فوجدتهما قد ناما، فحلبتُ کما کنتُ أحلُبُ، فجئتُ
بالحِلَابِ، فقمتُ عندَ رُئوسهما أکرَہُ ان أوقظهما من

نومهما، وأکرہُ أن أبدأ بالصبیة قبلهُما، والصبیة یتضاغونَ عند
قدمی، فلم یزل ذلك دابِی وَدابهم حتی طلع الفجر، فان کُنتَ تعلمُ
أنی فعلت ذلك ابتغاءَ وجهكَ، فافرج لنا فرجة نری منها
السماء، ففرّج الله عز و جل لهم حتی رأوا منها السماء. وذکر
الحدیث. (البخاری)

ترجمہ : بخاری کی روایت میں ہے: تین لوگ جا رہے تھے کہ بارش آ گئی
وہ پہاڑ میں ایک غار میں گھس گئے، ان کے غار پر پہاڑ سے ایک چٹان آ گری
جس نے ان کو ڈھانک دیا، تو ایک دوسرے سے بولے کہ اپنے اپنے نیک
اعمال پر نظر دوڑاؤ جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہیں ان کے واسطہ سے اللہ سے
دعا کرو شاید اس کو کھول دے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ میرے دو
بہت زیادہ بوڑھے ماں باپ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں
بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں گھر آتا ان کے لیے دودھ دوھتا، اپنے بچوں
سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا۔ میں دن چھپنے کے بعد آیا میں نے ان کو سویا
ہوا پایا میں نے دوھا جیسا کہ دوھتا تھا، دودھ کا پیالہ لیکر ان کے سرہانے کھڑا
ہو گیا میں نے ان کو نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا
بھی پسند نہ کیا، اور بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلا رہے تھے، میں
کھڑا رہا بچے بھوک سے بلبلاتے رہے یہاں تک فجر طلوع ہو گئی، بیشک تو
جانتا ہے کہ وہ سب میں نے تیرے خوشنودی کے لیے کیا ہے تو ایک جھروکا

کھول دے تاکہ اس سے ہم آسمان دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے تھوڑا سا غار کھول دیا یہاں تک کہ انہوں نے آسمان دیکھ لیا۔ (امام بخاری نے پوری حدیث بیان کی)

۱۲۔قصة قديمة

يروى أن رجلا فقيراً كانت لـه زوجة وأولاد و أب عجوز،و كانت امرأته تضيق بأبيه،ولا تكف عن اظهار ضجرها من وجوده،حتى قرر الرجل فى يوم من الأيام أن يتخلص منه،فقال له:فلنخرج الى الجبل يا أبتاه لنشُمّ الهواء الطيب.

وحمله على كتفه ومضى به ميمما شطر الجبل،والأب العجوز ساكت لا يقول شيئا،وعندما وصل الرجل الى حافة من حواف الجبل العالية أنزل والده عن كاهله،وقال:ننزل هنا.

فقال لـه الأب بصوت واهن:ليس هذا الموضع ،بل الى الأمام قليلا؛فدهش الرجل.

وقال: العجوز:نفس الذى تريد فعلَهُ بى يا ولدى،فعلتُهُ بأبى وأنا شاب مثلك.حملته الى هذا الجبل وألقيته من فوق حافته التى هناك.انه يا ولدى لا يغفل ولا ينام،وكما تدِيْنُ تُدَانَ.

ترجمہ : ایک فقیر آدمی تھا،اس کے بیوی بچے تھے اور ایک بوڑھا باپ تھا اور اس کی بیوی اس کے باپ کے ساتھ کنجوسی کرتی تھی اس بوڑھے سے کنجوسی

کا اظہار کرنے میں نہ گئی کرتی تھی یہاں تک کہ ایک دن اس نے یہ طے کر لیا کہ بوڑھے سے چھٹکارا پا لے۔ اپنے باپ سے کہا ارے ابا پہاڑ پر چلیں تر و تازہ ہوالیں اور اپنے باپ کو کاندھے پر سوار کیا اور پہاڑ کی چوٹی کا اراد کر کے لے گیا بوڑھا باپ خاموش کچھ نہیں بولتا۔ اور جب پہاڑ کی بلند گوپھاوں میں سے ایک گوپھا میں پہونچا اپنے باپ کو اپنے کاندھے سے اتارا اور کہا ہم یہیں اترتے ہیں اس سے باپ نے دھیمی آواز میں کہا یہ وہ جگہ نہیں ہے بلکہ تھوڑی سی آگے ہے فقیر چونک گیا یعنی جو کام تم میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو میں نے اپنے باپ کے ساتھ کیا تھا اور اس وقت میں تمہاری طرح جوان تھا اپنے باپ کو میں بھی پہاڑ پر لیکر آیا تھا اور میں نے اس کو اس وادی کے اوپر ڈال دیا تھا جو وہاں ہے۔ بیشک اے میرے بچہ وہ اللہ نہ غافل ہے نہ سوتا ہے اور جیسا تم کروگے ویسا ہی بھروگے۔

آخری امت کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے واقعات

۱۔قصة علقمة

وروى اَبان عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان شاب على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يسمى عقلمة،وكان شديد الاجتهاد،عظيم الصدقة،فمرض،فاشتد مرضه، فبعثت امرأته الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أن زوجى فى النزع، فأردت أن أعلمك بحاله،فقال رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه وسلم لبلال و علی وسلمان وعمار:اذهبوا الی علقمة
فانظروا ما حاله.فانطلقوا حتی دخلوا علیه،فقالوا له:قل لا اله الا
الله،فلم ینطق لسانه،فلما أیقنوا أنه هالك،بعثوا بلالاً الی رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیخبره بحاله،فقال رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم:هل له أبوان"؟فقیل له:أما أبوه فقد مات،وله ام
کبیرة السن،فقال:یا بلال انطلق الی ام علقمة،فأقرئها منی السلام،
وقل لها ان قدرت علی المسیر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم والا فقرّی حتی یأتیك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم.فأخبرها،فقالت:نفسی لنفسه الفداء،أنا أحق باتیانه،فأخذت
العصا فمشت حتی دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم فلما أن سلّمت علیه،ردّ علیها السلام،فجلست بین یدی
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال:"اصدُقِینی،فان
کذبتنی،جاء نی الوحی من الله تعالیٰ،کیف کان حال
علقمة"؟قالت:یا رسول الله،کان یصلی کذا،ویصوم کذا،و کان
یتصدق بجملة من الدراهم ما یدری کم وزنها،وما عددها،قال:
"فما حالك وحاله"قالت:یا رسول الله انی علیه ساخطة واجدة،
قال لها:"ولم ذلك"؟قالت:کان یُؤثِرُ امرأته علیّ،ویُطِیعُها فی
الأشیاء ویعصینی.فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم "سخط أمه حجب لسانه عن شهادة أن لا اله الا الله".ثم
قال لبلال:"انطلق واجمع حطبا کثیراً حتی أحرقه بالنار"فقالت یا
رسول الله ابنی و ثمرة فؤادی تحرقه بالنار بین یدیّ،فکیف یحتمل
قلبی؟فقال لها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم"یا أمّ علقمة
عذاب الله اشد وابقی،فان سَرّكِ أن یغفرَ الله له،فارضی عنه،
فوالذی نفسی بیده لا تنفعه الصلاة ولا الصدقة مادُمتِ علیه
ساخطة".فرفعت یدیها وقالت:یا رسول الله،أشهِدُ الله فی
سمائه،وأنت یا رسول الله،ومن حضرنی،أنی قد رضیتُ عن
علقمة.فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم"انطلق یا بلال
فانظر هل یستطیع علقمة أن یقول لا اله الا الله.فلعل أم علقمة
تکلمت بما لیس فی قلبها حیاءً من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم،فانطلق بلال،فلما انتهی الی الباب سمع علقمة یقول:لا اله
الا الله.فلما دخل قال:یا هؤلاء ان سخط أم علقمة حجب لسانه
عن الشهادة،وان رضاها أطلق لسانه،فمات من یومه.فأتاه رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأمر بغسله وتکفینه،وصلی علیه، ثم
قام علی شفیر القبر وقال:"یا معشر المهاجرین والأنصار من فضّل
زوجته علی أمه،فعلیه لعنة الله،ولا یقبل منه صرفٌ ولا عدلٌ یعنی
الفرائض والنوافل.(تنبیه الغافلین للسمرقندی)

ترجمہ: انس بن مالک سے ابان نے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور حیات میں علقمہ نام کے ایک نوجوان تھے بڑے عبادت گزار اور بہت زیادہ صدقہ کرنے والے، وہ بیمار ہو گئے اور ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خبر بھیجی کہ میرا شوہر حالت نزع میں ہے، میں سوچتی ہوں کہ ان کے حال سے آپکو باخبر کردوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال وعلی سلمان و عمار سے فرمایا: علقمہ کے پاس جاؤ دیکھو ان کا کیا حال ہے، یہ حضرات چلے گئے یہاں تک کہ ان کے پاس داخل ہو گئے، اور انہوں نے کہا علقمہ کہو لا الہ الا اللہ ان کی زبان نہ چلی، جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ مرہی جائیں گے بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا تا کہ ان کے حال کی خبر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کے ماں باپ ہیں، عرض کیا گیا ان کے باپ تو مرچکے ہیں اور ان کی ماں ہے جو بوڑھی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ام علقمہ کے پاس جاؤ ان کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا اگر تم رسول اللہ کے پاس آسکتی ہو تو آجاؤ ورنہ رکی رہو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے پاس آجائیں گے۔ بلال نے بوڑھیا کو یہ خبر دے دی۔ بوڑھیا نے کہا میری جان ان کی جان پر فداء۔ میں آنے کی زیادہ حقدار ہوں اپنا ڈنڈا لیا اور چلدی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگئی، جب علقمہ کی ماں نے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سچ سچ بتاؤ اگر جھوٹ بولو گی اللہ کی طرف سے میرے پاس وحی آجائیگی، علقمہ کے حالات کیسے تھے، انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ اتنی اتنی نماز پڑھتا تھا اتنے اتنے روزہ رکھتا تھا وہ اپنے سارے دراہم صدقہ کر دیتا تھا، اس کو دراہم کا نہ وزن معلوم ہوتا تھا نہ گنتی معلوم ہوتی تھی، تمہارا اور اس کا معاملہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو اس سے سخت ناراض ہوں۔ ارشاد فرمایا کیوں ناراض ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا ہے اور تمام معاملات میں بیوی کی مانتا ہے، اور میری نافرمانی کرتا ہے، ماں کی ناراضگی نے زبان کو کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ سے روک دیا ہے۔

پھر بلال سے کہا کہ جاؤ لکڑیاں جمع کرو یہاں تک کہ میں علقمہ کو آگ سے جلادوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا ہے میرے دل کا چین ہے، آپ اس کو میرے سامنے جلائیں گے میرا دل کیسے برداشت کر پائے گا؟ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علقمہ کی ماں اللہ کا عذاب تو بہت سخت اور دیرپا ہے اگر تو چاہتی ہے کہ اللہ اس کو بخش دے تو تو اس سے راضی ہو جا، قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کو نماز صدقہ فائدہ نہ دے گا جب تک تو اس سے ناراض رہے گی۔ اس

عورت نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا یارسول اللہ میں آسمان میں اللہ کو گواہ بناتی ہوں اور یارسول اللہ آپ کو اور ان کو جو میرے پاس موجود ہیں بیشک میں علقمہ سے راضی ہو گئیں، رسول اللہ نے فرمایا۔ اے بلال جاؤ دیکھو کیا علقمہ لا الہ الا اللہ کہہ پارہے ہیں، شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیاءً ام علقمہ نے وہ بات کہی ہو جوان کے دل میں نہیں ہے، بلال چلے گئے جب دروازے پر پہونچے علقمہ کو لا الہ الا اللہ پڑھتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشریف لائے ارشاد فرمایا۔ اے لوگوں ام علقمہ کی ماں کی ناراضگی نے اس کی زبان کو کلمہ شہادت سے روک لیا تھا، اور اس کی رضا مندی نے اس کی زبان کو چلا دیا یعنی ماں کی رضا مندی نے زبان پر کلمہ شہادت جاری کر دیا۔ علقمہ کا انتقال اسی دن ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علقمہ کے گھر آئے علقمہ کے غسل اور تکفین کا حکم دیا۔ اور ان پر نماز پڑھی پھر قبر کے کنارے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ اے مہاجرین وانصار کے گروہ جس نے اپنی بیوی کو اپنی ماں پر ترجیح دی، تو اس پر اللہ کی لعنت، اس کے فرائض و نوافل قبول نہیں کیے جائیں گے۔

حضور کے عہد مبارک میں ایک نوجوان

وروی عن عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ قال: کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتاہ آت، فقال: شاب یجودُ بنفسہ، فقیل لہ: قل لا الہ الا اللہ، فلم یستطع، فقال: کان یصلی؟ فقال:

نعم، فنهض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ونهضنا معه، فدخل على الشاب، فقال له: قُل لا اله الا الله، فقال: لا أستطيع قال: لم؟ قال: كان يعق والدته، فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أحيّةٌ والدته؟ قال: نعم، قال: أدعُوها، فدعوها فجاءت، فقال: هذا ابنُك؟ فقالت: نعم فقال لها: أرأيت لو أجّجتُ نارا ضخمةً، فقيل لك: ان شفعتِ له خلينا عنه، والا حرقناهُ بهذه النار، أكنتِ تشفعين له؟ قالت: يا رسول الله اذا أشفع له. قال: فأشهدِی الله وأشهدِينی قد رضيتِ عنه. قالت: اللهم انی أشهدُكَ، وأشهدُ رسولك أنی قد رضيتُ عن ابنی، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يا غلامُ قل: لا اله الله وحدهُ لا شريك له، وأشهدُ أنّ مُحمداً عبدهُ و رسوله، فقالها، فقال رسول اللهِ صلی الله عليه وسلم: الحمد لله الذی أنقذهُ بی من النار. (رواه الطبرانی والأمام أحمد مختصرا)

ترجمہ: عبداللہ ابن عوفی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ کے پاس ایک آنے والا آیا اور عرض کیا، ایک نوجوان مر رہا ہے اس سے کہا جاتا ہے لا الہ الا اللہ کہو وہ کہہ نہیں پا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا وہ نماز پڑھتا تھا، آنے والے عرض کیا ہاں، پڑھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ گئے جوان کے پاس آگئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ۔اس نے عرض کیانہیں کہہ پا رہا ہوں ۔رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیوں۔اس نے عرض کیا وہ اپنی ماں کی
نافرمانی کرتا تھا۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کی ماں زندہ
ہے۔عرض کیا گیاہاں زندہ ہے۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی
ماں کو بلاؤ، اس کو بلایا گیا۔وہ آگئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔یہ تیرا بیٹا ہے اس نے عرض کیاہاں۔میرا بیٹا ہے۔اس عورت سے نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیارائے ہے تمہاری اگر میں بہت بڑی آگ
بھڑکاؤں تم سے کہا جائے اگر تم اس کی سفارش کرو تو ہم اس کو چھوڑ دیں گے ور
نہ ہم اس کو اس آگ سے جلادیں گے، کیا تم اس کی سفارش کروگی ، اس نے
عرض کیا تب تو سفارش کرونگی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کو گواہ بنا
اور مجھے گواہ بنا۔تو اس سے راضی ہوگئی، اس نے عرض کیا: اے اللہ میں تجھے
گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی
ہوگئیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے لڑکے کہو لا الہ اللہ
وحدہ لا شریك له واشهد ان محمد عبد ہ و رسوله اس عورت سے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیا فرمایا یہ فرمایا۔الحمد لله الذی
انقذہ بی من النار ۔تمام حمد اللہ کے لیے جس نے میرے طفیل اس کو آگ
سے نکال دیا۔

خیر التابعین أویس القرنی:

وعن أسير بن عمرو ويقال:ابن جابر وهو"بضم الهمزة
وفتح السين المهملة"قال: كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه اذا
أتى عليه امدادُ أهل اليمن سألهم:أفيكم أويسُ بن عامر؟حتى أتى
على أويس رضى الله تعالىٰ عنه،فقال له:أنت أويس بن عامر؟قال:
نعم،قال:من مرادٍ ثُمّ من قرنٍ(☆ بطن من قبيلة مراد)؟قال:نعم قال:
فكان بك برص،فبرأت منه الا موضع درهم؟قال:نعم قال:لك
والدة؟قال:نعم،قال:سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ يقول:"يأتى
عليكم أويسُ بن عامرٍ مع امداد أهل اليمن من مراد،ثم من قرن
كان به برص،فبرأ منه الا موضع درهم،له والدة هو بها برٌ (صفة
الصفوة) لو أقسم على الله لأبرّهُ،فان استطعت أن يستغفر لك
فافعل"فاستغفر لى،فاستغفرله،فقال له عمر:أين تريد؟قال:الكوفة،
قال: ألا أكتب الى عاملها؟قال:أكون فى غبراء الناس أحب
الىّ،فلما كان من العام المقبل،حجّ رجلٌ من أشرافهم فوافى
عمر،فسأله عن أويس،فقال:تركته رثّ البيتِ،قليل
المتاع،قال:سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:
"يأتى عليكم أويسُ بن عامر مع امداد أهل اليمن من مرادٍ،ثم من
قرن كان به برص،فبرأ منه الا موضع درهم،له والدة هو بها برٌّ لو

أقسمَ على الله لأبَرّهُ، فان استطعت أن يستغفر لك فافعل" فأتى أويساً، فقال: استغفر لي، قال: أنت أحدث عهدا بسفر صالح، فاستغفر لي. قال: لقيت عمر؟ قال: نعم، فاستغفر له، ففطنَ له الناس، فانطلق على وجهه. (رواه مسلم)

ترجمہ : اسیر بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ان کے پاس اہل یمن کی امداد آتی تو وہ ان سے معلوم کرتے کیا تم میں اویس ابن عامر ہیں، یہاں تک کہ ان کے پاس اویس آگئے ان سے عمر نے کہا کیا تم ہی اویس بن عامر ہو، اویس نے جواب دیا ہاں۔ عمر نے پوچھا مراد کی شاخ قرن سے ہو، انہوں نے کہا ہاں، عمر نے پوچھا کیا تم کو برص تھا تمہیں اس سے نجات مل گئی مگر ایک درہم کی برابر رہ گیا ہے، انہوں نے عمر سے پوچھا کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں، انہوں نے کہا ہاں۔ عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ تمہارے پاس قبیلہ مراد کی شاخ سے اویس بن عامر اہل یمن کے امداد کے ساتھ آئیں گے، ان کو برص ہوگا وہ برص ٹھیک ہو جائے گا مگر ایک درہم کے برابر رہ جائے گا، ان کی والدہ ہیں جن کی وہ بہت زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ ان کی قسم پوری کردے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ان سے اپنے لیے دعاء مغفرت کرالینا، میرے لیے استغفار کریں انہوں نے اس کے لیے استغفار کر دیا۔ عمر نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے، اویس نے کہا کوفہ کا۔ عمر نے کہا کوفہ کے گورنر کے نام آپ کے لیے

ایک خط لکھ دیتا ہوں، اویس نے کہا لوگوں کے درمیان رہنا مجھے زیادہ پسند ہے، جب اگلے سال اشراف مراد سے ایک شخص نے حج کیا اس شخص کی اور عمر کی اچانک ملاقات ہوگئی عمر نے اویس کے بارے میں پوچھا اس نے عرض کیا میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ ٹوٹا پھوٹا گھر۔ تھوڑا بہت سامان تھا۔ عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم لوگوں کے پاس اہل یمن کے امداد کے ساتھ اویس آئے گا وہ قبیلہ مراد کی شاخ قرن سے ہوگا، اس کو برص ہوگا سارا ٹھیک ہو جائے گا مگر ایک درہم کی مقدار رہ جائے گا ان کی ماں ہونگی جس کی وہ بہت زیادہ خدمت کرتے ہونگے، اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو ضرور اللہ اس کی قسم پوری کردے گا، اگر ہو سکے تو ان سے اپنے لیے دعاء مغفرت کرالینا، وہ شخص اویس کے پاس آیا اور عرض کیا آپ میرے لیے دعاء مغفرت کیجئے، اویس نے کہا تم سفر حج سے نئے نئے آئے ہو۔ ابھی ابھی آئے ہو۔ میرے لیے دعاء مغفرت کیجئے، اویس نے پوچھا تم نے عمر سے ملاقات کی ہے، اس نے کہا ہاں ان کے لیے بھی دعاء مغفرت کرو۔ لوگوں نے سمجھ لیا۔ پھر وہ روپوش ہوگئے۔

٤. ابو هريرة رضى الله عنه

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كنت أدعو أمي الى الاسلام وهي مشركة، فدعوتها يوما فأسمعتني في رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أكره. فأتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم وانا أبكي فقلت:يا رسول الله،اني كنت أدعو أمي الى
الاسلام فتأبى عليّ،واني دعوتها اليوم فأسمعتني فيكَ ما أكره،
فادعُ الله أن يهدي أمّ أبي هريرة:فقال:اللهم اهدِ أمّ أبي هريرة.،
فخرجتُ مستبشرا بدعوة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم فلما جئتُ قصدت الى الباب،فاذا هو مُجاف۔أي
مردود۔فسمعت أمي خِسّ قَدميّ،فقالت:مكانك يا أبا
هريرة.وسمعتُ حصحصة الماء،قال:ولبست دِرعَها،وأعجلت عن
خمارِها،ففتحت الباب وقالت:يا أبا هريرة،أشهدُ أن لا اله الا الله
وأشهد أن محمدا رسول الله.قال: فرجعتُ الى رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم فأخبرتهُ؛فحمِدَ الله وقال:خيرا وفي
رواية:فجئت أسعى الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
أبكي من الفرح كما بكيت من الحزن،فقلت:أبشر يا رسول الله
فقد أجاب الله دعوتك،قد هدى اللهُ أمّ أبي هريرة الى الاسلام.ثم
قلت:يا رسول الله،ادعُ الله أن يُحبِبني وأمي الى المؤمنين
والمؤمنات،والى كل مومن و مؤمنة.فقال.”اللهم حب عبيدك هذا
وأمّهُ الى كل مؤمن و مؤمنة“؛فليس يسمعُ بي مؤمن ولا مؤمنة الا
احبني.(حياة الصحابة)

ترجمه : ابوہریرہ سے ہے،انہوں نے فرمایا۔جب میری ماں مشرکہ تھیں

میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، میں نے ایک دن ماں کو اسلام کی دعوت دی،
اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں وہ باتیں سنا دیں
جو مجھے ناگوار گزریں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس روتے
ہوئے آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اسلام
کی دعوت دیتا تھا اور وہ انکار کرتی تھی اور آج میں نے ان کو دعوت دی تو اس
نے آپ کے بارے میں وہ سنا دیا جو مجھے ناگوار گزرا۔آپ اللہ سے دعا کریں
کہ اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
بارگاہ الٰہی میں عرض کیا،اے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔

میں خوشی خوشی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا لیکر نکلا جب
میں دروازے کی طرف بڑھا تو اس کو بند پایا،میری ماں نے میرے قدموں
کی آہٹ سنی۔بولی ابوہریرہ وہیں رکے رہو۔میں نے پانی کے گرنے کی آواز
سنی۔ابوہریرہ نے کہا:اورانہوں نے اپنی قمیص پہنی اور اوڑھنی کے بغیر جلدی
سے آئیں دروازہ کھول کر بولیں۔اے ابوہریرہ اشھد ان لا الہ الا اللہ
واشھد ان محمدا رسول اللہ ابوہریرہ نے بیان کیا۔میں الٹے پاؤں
رسول اللہ کے پاس موڑ گیا،ان کو خوش خبری دی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی
اور کہا بہت اچھا۔

دوسری روایت میں ہے۔ابوہریرہ نے بیان کیا میں دوڑتا ہوا خوشی
سے بھاگتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،جیسا کہ غم سے

رویا تھا میں نے کہا مبارک ہو یا رسول اللہ کہ اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرما لی۔ اللہ نے ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی توفیق عطا فرمادی۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھ کو اور میری ماں کو سارے مومنین اور مومنات اور ہر مومن ہر مومنہ کا چہیتا بنا دے، اللہ کے رسول نے دعا کی۔ اے اللہ اپنے اس بندہ کو اور اس کی ماں کو ہر مومن ہر مومنہ کا چہیتا بنا دے۔ ہر مومن اور ہر مومنہ نے مجھ کو اپنا چہیتا بنالیا۔

۵. اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

وأخرج ابن سعد عن محمد بن سيرين قال: بلغت النّخلة على عهد عثمان رضي الله عنه ألف درهم، قال: فعمد أسامة رضي الله عنه الى نخلة، فنقرها، وأخرج جُمّارها، فأطعمها أمه، فقالوا له: ما يحملك على هذا وأنت ترى النخلة قد بلغت ألف درهم؟ قال: انّ أمي سألتنيه، ولا تسألني شيئا أقدر عليه الا أعطيتها. (حياة الصحابة)

ترجمہ : ابن سعد نے اس کو محمد بن سیرین کی روایت سے لیا ہے، عثمان کے عہد خلافت میں کھجور کی قیمت ایک ہزار کو پہونچ گئی۔ ابن سیرین نے کہا کہ: میں نے کھجور کا ارادہ کیا اس کو کا گودا اور اس کا گوند نکال کر اپنی ماں کو کھلایا، لوگوں نے ان سے کہا اس بات پر تمہیں کس چیز نے ابھارا حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کھجور ہزار درہم کو پہونچ گئی ہے۔ انہوں نے جواب دیا میری ماں نے مجھ سے اسے مانگا تھا، جس چیز کی مجھے قدرت ہو اور مجھ سے میری ماں

مانگتی ہے تو میں اس کو وہ دے دیتا ہوں۔

٦: الحسن والحسین ابنا علی رضی اللہ عنہم

وأخرج البيهقي عن حسن بن حسن عن أبيه أن عمر بن الخطاب خطب أم كلثوم، فقال له علي رضي الله عنه. انها تصغر عن ذلك، فقال عمر: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: "كُلُّ سَبَبٍ ونسبٍ منقطع يوم القيامة الا سببي و نسبي" فأحبُّ أن يكون لي من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبب و نسب، فقال علي للحسن والحسين رضي الله عنهم: زوّجا عمكما، فقالا: هي امرأة من النساء تختار لنفسها. فقام علي مغضبا، فأمسك الحسن بثوبه وقال: لا صبر لي على هجرانك يا أبتاه، قال: فزوّجاه. (حياة الصحابة)

ترجمہ : بیہقی نے حسن مثنی سے، انہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے روایت کیا ہے کہ عمر ابن الخطاب نے ام کلثوم سے نکاح کا پیغام دیا، حضرت علی نے جواب دیا وہ تو نکاح کے معاملہ میں چھوٹی ہیں، عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر سبب ونسب منقطع ہوجائے گا مگر میرا سبب ونسب منقطع نہیں ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا حسب ونسب کا رشتہ جڑ جائے گا تو علی نے حسن وحسین سے فرمایا تم لوگ ام کلثوم سے اپنے چچا کا نکاح کردو۔ انہوں

نے عرض کیا وہ ایک عورت ہیں اپنے نفس کا اختیار رکھتی ہے، حضرت علی غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے، حضرت حسن نے حضرت علی کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا اباجان آپ کی جدائیگی کا غم مجھے برداشت نہ ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ حسنین کریمین نے حضرت عمر سے نکاح کر دیا۔

ماں کا نافرمان

وعن العوام بن حوشب رضی الله عنه قال: نزلت مرة حيا، والى جانب هذا الحيى مقبرة، فلما كان بعد العصر انشق منها قبر، فخرج رجل رأسه رأس حمار، وجسده جسد انسان، فنهق ثلاث نهقات، ثم انطبق عليه القبر، فاذا عجوز تغزل شعرا أو صوفاً، فقالت امرأة: ترى تلك العجوز؟ قلتُ: مالها؟ قالت: تلك أُمُّ هذا، قلتُ: وما كان قصتهُ؟ قالت: كان يشرب الخمر، فاذا راح تقول له امه: يا بُنى اتق الله. الى متى تشرب هذه الخمر؟ فيقول لها: انما أنت تنهقين كما ينهق الحمار، قالت: فمات بعد العصر، قالت: فهو ينشق عنه القبر بعد العصر كل يوم، فينهق ثلاث نهقات، ثم ينطبق عليه القبرُ. (رواه الأصبهانی وغيره، وقال الأصبهانی: حدّث به أبو العباس الأصم املاء بنيسابور بمشهد من الحفاظ فلم ينكروه)

ترجمہ: عوام ابن حوشب نے بیان کیا ہے، میں ایک مرتبہ کسی محلہ میں فروکش ہوا اور اس محلہ کے ایک کنارے قبرستان تھا جب عصر کے بعد کا وقت

ہوتا اس قبرستان کی ایک قبر پھٹتی۔ اس قبر سے ایک آدمی نکلتا اس کا سر گدھے کی طرح اور جسم انسان کی طرح ہوتا، اور وہ تین بار گدھے کی طرح رینگتا۔ پھر قبر اس پر برابر ہو جاتی۔ اچانک ایک بوڑھیا کو بال یا اون کاتتے دیکھتا ہوں، ایک عورت نے کہا کہ اس بڑھیا کو دیکھتے ہو میں نے کہا اس کا کیا قصہ ہے اس عورت نے کہا یہ بڑھیا اس کی ماں ہے، میں نے کہا اس آدمی کا قصہ کیا ہے، اس عورت نے بتایا۔ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب شراب پینے کے لیے جاتا اس کی ماں اس سے کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈر کب تک تم یہ شراب پیتے رہو گے؟ تو وہ اپنی ماں سے کہتا تو گدھے کی طرح رینگتی رہتی ہے، اس عورت نے بتایا کہ وہ آدمی عصر کے بعد مر گیا۔ مزید وہ عورت بیان کرتی ہے ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور وہ تین مرتبہ گدھے کی طرح رینگتا ہے پھر اس پر قبر برابر ہو جاتی ہے۔

۸۔ مُنازل بن لاحق

عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال: بينما أنا أطوف مع أبي حول البيت في ليلة ظلماء، وقد رقدت العيون، وهدأت الأصوات، اذ سمع أبي هاتفاً يهتف بصوت حزين:

ترجمہ: حسن بن علی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ اس دوران کہ میں اپنے والد کے ساتھ اندھیری رات میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا، جب کہ آنکھیں سو جاتی ہیں آوازیں پرسکوں ہو جاتی ہیں، ایک پکارنے والے کو سنا

کہ وہ غمگین آواز میں پکار رہا ہے۔

یا من یُجیبُ دُعا المضطّر فی الظلم

یا کاشف الضر والبلوی مع السقم

قد نام وَفدُك حول البیت وانتبهوا

وأنت عینك یا قیوم لم تنمِ

هب لی بجودِكَ فضلَ العفو عن جُرُمی

یا من الیه أشار الخلق فی الحرم

ان کان عفوكَ لا یُدرِکُهُ ذو سَرفٍ

فمن یجود علی العاصین بالکرمِ

ترجمہ :

اے! اندھیروں میں پریشاں حال کی دعا قبول کرنے والے

اے! تنگ دستی ومصیبت اور بیماریوں کو دور کرنے والے

کعبہ کے گرد تیرا وفد سوتا ہے اور جاگتا ہے

اور تیری آنکھیں نہیں سوتی

بخش دے اپنے کرم سے اپنے فضل سے میرے جرم کو معاف فرما

اے وہ جس کی طرف حرم میں مخلوق اشارہ کرتی ہے

اگر تیرے عفو کو گناہ گار نہیں پا سکتے

تو کون ہے جو کرم سے گناہ گاروں پر بخشش کرے

قال: فقال أبی: یا بنی أما تسمع صوت النادب لذنبه المستقیل لربه؟ الحقهُ فلعل أن تأتیینی به. فخرجتُ أسعی حول البیت أطلبه، فلم أجدهُ حتی انتهیت الی المقام، واذا هو قائم یصلی، فقلت: أجب ابن عمّ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأوجز فی صلاته واتّبعنی، فأتیتُ أبی، فقلت: هذا الرجل یا أبت! فقال له أبی: ممن الرجل؟ قال: من العرب. قال: وما اسمك؟ قال: مُنازل بن لاحق. قال: وما شأنك وما قصتك؟ قال: وما قصة من أسلمته ذنوبه، وأوبقته عیوبه فهو مرتطم فی بحر الخطایا، فقال له أبی: علی ذلك، فاشرح لی خبرك.

قال: کنت شابا مُقبلا علی اللهو والطرب لا أفیق عنه، وکان لی والد یعظنیی کثیرا ویقول: یا بنی! احذر هفوات الشباب وعثراته، فان لله سطوات ونقمات ما هی من الظالمین ببعید. وکان اذا ألّح علی بالموعظة؛ ألححتُ علیه بالضرب، فلما کان یوم من الأیام ألح علیّ بالموعظة، فأوجعته ضرباً، فحلف مجتهدا لیأتین بیت الله الحرام فتعلق بأستار الکعبة ویدعو علیّ، فخرج حتی انتهی الی البیت، فتعلق بأستار الکعبة، وأنشأ یقول.

ترجمہ : امام حسن نے کہا کہ ابا جان نے فرمایا: اے بیٹا اپنے گناہ سے رونے والے کو سنتے ہو، اور اپنے رب سے گڑگڑانے والے کو سنتے ہو۔ اس کو

تلاش کرو شاید کہ تم اس کو میرے پاس لیکر آؤ بس میں اس کی تلاش میں خانہ کعبہ میں چکر لگانے لگا، میں نے اس کو نہ پایا یہاں تک کہ میں مقام ابراہیم کے پاس آیا۔ دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہا ہے، میں نے اس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد تجھ کو بلا رہے ہیں، اس نے اپنی نماز مختصر کی اور میرے ساتھ چل دیا۔ میں نے اپنے والد کے پاس آ کر کہا ابا جان یہ آدمی ہے۔ ابا جان نے اس سے پوچھا تم کہاں کے آدمی ہو، اس نے جواب دیا عرب کا، پھر پوچھا کیا نام ہے، اس نے جواب منازل ابن لاحق، اس سے پھر پوچھا تمہارا کیا حال ہے اور تمہاری کیا کہانی ہے، اس نے جواب دیا اس آدمی کی کیا کہانی جس کو اس کے گناہوں نے ہلاک کر دیا ہو اور اس کے عیبوں نے اس کو ذلیل کر دیا ہو اور وہ خطاؤں کے سمندر کے کیچڑ میں پڑا ہو۔ ابا جان نے اس سے کہا یہ مجھ پر چھوڑ دو۔ اور اپنا قصہ ہمیں بتاؤ۔

اس نے کہا: میں جب جوان تھا لہو ولعب کا دالدادہ تھا، اس سے فرصت نہیں تھی اور میرے والد مجھے بہت نصیحت کرتے تھے اور کہتے تھے، اے بیٹے جوانی کی بے وقوفیوں اور لاپروائیوں سے بچو، اللہ کے غلبے ہیں اور اس کی پکڑے ہیں اور وہ ظالموں سے دور نہیں۔

اور جب وہ مجھے بہت زیادہ نصیحت کرتے تو میں ان کو بہت زیادہ مارتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت نصیحت کی تو میں نے ان کو مار کر تکلیف پہونچائی، بڑی زور سے انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ضرور بیت اللہ

الحرام آئیں گے اور کعبہ کے غلاف کو پکڑ پکڑ کر مجھ پر بددعا کریں گے، وہ نکل گئے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف آ گئے کعبہ کے غلاف کو پکڑ لیا اور یہ کہنے لگے۔

يا من اليه أتى الحُجّاجُ قد قطعوا

عرض المهامة من قربٍ ومن بعدِ

انى أتيتُكَ يا من لا يُخيّبُ مَنْ

يدعوه مبتهلاً بالواحد الصّمدِ

هذا مُنازل لا يرتدُّ عن عققى

فخذ بحقى يا رحمان من ولدى

وشُلّ منه بحولٍ منك جانبهُ

يامن تقدّس لم يولد ولم يلدِ

قال:فوالله ما استتمّ كلامه حتى نزل بى ما ترى،ثم كشف عن شقه الأيمن،فاذا هو بابس،قال:فأبتُ ورجعت،ولم أزل أترضّاه وأخضع له وأسأله العفو عنى،الى أن أجابنى أن يدعو لى فى المكان الذى دعا علىّ،قال: فحملته على ناقة عشراء،وخرجت أقفو الناقة،فرمت به بين أحجار،فرضخت راسه فمات،فدفنتهُ هناك،وأقبلت آيساً،وأعظم ما بى ما ألقاه من التعيير أنى لا أعرفُ الا بالمأخوذ بعقوق والديه.فقال له أبى :أبشر،فقد أتاك الغوثُ،فصلى ركعتين، ثم أمره فكشف عن شقه بيده،ودعا له مرات يرددهن؛فعاد صحيحا

كما كان، وقال له أبي: لو لا أنه قد كان سبقت اليك من أبيك في الدعاء لك بحيث دعا عليك، لما دعوت لك. قال الحسن: و كان أبي يقول لنا: احذروا دعاء الوالدين! فان في دعائهما النماء والانجبار، أو الاستئصال والبوار. (كتاب التوابين للمقدس)

ترجمہ : منازل بن لاحق نے بیان کیا کہ واللہ ان کی بات پوری نہ ہوئی مجھ پر اس بیماری کا حملہ ہوگیا جس کو تم دیکھ رہے ہو، پھر اس نے اپنے دائیں جانب سے کپڑا کھول دیا، تو دیکھا اس کا ہاتھ سوکھ گیا تھا۔ منازل بن لاحق نے بتایا میں نے توبہ کی اور تمام نافرمانیوں سے باز آیا۔ اور میں پھر ہمیشہ ان کو راضی کرتا رہا، اور ان کے سامنے عاجزی کرتا رہا، اور ان سے اپنی غلطی کی معافی مانگتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے میری عرض قبول کرلی کہ وہ میرے اسی جگہ دعا کریں گے جہاں انہوں نے میرے لئے بددعا کی تھی۔

منازل بن لاحق نے (آگے) بتایا میں نے ان کو دس مہینہ کی اونٹنی پر سوار کیا اور اونٹنی کے پیچھے پیچھے چل دیا، بس اونٹنی نے ان کو پتھروں کے درمیان پھینک دیا ان کا سر پھوٹ گیا وہ مرگئے، میں نے ان کو وہیں دفن کردیا اور میں مایوس ہوکر آگے بڑھا سب سے بڑی میری پریشانی یہ تھی کہ مجھے یہ غیرت مارے دے رہی تھی کہ میری شناخت ماں باپ کے نافرمان کے طور پر ہوجائے گی۔

حسن بن علی کہتے ہیں تو میرے والد نے فرمایا خوش ہو

جاؤ۔ تمہارے پاس غوث آگیا پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر اس کو حکم دیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اتنی اس سوکھی جانب کو کھولا، اور اس کے لیے چند مرتبہ بار بار دعا کی بس اس کا ہاتھ اسی طرح صحیح ہوگیا جیسے پہلے تھا۔

امام حسن نے کہا: میرے والد کہتے تھے، والدین کی دعا سے ہوشیاری اختیار کرو، اس لیے کہ ان کی دعا میں ترقی، نقصان کی تلافی ہے یا بربادی اور ہلاکت ہے۔

اعرابی اور اس کی ماں:

خرج علي بن أبي طالب، وعمر بن الخطاب من الطواف فاذا هما باعرابي معه أم له يحملها على ظهره وهو يرتجز ويقول:

ترجمہ : علی بن ابی طالب اور عمر بن خطاب طواف سے نکلے، اچانک ایک اعرابی پر نظر پڑی کہ اس نے اپنی ماں کو اپنی کمر پر سوار کر رکھا ہے، اور یہ رجز پڑھ رہا ہے۔

أنا مَطيتها لا أنفر   واذا الركاب ذعرت لا أذعر

وما حملتني و أرضعتني أكثر

لبيك اللهم لبيك

فقال علي: يا أبا حفص ادخل بنا الطواف لعل الرحمة تنزل فتعمنا.

فدخل الأعرابي يطوف بها وهو يقول:

أنا مَطيتها لا أنفر   واذا الركاب ذعرت لا أذعر

وما حملتنی و أرضعتنی أكثر

لـــبيـــك اللـــــهم لبيـــك

وعلی عليه يقول:

ان تبرها فالله أشكر يجزيك بالقليل الأكثر

(مطالع البدور للغماری)

۱۰۔برکة دعوة الأم

فی طبقات السبکی،عن سلیم بن أیوب أحد أصحاب الشافعيی قال:كنت ابن عشر سنين،ولم أقدر على قراءة الفاتحة،فقال بعض المشايخ:مُر أُمَّكَ أن تدعو لك بالقرآن والعلم،فدعت لی بذلك.قال ابن السبکی:فصار اماما لا يُشَقُّ له غبار،وفارسالا تلحق آثار.قال سليم:ثم دخل الشيخ الذی قال لی: مُرأمك أن تدعولك،فقال:متى تعلمت مثل هذا؟فأردت أن أقول له ان كان لك أُمٌّ فمُرها أن تدعولك؛فاستحييتُ.(۱۰)نزهة المجالس)

۱۱۔محمد بن هارون

قال مالك بن دينار رضی الله عنه:خرجت الى الحج، فرأيت الناس على عرفات،فقلت ليت شعری من المقبول منهم فاهَنيهِ،ومن المردود منهم فأعزيه،فرأيت فی المنام قائلا يقول:قد غفر الله تعالىٰ للقوم أجمعين الا محمد بن هارون البلغِی،فقد رد

الله تعالىٰ عليه حجه.فلما أصبحت أتيت ركب خراسان فقلت أفيكم البلخيون،قالوا:نعم،فأتيتهم فسألتهم عن محمد بن هرون البلخی.فقالوا:سألت عن رجل زاهد عابد،اطلُبُهُ فی خراب مكة،فأتيتهُ؛فوجدته فی خربة،ويده فی عنقه،والقيد فی رجليه وهو يصلی،فلما رآنی قال:من أنت؟قلت:مالك بن دينار.قال:لعلك رأيت فی المنام،قلت:نعم،قال:فی كل عام يرى رجل صالح مثل ما رأيت.فقلت له:ما السبب؟قال:كنت أشرب الخمر،فشربته أول ليلة فی رمضان؛فزجرتنی أمی:فأخذتها ووضعتها فی التنور؛فلما أفقت من سكری أخبرتنی زوجتی بذلك،فقطعت يدی بنفسی، وقيدت رجلی،وفی كل عام أحج واقول:يا فارج الهم ويا كاشف الغمّ،فرّج همی واكشف غمی،وارضَ عن أمی،أعتقت بعد ذلك ستة وعشرين عبدا،وستا وعشرين جارية.قال مالك فقلت له قد كدت تحرق الأرض ومن عليها تبالك.فرأيت تلك الليلة فی المنام النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال:يا مالك لا يقنطِ الناس من رحمة الله تعالى.قد اطلع الله تعالىٰ على محمد بن هرون واستجاب دعوته،وأقال عشرته،فأخبره أنه يمكث فی النار ثلاثة أيام من أيام الدنيا،ثم يُلقى الله تعالىٰ الرحمة فی قلب أمه؛فتستوهبه من الله تعالىٰ،فيهبهُ لها،فيدخلان الجنة جميعاً.قال مالك:فأخبرته

بذلك،ففاضت روحه فى الحال،وصليت على جنازته،رحمه الله تعالىٰ.(نزهة المجالس)

١٢.بلال الخواص والخضر عليه السلام

بلال الخواص رضى الله عنه قال: كنت فى تيه بنى اسرائيل،واذا برجل يماشيينى،فتعجبت منه،ثم ألهمتُ أنه الخضر رضوان الله تعالىٰ عليه،فقلت له:بحق الحق من أنت؟قال:أخوك الخضر.فقلت له:أريد أن أسألك،فقال:سل.فقلت:ماتقول فى الشافعيى؟قال:هو من الأوتاد.فقلت:ما تقول فى أحمد بن حنبل؟فقال:رجل صدّيق،فقلت:ماتقول فى بشربن الحارث؟فقال: لم يخلف بعده مثله.فقلت:بأى وسيلة رأيتك؟قال ببرّكَ لأمك.

(جامع كرامات الاولياء للنبهانى)

١٣.الذى يتمرّغ فى رياض الجنة:

كان رجل من النساك يُقبلُ كل يوم قدَم أمه،فأبطأ يوما على اخوانه،فسألوه،فقال:كنت أتمرّغُ فى رياض الجنة.(المستطرف)

١٤.قصة معاصرة:

كان بأحد قرى الجيزة رجل بقال ميسور الحال،وكان له أبوان شيخان كبيران فقيران،معدمان،ليس لهما فى الدنيا عائل غيره،وكان لهما عاقاً.

وكانا يضطران كثيرا الى الذهاب اليه فى دكانه يسألانه لطعامهما وحاجاتهما الضرورية،فيقابلهما باللعن والسب على مرأى ومسمع من الناس،دون أن يستحيى من أحد.

وكم من مرة ردّ أباه كسيف البال حزينا،أو ردّ أمه باكية محرومة،وكان يغدق على زوجته وأولاده بغير حساب.ربما رفع أبوه يده مرة فدعا عليه،أو شكته أمه لربها،فكان حاحدث على مرأى ومسمع من أهل القرية جميعهم.

بينما كان هذا الرجل يشعل المصباح الغازى فى دكانه،اذ سقطت شراره الى برميل الكبير و سين أمام الدكان فاشتعل فى ومضة عين،وراحت أمواج الكبير و سين الملتهبة تتدفق منه كأنها الطوفان،ويروى من شاهدوا ذلك أن أمواج الكبيروسين المضطرمة كانت تندفع بقوة،فترتطم بحائط البيت المقابل،ثم ترجع متدفقة الى داخل الدكان.وفى دقائق قليلة كان الرجل والدكان بما فيه قد تحولا الى فحم أسود.

وبعد أشهر قلائل كانت امرأته فى البيت توقد الموقد فاشتعلت فيها وفى البيت النار،فلم تهدأ حتى أتت عليه وعلى من فيه (☆ سمعت هذه القصة من اكثر من واحد من أهل هذه القرية ممن عايشوا احداثها.وكم لهذه القصة من نظائر فى كل مكان وزمان.نسأل الله العفو والعافية.)